सत्यमेव जयते

قومی پالیسی برائے تعلیم 2020

وزارت تعلیم، حکومت ہند

قومی پالیسی برائے تعلیم 2020

وزارت تعلیم، حکومت ہند

قومی پالیسی برائے تعلیم—2020

وزارت تعلیم، حکومت ہند

باب	متن	صفحہ نمبر
	تعارف	1
	حصہ I- اسکولی تعلیم	
1	حصول علم کی بنیاد: کم عمر بچوں کی نگہداشت اور تعلیم	8
2	بنیادی خواندگی اور اعداد شناسی: حصول علم کے لیے اولین اور لازمی شرط	11
3	ترک اسکول کی شرح میں کمی اور ہر سطح پر تعلیم کی آفاقی دستیابی کو یقینی بنانا	13
4	اسکولوں میں نصاب اور درس وتدریس: حصول علم ہمہ گیر، مربوط، دلچسپ اور جاذب ہونا چاہیے	16
5	اساتذہ	32
6	مساوات اور داخلیت پر مبنی تعلیم: سب کے لیے حصول علم	39
7	اسکول کمپلیکس/کلسٹر ز کے توسط سے وسائل کی معقول فراہمی اور موثر حکمرانی	47
8	اسکول کی تعلیم میں معیار کا تعین اور منظوری	51
	حصہ II: اعلیٰ تعلیم	
9	معیاری یونیورسٹیاں اور کالج: بھارت کے اعلیٰ تعلیمی نظام کا نیا ترقیاتی نظریہ	55
10	اداروں کی از سر نو ترتیب اور استحکام	57

11	زیادہ ہمہ گیر اور کثیر شعبہ جاتی تعلیم کی سمت پیش رفت	61
12	طلبا کے لیے زیادہ موزوں تدریسی ماحول اور امداد	65
13	پُرعزم، پُر جوش اور باصلاحیت اساتذہ	68
14	اعلیٰ تعلیم میں مساوات اور داخلیت	70
15	اساتذہ کی تعلیم	72
16	پیشہ ورانہ تعلیم کی ازسرنو خاکہ نگاری	75
17	نئے قومی تحقیق فاؤنڈیشن کے توسط سے تمام شعبوں میں معیاری تعلیمی تحقیق کو رفتار عطا کرنا	77
18	اعلیٰ تعلیم میں نگرانی نظام کی یکسر تبدیلی	80
19	اعلیٰ تعلیمی اداروں میں موثر حکمرانی اور قیادت	84

حصہ III: توجہ طلب دیگر اہم شعبے

20	پیشہ ورانہ تعلیم	86
21	تعلیم بالغان اور تاحیات حصول علم	88
22	بھارتی زبانوں، فنون (ARTS) اور ثقافت کا فروغ	92
23	ٹیکنالوجی کا استعمال اور شمولیت	98
24	آن لائن اور ڈیجیٹل تعلیم: ٹیکنالوجی کے منصفانہ استعمال کی یقین دہانی	102

حصہ IV: عملی پیرائے

25	مرکزی مشاورتی بورڈ برائے تعلیم کی مضبوطی	105
26	رقوم کی فراہمی: سب کے لیے سستی اور معیاری تعلیم	106
27	عمل درآمد	108
28	اختصارات	111

قومی پالیسی برائے تعلیم—2020

تعارف

انسانی صلاحیتوں کے بھرپور استعمال، مساویانہ اور منصفانہ معاشرے کا فروغ اور قومی ترقی کے لیے تعلیم بنیادی اہمیت کی حامل ہے۔ بھارت کے لگا تار عروج، اقتصادی ترقی، سماجی انصاف اور مساوات، سائنسی پیش روی، قومی اتحاد اور ثقافت کے تحفظ میں عالمی سطح پر قیادت کی کلید تعلیم کی آفاقی دسترس پر مبنی ہے۔ اپنے ملک میں موجود صلاحیتوں اور وسائل کی ترقی اور ان میں اضافے کے لیے بہترین طریقہ کار اعلیٰ تعلیم کی آفاقی فراہمی ہے۔ یہ انفرادی، سماجی، قومی اور عالمی سطح پر یکساں کارگر ہے۔ اگلے دس برسوں میں نوجوانوں کی آبادی دنیا میں سب سے زیادہ ہو جائے گی اور ان کو اعلیٰ معیاری تعلیمی مواقع دستیاب کرانے میں بھی ملک کے مستقبل کا انحصار ہوگا۔

2015 میں بھارت کے ذریعے 2030 کے لیے اپنائے گئے پائدار ترقی کے ایجنڈے میں شامل ہدف 4 میں جس میں عالمی تعلیمی ترقی کا ذکر ہے بھارت کی کوشش ہے کہ 2030 تک ''داخلی اور مساویانہ معیاری تعلیم اور سب کے لیے تاحیات حصول علم کے مواقع کے فروغ کو یقینی بنائے''۔ اس عظیم ہدف کے حصول کے لیے پورے تعلیمی نظام کی از سر نو ترتیب کرنی پڑے گی تاکہ تعلیم کے فروغ میں معاون ثابت ہو سکے اور 2030 کے لیے پائدار ترقی (SDGS) ایجنڈے کے اہم اہداف حاصل کیے جا سکیں۔

عالمی سطح پر علم کا منظر نامہ تیزی سے تبدیل ہو رہا ہے۔ مختلف ڈرامائی سائنسی اور ٹیکنالوجی کی پیش رفت مثلاً بڑے ڈاٹا، مشینوں کے علم اور مصنوعی دانش مندی کی بدولت عالمی سطح پر ایسے کام جن میں ہنر کی ضرورت نہیں ہوتی مشینوں سے کرائے جانے

لگیں گے۔ جبکہ ہنرمند افرادی قوت کی طلب میں اضافہ ہوگا۔ یہ افرادی قوت خاص طور پر ایسے شعبوں میں درکار ہوگی جن میں: ریاضی، کمپیوٹر سائنس اور ڈاٹا سائنس شامل ہیں۔ ان مضامین کے ساتھ مختلف علوم، سماجی علوم اور انسانیات پر مشتمل کثیر جہتی صلاحیتوں کی مانگ بڑھے گی۔ آب و ہوا کی تبدیلی، بڑھتی آلودگی اور موقوف ہوئے قدرتی وسائل کی وجہ سے دنیا میں موجود پانی، خوراک، توانائی اور صفائی ستھرائی کی ضرورتوں کے تئیں اصراف میں قابل قدر تبدیلی رونما ہوگی۔ جس کی وجہ سے نئی ہنرمند افرادی قوت درکار ہوگی۔ خصوصاً حیاتیات (Biology) کیمیا (Chemistry) طبیعیات (Physics)، زراعت، آب و ہوا سے متعلق علوم اور سماجی علوم میں۔ وبا اور عالمی وبا کے رونما ہونے والے واقعات کی وجہ ہی انفیکشن پیدا کرنے والی بیماریوں کے انتظام اور ٹیکوں کی دریافت اور ان سے پیدا ہونے والے سماجی مسائل کے سدِ باب کے لیے کثیر جہتی تعلیم کی ضرورت ہوگی۔ جیسے جیسے بھارت ترقی یافتہ ملک کی طرف گامزن ہو رہا ہے اور دنیا کی سب سے بڑی معیشتوں میں اس کا شمار ہونے لگا ہے تو انسانیات اور فنون کی طلب میں بھی اضافہ ہوگا۔

روزگار کے تیزی سے بدلتے ہوئے منظرنامے اور ماحولیات کی عالمی نوعیت کی پیش نظر یہ ضروری ہوگیا ہے کہ بچوں کو علم کی دستیابی اہم ہے لیکن اس سے زیادہ یہ اہم ہے کہ وہ یہ جانیں کہ ان کو علم کیسے حاصل کرنا ہے۔ تعلیم میں نصابی مواد سے زیادہ اس بات کا خیال رکھنا چاہیے کہ وہ ان کے اندر تنقیدی فکر پیدا کرے اور وہ یہ جان سکیں کہ مسائل کو کیسے حل کرنا ہے، کس طرح تخلیقی اور کثیر جہتی صلاحیتیں پیدا کرنی ہیں اور کس طور اختراعی اقدار پیدا کرنی ہیں اور نئے اور تغیر پذیر طبقوں میں نئے مسائل کے سد باب تلاش کرنے ہیں۔ درس و تدریس کو زیادہ عملی، ہمہ گیر، مربوط تجسس پیدا کرنے والا، نت نئے طریقے دریافت کرنے والا علم پر مرکوز، تال میل پر مبنی، لچکدار اور دلچسپ ہونا چاہیے۔ نصاب میں بنیادی فنون کے علاوہ دستکاری، انسانیات، کھیل، کود اور کسرت، زبانیں، ادب، ثقافت اور اقدار کے علاوہ سائنس، ریاضی بھی شامل ہونا چاہیے تا کہ طالب علم کی ہمہ گیر صلاحیتوں اور اس کی شخصیت کے تمام پہلوؤں کو بروئے کار لایا جاسکے، تعلیم کو ہمہ گیر، مفید اور طالب علم کے لیے اطمینان بخش ہونا چاہیے۔ تعلیم کے اہم عناصر میں اخلاقی اور اقدار کی تعمیر، منطقی اور معقول سوچ، ہمدردی اور رحمدلی کے علاوہ معقول اور مفید روزگار کے حصول کے کوائف بھی شامل ہونے چاہیے۔

موجودہ دور میں درس و تدریس کا ماحصل اور اس دور میں درکار صلاحیتوں کے مابین فرق کو اصلاحات کے ذریعہ کم کیا جاسکتا ہے۔ یہ اصلاحات کوالٹی یا معیار میں بہتری اور بچوں کی نگہداشت سے لے کر اعلیٰ تعلیم تک نظام میں مساوات اور ارتباط کو شامل کر کے کی جاسکتی ہیں۔

ہمارا مقصد 2040 تک بھارت میں ایسا بے مثال تعلیمی نظام قائم کرنا ہے جو قطع نظر سماجی یا اقتصادی پس منظر پر ایک طالب علم کو اعلیٰ معیار کی تعلیم منصفانہ طور پر فراہم کرے۔

قومی تعلیمی پالیسی 2020 ، 21 ویں صدی کی پہلی تعلیمی پالیسی ہے اور اس کا مقصد ملک کی ترقی میں حائل رکاوٹوں کا سدباب کرنا ہے۔ اس پالیسی میں تعلیمی ڈھانچے کے تمام پہلوؤں کی تجدید اور از سر نو ترتیب کی تجویز پیش کی گئی ہے جس میں اس کے اصول و ضوابط بھی شامل ہیں تاکہ ایک نیا نظام قائم کیا جاسکے جو 21 ویں صدی کی تعلیم کے لیے معین اہداف سے مطابقت رکھتا ہو۔ یہ نظام پائدار ترقیاتی اہداف 4 کی پاسداری کا بھی خیال رکھے گا اور بھارت کی روایات اور اقدار کو بھی ملحوظ خاطر رکھے گا۔ قومی تعلیمی پالیسی میں ہر فرد کی تخلیقی صلاحیت کے فروغ پر زور دیا گیا ہے۔ یہ اس اصول پر مبنی ہے کہ تعلیم افہام و تفہیم اور سوچنے اور سمجھنے کی صلاحیتوں کو فروغ دینے کے لیے ہونی چاہیے تاکہ طالب علم کو خواندہ بنانے کے ساتھ اس میں سوچنے سمجھنے کی اعلیٰ صلاحیتوں کو فروغ دیا جاسکے تاکہ اس میں تنقیدی رجحان پیدا ہو اور مسائل کو حل کرنے کی قابلیت پیدا ہو۔ اس کے علاوہ تعلیمی نظام کا مقصد سماجی اخلاقی اور احساسات سے متعلق اقدار کو مستحکم کرنا ہونا چاہیے۔

بھارت کے قدیم اور دائمی علم کی عظیم وراثت نے اس پالیسی سازی میں رہنما کردار ادا کیا ہے۔ بھارت فکر اور فلاسفی میں علم (Jnan) ، دانش (Pragyaa) اور حق (Satya) کو ہمیشہ سے اعلیٰ ترین انسانی اقدار میں شمار کیا جاتا رہا ہے۔ قدیم بھارت میں تعلیم کا نصب العین اس دنیاوی زندگی کا یعنی اسکول سے فارغ ہونے کے بعد کی زندگی کو سنوارنے کے لیے علم کا حصول ہی نہیں تھا بلکہ مکمل عرفان حاصل کرنا تھا۔ عالمی معیار کے قدیم بھارتی اداروں مثلاً تکشا شلہ (Takshashila) نالندہ ، وکرم شیلہ ، ولبھی (Vallabhi) نے کثیر جہتی تدریس و تحقیق میں مثال قائم کی اور ہر ملک اور پس منظر سے تعلق رکھنے والے طلبا کی میزبانی کی۔ بڑے بڑے اسکالر جیسے چرکا (Charaka) سسرتا (Susruta) ، آریہ بھٹ ، وراہمیر (Varahamira) بھاسکراچاریہ (برہمہ گپتا) چانکیہ ، چکرپانی دتّہ ، مادھو ، پینانی ، پتانجلی ، ناگ ارجن ، گوتم ، پنگلا (Pingala) سنکردیو ، میتری اگارگی اور تھیروولاور (Thiruvalluvar) اور متعدد دیگر بھارتی نظام تعلیم کی پیداوار ہیں۔ ان اسکالروں نے مختلف شعبوں مثلاً ریاضی ، علم نجوم ، دھاتوں کے علم ، طبّی علوم و سرجری ، سول انجینئرنگ ، فن تعمیر ، جہاز سازی اور بحری سفر ، یوگا ، فنون لطیفہ ، شطرنج اور متعدد دیگر کو اپنے علم سے نوازا۔ بھارتی ثقافت اور فلاسفی نے دنیا بھر کو متاثر کیا ہے۔ عالمی تہذیب میں بھارت کی ان عظیم وراثتوں کو نہ صرف فروغ دیا جانا چاہیے اور آنے والی نسلوں کے لیے محفوظ کیا جانا چاہیے بلکہ ان میں تحقیق اور ترویج کے توسط سے ہمارے تعلیمی نظام میں استعمال کیا جانا چاہیے۔

استاد کو تعلیمی نظام سے متعلق اصلاحات میں مرکزی حیثیت حاصل ہونی چاہیے۔ نئی تعلیمی پالیسی ہر سطح پر اساتذہ کو

معاشرے کا باعزت اور قابل احترام رکن بنانے میں مدد کرے گی کیونکہ یہی لوگ ہماری آنے والی نسلوں کی آبیاری کرتے ہیں۔ پالیسی کو اساتذہ کو بااختیار بنانے میں ہر ممکن مدد کرنی چاہیے تاکہ وہ اپنا کام موثر طور پر انجام دے سکیں۔نئی تعلیمی پالیسی میں بہترین اور قابل ترین افراد کو ہر سطح کی تدریس کے لیے بھرتی کرنا چاہیے اور ان کی گزر بسر، احترام، وقار، خودمختاری کی یقین دہانی کرنی چاہیے۔اس کے ساتھ ہی تعلیمی نظام میں کوالٹی کنٹرول اور جواب دہی کے التزام کو بھی مستحکم کرنا چاہیے۔

نئی تعلیمی پالیسی میں تمام طلبا کو قطع نظر ان کے رہائشی مقامات کے معیاری تعلیمی نظام فراہم کرنا چاہیے جس میں تاریخی اعتبار سے حاشیہ بردار، غیر مراعات یافتہ اور ایسے گروپوں پر توجہ مرکوز کی جا سکے جن کی نمائندگی بہت کم ہو۔تعلیم برابری کا بہترین طریقہ ہے اور معاشی و سماجی تبدیلی، داخلیت اور مساوات کی ضامن ہے۔کوشش کی جانی چاہیے کہ ایسے گروپوں کے تمام طلبا کو موروثی انداز کے باوجود تعلیمی نظام میں اپنے جوہر دکھانے کے لیے مواقع فراہم کیے جائیں اور اس کے لیے نشانے طے کیے جائیں۔

ملک کی اپنی ضروریات اور عالمی تقاضوں کے پیش نظر اور ملک کی عظیم متنوع وراثت اور ثقافت کا احترام کرتے ہوئے ان عناصر کو تعلیمی پالیسی میں شامل کیا جانا چاہیے۔ بھارت کے بارے میں علم اور اس کی متنوع سماجی ثقافتی اور تکنیکی ضروریات، قابل تقلید فنون، زبان، علمی روایات اور مضبوط و مستحکم اخلاقی اقدار سے متعلق معلومات سے بھارت کے نوجوانوں کو روشناس کرانا اہمیت کا حامل ہے تاکہ ان میں قومی وقار، خود اعتمادی، خود سے علم کے حصول، تعاون اور یکجہتی کا جذبہ مستحکم ہو۔

گزشتہ پالیسیاں

تعلیم سے متعلق گزشتہ پالیسیوں کی زیادہ تر توجہ دسترس اور منصفانہ دستیابی پر مرکوز رہی ہے۔ 1986 کی قومی پالیسی جس میں 1992 میں ترمیم کی گئی (NPE-1986/92) کے غیر مفتوح ایجنڈے کا اس پالیسی میں خیال رکھا گیا ہے۔1986/92 کی آخری پالیسی کے بعد سے سب سے اہم کام بچوں کے لیے مفت اور لازمی تعلیم کے حق کا قانون 2009 ہے جو ابتدائی تعلیم کے آفاقی حصول کے لیے قانونی جواز پیش کرتا ہے۔

اس پالیسی کے اصول

تعلیمی نظام کا نصب العین بہتر انسان پیدا کرنا ہے جو معقول فکر و عمل کے حامل ہوں، جس میں ہمدردی اور رحمدلی کا جذبہ ہو، ہمت اور تحمل ہو، سائنسی رجحان اور تخلیقی مزاج ہو اور جو بہتر اخلاق اور اقدار کے مالک ہوں۔اس کا مقصد مصروف کار، تخلیقی اور معاون باشندے پیدا کرنا ہے تاکہ ہمارے آئین میں مذکور ایک منصفانہ، داخلیت پر معمور متنوع معاشرے کی تعمیر کی جا سکے۔

اچھا تعلیمی ادارہ وہ ہوگا جس میں ہر طالب علم کا خیر مقدم کیا جائے، جہاں پڑھائی کا محفوظ ماحول ہو، جہاں علم کے حصول کے مختلف تجربات سے فائدہ اٹھایا جا سکے اور جہاں پر طالب علم کو بہتر بنیادی ڈھانچہ اور حصول علم کے لیے درکار مناسب وسائل دستیاب ہوں۔ ہر تعلیمی ادارے کو ان معیارات کے حصول کے لیے کوشش کرنی چاہیے۔ البتہ اس کے ساتھ ہی تمام تعلیمی اداروں میں اور ہر سطح پر لامحدود اشتراک و تعاون ہونا ضروری ہے۔

بنیادی اصول جو تعلیمی نظام کی عمومی طور پر اور اس کے ماتحتی اداروں کی رہنمائی کے لیے وضع کیے گئے ہیں مندرجہ ذیل ہیں:

- ہر طالب علم کی صلاحیتوں کو فرداً فرداً پہچاننا، تسلیم کرنا اور ان خصوصیات کو فروغ دینا۔ اس کام میں اساتذہ اور والدین دونوں مل کر طالب علم کی تدریسی اور غیر تدریسی ہمہ گیر صلاحیتوں کی ترقی کے لیے کوششیں کریں۔
- تیسری جماعت تک تمام طلبا کی خواندگی اور اعدادی صلاحیتوں کے حصول کو اولین ترجیح دینا۔
- لچک تا کہ علم کے طالب اپنی صلاحیتوں کے مطابق پروگرام اور رفتار کا تعین کر سکیں اور اپنی صلاحیتوں اور دلچسپی کے مطابق زندگی کی راہوں کا انتخاب کر سکیں۔
- آرٹ اور سائنس میں، نصابی اور غیر نصابی سرگرمیوں میں، پیشہ ورانہ اور علمی شعبوں وغیرہ میں یکسر تفریق نہیں ہونی چاہیے تا کہ تعلیم کے مختلف شعبوں کے مابین مضر حد بندیوں کو رفع کیا جا سکے۔
- مختلف شعبوں پر مبنی اس دنیا کے لیے سائنس، سوشل سائنس، آرٹس، انسانیات اور کھیل کود میں کثیر جہتی اور مکمل تعلیم فراہم کی جانی چاہیے تا کہ طالب علم ہر قسم کی معلومات کے علم سے فیضیاب ہو سکے۔
- زور بنیاد کو سمجھنے پر دیا جانا چاہیے نہ کہ رٹنے یا امتحان کے لیے یاد کرنے پر۔
- منطقی فیصلہ سازی اور اختراع کے لیے تنقیدی اور تخلیقی اقدار کی حوصلہ افزائی کی جانی چاہیے۔
- اخلاقی، انسانی اور آئینی اقدار مثلاً ہمدردی، دوسروں کا احترام، صفائی، آداب، جمہوری جذبہ، خدمت کرنے کا رجحان، سرکاری املاک کا احترام، سائنسی مزاج، خود مختاری، ذمہ داری کا احساس، تنوع، مساوات اور انصاف۔
- کثیر لسانی رجحان کا فروغ اور درس و تدریس میں زبان کی طاقت کا احساس۔
- زندگی بسر کرنے کے لیے ضروری ہنر مثلاً بول چال، تعاون، ٹیم کے ساتھ کام کرنا اور تحمل۔
- علم کی جانچ کے لیے تحریری کارکردگی یا سمیٹیو (Sunmative) کے بجائے فارمیٹیو (Formative) یا باقاعدہ طلبا کی سمجھ بوجھ

کے جائزے پر توجہ دی جانی چاہیے جو طالب علم سے وقتاً فوقتاً سوال پوچھ کر تجزیہ کر کے کی جاسکتی ہے۔

- درس وتدریس میں ٹیکنالوجی کا وسیع استعمال کیا جانا چاہیے، لسانی رکاوٹوں کو دور کیا جانا چاہیے۔ دوبانگ یا معذور طلبا کی رسائی میں اضافہ کیا جانا چاہیے اور تعلیمی منصوبہ بندی اور انتظام پر توجہ مرکوز کی جانی چاہیے۔
- ہر طرح کے نصاب، درس وتدریس اور پالیسی میں تنوع کا اور علاقہ سے متعلق مواد کا احترام کیا جانا چاہیے اور یہ ذہن میں رکھنا چاہیے کہ تعلیم ایسا شعبہ ہے جو مرکز اور ریاستوں کے مشترکہ اختیارات میں شامل ہے۔
- تمام تعلیمی فیصلوں میں مکمل انصاف اور داخلیت پر زور دیا جانا چاہیے تاکہ نظام تعلیم سے تمام طلبا مساوی طور پر مستفیض ہوسکیں۔
- بچوں کی نگرانی سے اسکولی تعلیم اور اعلیٰ تعلیم تک ہر سطح پر نصاب میں تال میل ضروری ہے۔
- اساتذہ اور مدرس علم کے حصول کے نظام میں مرکزی اہمیت کے حامل ہوتے ہیں۔ ان کی بھرتی، پیشہ ورانہ ترقی، کام کرنے کے لیے مثبت ماحول اور معقول سہولیات۔
- تعلیمی نظام میں دیانتداری، شفافیت اور وسائل کا بہتر اور مفید استعمال کو یقینی بنانے کے لیے ہلکا لیکن مستحکم نگرانی ڈھانچہ درکار ہے۔ اس کے استحکام کے لیے آڈٹ اور عوام کو منکشف کی جانے والی معلومات کا استعمال کیا جاسکتا ہے جبکہ اختراع بالکل نئے نظریات، خودمختاری، اچھی حکمرانی اور اختیارات کی تفویض کی حوصلہ افزائی کی جانی چاہیے۔
- بہترین تعلیم اور ترقی کے لیے، بہترین تحقیق اولین شرط ہے۔
- ماہرین تعلیم پائدار تحقیق کی پیش رفت کا باقاعدہ طریقے سے وقفہ وار جائزہ لیں۔
- بھارت کی قدیم روایات، عظیم متنوع قدیم اور جدید ثقافت اور نظام علم میں اعتماد اور اس پر فخر۔
- تعلیم ایک عوامی خدمت، معیاری تعلیم تک رسائی ہر بچے کا بنیادی حق ہے۔
- مستحکم، فعال سرکاری تعلیمی نظام میں خاطر خواہ سرمایہ کاری اور ساتھ ہی حقیقی مخیرّ افراد کی نجی اور اجتماعی شراکت داری کو سہولت بہم پہنچانا اور اس کی حوصلہ افزائی کرنا۔

اس پالیسی کا نظریہ

قومی پالیسی برائے تعلیم ایسے نظریے پر مبنی ہے جس کی جڑیں بھارت کی مٹی میں پیوست ہیں اور جن میں اس کے اخلاق کی خوشبو مہکتی ہے۔ یہ تعلیمی نظام بھارت کو یکسر تبدیل کر کے اس کو ایک علم کے حصول کا ایک پائدار، منصفانہ اور فعال مرکز بنانے کا

خواہش مند ہے۔اس کی یہ خواہش کہ ہر ایک کو اعلیٰ تعلیم کے مواقع فراہم کرا کر بھارت کو عالمی پیمانے پر علم کے حصول کی سپر پاور پوری کی جاسکتی ہے۔اس پالیسی کا مقصد یہ ہے کہ ہمارے اداروں میں رائج نصاب، درس وتدریس کے طریقہ کار ایسے ہونے چاہیے کہ جن سے طلبا میں بنیادی فرائض اور آئینی اقدار، حب الوطنی کے جذبے کے ساتھ دنیا کو تبدیل کرنے میں اپنے کردار کا احساس پیدا ہو۔اس پالیسی کا مقصد طالب علموں میں اپنے بھارتی ہونے پر فخر کا احساس پیدا کرنا ہے۔ یہ احساس صرف خیالات تک محدود نہ ہو بلکہ جذبات، دانش اور عمل بھی اس کی عکاسی کرتے ہوں۔اس کے ساتھ ہی ان میں علم، ہنر، اقدار اور انسانی حقوق کا احترام، پائدار ترقی، گزر بسر اور عالمی عافیت کا احساس بھی بیدار ہوتا کہ وہ صحیح معنی میں عالمی شہری ثابت ہوسکیں۔

حصہ I—اسکولی تعلیم

اس پالیسی میں بتایا گیا ہے کہ اسکولوں میں رائج 10+2 نظام کو تبدیل کر کے درس وتدریس کا نیا نظام نافذ کیا جائے گا جس کا ڈھانچہ 4+3+3+5 پر مبنی ہوگا اور جو 3 تا 18 برس کی عمر کے لیے نافذ العمل ہوگا۔اس کی وضاحت متعلقہ تصویر میں کی گئی ہے جبکہ تفصیلات باب 4 میں درج ہیں۔

پچھلا تعلیمی ڈھانچہ	درس وتدریس اور نصاب کا نیا ڈھانچہ
2 عمر 16 تا 18	4 کلاس 9 تا 12 (عمر 14 تا 18) ثانوی
10 (عمر 6 تا 16)	3 کلاس 6 تا 8 (عمر 11 تا 14) وسطیٰ
	3 کلاس 3 تا 5 (عمر 8 تا 11) ابتدائی

2

کلاس1 اور 2

(عمر 6 تا 8)

تین برس

آنگن واڑی/اسکول سے پہلے/بال واٹیکا

(عمر 3 تا 6) بنیادی

آجکل 3 تا 6 برس کی عمر کے بچے 10+2 نظام میں شمار نہیں ہوتے کیونکہ پہلی کلاس 6 برس کی عمر میں شروع ہوئی ہے۔ نئے نظام میں یعنی 5+3+3+4 کے ڈھانچے میں بچوں کی نگرانی اور تعلیم جو 3 برس سے شروع ہوتی ہے، اس نئے نظام میں شامل ہیں۔اس شمولیت کا مقصد ان کی مجموعی تعلیم ترقی اور بہبود کو بہتر بنانا ہے۔

1- حصول علم کی بنیاد: کم عمر بچوں کی نگہداشت اور تعلیم

1.1 بچوں میں دماغ کی 85% ترقی 6 برس کی عمر سے پہلے ہو جاتی ہے۔اس کا مطلب ہے کہ دماغ کی بہتر ترقی اور نمو کے لیے کچی عمر میں بچوں کو مناسب دیکھ بھال اور نگرانی کی ضرورت ہوتی ہے۔حالیہ دور میں کم عمر بچوں کی نگہداشت اور تعلیم (ECCE) کی سہولت کروڑوں بچوں کو دستیاب نہیں ہے۔خاص طور پر ایسے بچوں کو جن کا تعلق سماجی اور اقتصادی طور پر غیر مراعات یافتہ طبقات سے ہے۔ECCE میں وسیع سرمایہ کاری سے تمام کم عمر بچوں کو یہ سہولت مہیا کرائی جا سکتی ہے۔اور یہ ان کو زندگی بھر تعلیمی نظام سے مستفیض کر سکتی ہے۔جتنی جلدی ممکن ہو کم عمر بچوں کو نگہداشت اور تعلیم کی یہ سہولیات آفاقی سطح پر دستیاب کرائی جانی چاہیے۔یہ نشانہ 2030 تک پورا کر لیا جانا چاہیے تاکہ یہ یقینی بنایا جا سکے کہ گریڈ I میں داخل ہونے والے تمام طلبا اسکول جانے کے لیے تیار ہوں۔

1.2 ECCE ایک لچکدار اور کثیر جہتی، کثیر سطحی، کھیل پر مبنی، سرگرمی پر منحصر اور سوالات کی طرز پر مبنی تعلیمی طریقہ کار ہے جس میں الفاظ، زبانیں، اعداد، گنتی، رنگ اور ساخت کی پہچان، اندرون خانہ اور بیرون خانہ کھیل، پزلس (Puzzles)، منطقی سوچ، مسائل کے حل، ڈرائنگ، پینٹنگ اور بصری فنون (Visual Arts)، ڈراما، کٹھ پتلی، موسیقی اور رقص شامل ہیں۔اس میں سماجی اوصاف، احساس کا ادراک، اچھے اخلاق، آداب، انفرادی اور اجتماعی صفائی، ٹیم کے ساتھ کام کرنا اور تعاون بھی شامل ہے۔ECCE کا عمومی مقصد جسمانی اور اعصابی ترقی، سمجھ بوجھ کی ترقی، سماجی، جذباتی، اخلاقی ترقی، ثقافتی/فنی ترقی

اور بول چال اور ابتدائی زبان، خواندگی اور اعداد کے علم کی دستیابی ہے۔

1.3 کم عمر بچوں کی نگہداشت اور تعلیم کے لیے قومی نصاب اور درس و تدریس فریم ورک (NCPFECCE) جو 8 برس کی عمر تک کے بچوں کے لیے ہوگا۔ NCERT دو حصوں میں تیار کرے گی۔ ایک فریم ورک 0 تا 3 برس کی عمر کے بچوں کے لیے اور دوسرا 3 تا 8 برس کے بچوں کے لیے۔ یہ فریم ورک مذکورہ بالا خطوط پر ECCE پر کی گئی تازہ تحقیق پر مبنی ہوں گے۔ بہترین قومی اور بین الاقوامی اقدامات کو بروئے کار لایا جائے گا۔ ہزار برس سے زیادہ سے رائج بھارت کی علاقائی روایات جن میں فنون، کہانیاں، شاعری، کھیل، نغمے اور بہت کچھ دیگر شامل ہے کو ECCE میں شامل کیا جائے گا۔ یہ فریم ورک والدین اور تعلیمی اداروں دونوں کے لیے کم عمر بچوں کی نگہداشت میں رہنما خطوط فراہم کرے گا۔

1.4 خاص اور مجموعی مقصد اعلیٰ معیار کی ECCE کو آفاقی سطح پر پورے ملک میں مرحلہ وار طریقے پر نافذ کراتا ہے۔ ایسے اضلاع اور علاقوں کو جو خصوصی طور پر سماجی اور اقتصادی اعتبار سے غیر مراعات یافتہ ہیں ان پر خصوصی توجہ دی جائے گی۔ ECCE کو کم عمر بچوں کے تعلیمی اداروں کے توسط سے دستیاب کرایا جائے گا جن میں (a) صرف آنگن واڑی کے طور پر کام کرنے والے ادارے، (b) آنگن واڑی اور مشترک ابتدائی اسکول کو، (c) پرائمری سے پہلے کے اسکولوں/شعبوں جن میں 5 تا 6 برس کی عمر کے بچے پرائمری اسکول کے ساتھ ایک ہی مقام پر واقع اداروں میں زیر تعلیم ہوں اور (d) صرف اسکول جانے سے پہلی عمر کے لیے قائم اسکول شامل ہیں۔ یہ تمام ادارے/اسکول خصوصی طور پر تربیت یافتہ کارکنوں/اساتذہ کو بھرتی کریں گے۔ ان افراد کو ECCE کے تحت نئے نصاب اور درس و تدریس کے طریقوں کے مطابق تربیت فراہم کی جائے گی۔

1.5 ECCE کو آفاقی بنانے کی غرض سے تاکہ وہ سب کو یکساں طور پر دستیاب ہو آنگن واڑی مراکز کو اعلیٰ معیاری بنیادی ڈھانچہ، کھیل کود کا سامان اور اچھے تربیت یافتہ آنگن واڑی کارکن/اساتذہ فراہم کر کے مستحکم کیا جائے گا۔ ہر آنگن واڑی کی عمارت ہوادار، اچھے ڈیزائن کی، بچوں کی ضروریات کے موافق اور بہتر تعمیر کی ہوئی ہوگی جس میں حصول علم کے لیے سازگار ماحول ہوگا۔ آنگن واڑی مراکز میں بچوں کو سرگرمیوں کے لیے باہر لے جایا جائے گا، ان کو علاقائی ابتدائی اسکول کے اساتذہ اور طلبا سے ملایا جائے گا تاکہ آنگن واڑی سے ابتدائی اسکول تک منتقلی میں کوئی دشواری محسوس نہ ہو۔ آنگن واڑی مراکز اسکول کے احاطوں/مراکز کے ساتھ تال میل رکھا جائے گا اور آنگن واڑی کے بچوں، والدین اور اساتذہ کو اسکول احاطوں میں منعقد ہونے والے پروگراموں میں مدعو کیا جائے گا اور آنگن واڑی مراکز ہی اسکول کے بچوں کو اسی طرح مدعو کریں گے۔

1.6 ہر بچہ 5 برس کی عمر کو پہنچنے سے پہلے ابتدائی کلاس یا بال واٹیکا میں داخل کیا جائے گا یعنی کلاس I سے پہلے جہاں ECCE تربیت یافتہ اساتذہ دستیاب ہوں گے۔ ابتدائی کلاس میں پڑھائی کھیل کود کے ماڈل پر مبنی ہوگی اور توجہ اس بات پر مرکوز ہوگی کہ طلبا میں سوچنے اور سمجھنے کی صلاحیت کو ترقی ملے۔ ان کی اعصابی صلاحیت بیدار ہو اور ان میں حروف اور اعداد شناسی بہتر طور پر پیدا ہو۔ مڈڈے میل پروگرام پرائمری اسکولوں میں دستیاب ہیں۔ ان کو ابتدائی کلاسوں میں بھی شروع کیا جائے گا۔ آنگن واڑی نظام میں صحت کی جانچ اور نگرانی کی جو سہولت دستیاب ہے اس کو آنگن واڑی اور پرائمری اسکولوں کے طلبا تک وسعت دی جائے گی۔

1.7 آنگن واڑیوں میں موجود کارکنوں/اساتذہ کو NCERT کے تیار کردہ فریم ورک کے مطابق نظام بند طریقے سے اعلیٰ معیار کی تربیت فراہم کی جائے گی۔ آنگن واڑی کے کارکن/اساتذہ جن کی تعلیمی لیاقت 10+2 ہے۔ ان کو ECCE میں چھ ماہ کا سرٹیفکٹ پروگرام میں شریک کیا جائے گا اور جن کی لیاقت اس سے کم ہے ان کو ایک سال کا ڈپلوما پروگرام کرایا جائے گا جن میں ابتدائی خواندگی یا حروف شناسی/اعداد شناسی اور ECCE کے دیگر متعلقہ پہلو شامل ہوں گے۔ یہ پروگرام DTH یا اسمارٹ فون کے استعمال سے ڈیجیٹل/فاصلاتی موڈ میں شروع کیے جاسکتے ہیں تاکہ اساتذہ کو اپنے کام کاکم سے کم خرچ کرکے ECCE کوائف حاصل کرنے کا موقع ملے۔ آنگن واڑی کارکنوں یا اساتذہ کی تربیت اسکولی تعلیم کے محکمے کے کلسٹر وسائل مراکز کے زیر سرپرستی کیا جائے گا۔ یہ کلسٹر مراکز تجزیہ کے لیے جو ایک مسلسل عمل ہوگا، مہینے میں کم از کم ایک بار رابطہ قائم کریں گے۔ طویل مدتی منصوبے کے تحت ریاستی سرکاریں کم عمر بچوں کی نگہداشت اور تعلیم کے لیے پیشہ ورانہ تربیت یافتہ معلمین کا انتظام کریں گی۔ یہ لوگ پیشہ ورانہ تربیت، سرپرستی کے طریقوں اور جانچ کے طریقوں سے مربوط طریقۂ کار کے ذریعہ تیار کیے جائیں گے۔ ان معلمین کے اور ان کی مسلسل پیشہ ورانہ ترقی (CPD) کے لیے ضروری پیشہ ورانہ سہولیات فراہم کرائی جائیں گی۔

1.8 ECCE کو قبائلی اکثریتی علاقوں میں قائم آشرم شالاؤں میں بھی متعارف کرایا جائے گا۔ یہ سہولت اسکول کی متبادل تمام سہولتوں میں مرحلہ وار شروع کیا جائے گا۔ آشرم شالاؤں اور متبادل سہولتوں میں ECCE سہولت شروع کرنے کا طریقہ کار وہی ہوگا جو اوپر بتایا گیا ہے۔

1.9 ECCE نصاب تیار کرنے کی ذمہ داری HRD وزارت کی ہوگی تاکہ اسکول سے پہلے ابتدائی اسکولوں میں تعلیم کے بنیادی پہلوؤں پر توجہ مرکوز کی جاسکے۔ کم عمر بچوں کی نگہداشت اور تعلیم کے لیے نصاب تیار کرنے کی منصوبہ بندی اور نفاذ میں

HRD وزارت کے علاوہ خواتین اور بچوں کے بہبود اور ترقی کی وزارت (WCD) وزارت صحت اور خاندانی بہبود (HFW) اور قبائلی امور شریک ہوں گی۔ اسکولی تعلیم میں کم عمر بچوں کی نگہداشت اور تعلیم کے پروگرام کی رہنمائی کے لیے خصوصی ٹاسک فورس قائم کی جائے گی تاکہ اسکولوں میں اس طریقہ کار کے شروع کرنے میں دشواری نہ ہو۔

2- بنیادی خواندگی اور اعداد شناسی: حصول علم کے لیے اولین اور لازمی شرط

2.1 پڑھنے اور لکھنے کی صلاحیت اور اعداد کا بنیادی استعمال اسکولی تعلیم اور زندگی کے لیے ضروری علم کے حصول کے لیے ضروری بنیاد ہے جس کو نظرانداز نہیں کیا جاسکتا۔ البتہ متعدد سرکاری اور غیر سرکاری سروے سے پتہ چلتا ہے کہ ہم ابھی سیکھنے کے بحران سے دوچار ہیں۔ ابتدائی اسکولوں میں زیر تعلیم طلبا کی تعداد کا بڑا حصہ جو تقریباً 5 کروڑ ہے، ابھی بنیادی خواندگی اور اعداد شناسی سے واقف نہیں ہے یعنی ان میں متن پڑھنے، اس کو سمجھنے اور بنیادی اعداد کی بنیادی جمع اور گھٹانے کی صلاحیت کا فقدان ہے۔

2.2 تمام بچوں میں عملی خواندگی اور اعداد کی بنیادی سمجھ بوجھ کو یقینی بنانا قومی مشن کی فوری ضرورت ہے۔ اس کے لیے مختلف محاذ پر واضح اہداف کے ساتھ فوری اقدامات کی ضرورت ہے جو قلیل مدت میں حاصل کیے جائیں (بشمول ہر طالب علم کو کلاس 3 تک بنیادی خواندگی اور اعداد کا علم حاصل ہوجانا چاہیے۔) نظام تعلیم کی اولین ترجیح 2025 تک پرائمری اسکولوں میں بنیادی خواندگی اور اعداد کے علم کا آفاقی حصول ہے۔ بقیہ پالیسی ہمارے طلبا کے لیے اسی وقت کارگر ہوگی جب حصول علم کی سب سے بنیادی ضرورت (یعنی پڑھنے، لکھنے اور حساب کی بنیادی لیاقت عملی سطح تک دستیاب ہوجائے۔) پوری ہوجائے۔ اس مقصد کے حصول کے لیے انسانی وسائل کی ترقی کی وزارت (MHRD) ترجیحی بنیاد پر بنیادی خواندگی اور اعداد کے علم کے لیے ایک قومی مشن قائم کرے گی۔ اسی لحاظ سے بنیادی خواندگی کے آفاقی حصول کے لیے ریاستی/مرکز کے زیر انتظام سرکاریں اس کے فوری نفاذ کے لیے منصوبے تیار کریں گی۔ اس کے لیے انھیں مرحلہ وار اہداف طے کرنے ہوں گے تاکہ 2025 تک یہ نشانہ پورا کیا جاسکے۔

2.3 پہلے اساتذہ کی خالی آسامیوں کو مقررہ وقت میں جلد از جلد بھرا جائے گا۔ خصوصاً غیر مراعات یافتہ علاقوں میں یا ان علاقوں میں جہاں شاگرد اور استاد کا تناسب زیادہ ہے یا خواندگی کی شرح زیادہ ہے۔ اس بات کی ترجیح دی جانی چاہیے کہ علاقہ کے اساتذہ کو بھرتی کیا جائے یا ان لوگوں کو جو علاقائی زبان جانتے ہوں۔ شاگرد استاد کا تناسب (PTR) 30:1 اسکول کی ہر سطح پر دستیاب ہو اس کو یقینی بنایا جائے گا۔ جن علاقوں میں سماجی اور اقتصادی طور پر غیر مراعات یافتہ طلبا کی تعداد زیادہ ہے وہاں

کوشش ہوگی کہ PTR کا تناسب 25:1 سے کم ہو۔ بنیادی عملی خواندگی اور اعداد کے علم سکھانے کے لیے اساتذہ کو تربیت فراہم کی جائے گی، ان کی حوصلہ افزائی کی جائے گی اور ان کو مدد فراہم کی جائے گی۔

2.4 نصاب کا ذکر کریں تو بنیادی خواندگی اور اعداد کے علم کی ترسیل پر عموماً اور پڑھنے، لکھنے، بولنے، گننے، حساب اور حساب کی سمجھ بوجھ پر خصوصاً توجہ دی جائے گی۔ ابتدائی اور ثانوی سطح یعنی مڈل اسکول کی سطح تک نصاب تیار کرنے میں ان اہداف پر زیادہ توجہ دی جائے گی۔ اس کے لیے طلبا کی صلاحیتوں کی لگاتار فارمیٹیو اور اڈاپٹیو طریقے سے جانچ کی جاتی رہے گی۔ طلبا کی حوصلہ افزائی اور ان میں شوق پیدا کرنے کی خاطر باقاعدہ طور پر خصوصی اوقات کا نظم کیا جائے گا جو ان مضامین پر مبنی ہوں گی۔ اساتذہ کی تعلیم اور ابتدائی سطح کے نصاب کو از سر نو ترتیب دیا جائے گا تاکہ بنیادی خواندگی اور اعداد کے علم پر زیادہ توجہ دی جاسکے۔

2.5 آجکل کے دور میں جب ECCE کی دسترس کا فقدان ہے بچوں کی بڑی تعداد پہلی کلاس یعنی گریڈ I کے اولین چند ہفتوں میں ہی چھوڑ جاتے ہیں۔ اس کے لیے اور یہ یقینی بنانے کے لیے کہ تمام طلبا اسکول جانے کے لیے تیار ہوں۔ NCERT اور SCERT ادارے متعلقہ افراد اور والدین کے توسط سے گریڈ I طلبا کے لیے 3 ماہ کا کھیل پر مبنی ماڈیول تیار کریں گے جس میں سرگرمیاں، الفاظ سکھانے کے لیے، آوازوں کے علم، رنگوں، ساخت اور اعداد کی شناخت اور علم کے لیے ورک بکس شامل ہوں گی۔

2.6 علم کی شراکت داری کے لیے ڈیجیٹل بنیادی ڈھانچے (DIKSHA) کی شکل میں بنیادی خواندگی اور اعداد کے علم سے متعلق اعلیٰ معیار مواد اور وسائل قومی ذخیرہ یا ریپازیٹری قائم کی جائے گی۔ اساتذہ کی مدد کے لیے ٹیکنالوجی کا استعمال کیا جائے گا تاکہ زبانوں سے متعلق رکاوٹوں جو شاگرد اور استاد کے درمیان حائل ہوں دور کیا جاسکے۔

2.7 سیکھنے کے عمل کے موجودہ بحران کی شدت کے پیش نظر مشن کے اساتذہ کو آفاقی عملی خواندگی اور اعداد کے علم کے نشانے کے حصول میں مدد کے لیے تمام ممکنہ اقدامات کیے جائیں گے۔ دنیا بھر میں تعلیم کی موثر فراہمی کے لیے طلبا کے آپسی جوڑ کا طریقۂ کار نہ صرف طالب علم کے لیے بلکہ استاد کے لیے بھی موزوں ترین سمجھا جاتا ہے۔ اس لحاظ سے اس باہمی افہام وتفہیم کے طریقۂ کار (Peer-Tutoring) طلبا کے آپسی جوڑے کے طریقے کو رضا کارانہ طور پر کھیل کی سرگرمی کے طور پر اپنایا جاسکتا ہے۔ یہ کام تربیت یافتہ اساتذہ کی نگرانی میں کرایا جانا چاہیے تاکہ وہ حفاظتی ضرورتوں کا خیال رکھیں۔ اس کے علاوہ علاقہ سے اور باہر کے تربیت یافتہ رضا کاروں کو ان بڑے مشنوں میں شرکت کرنے میں آسانی ہوگی۔ معاشرے کا ہر خواندہ

فرد ایک طالب علم/فرد کو پڑھنا سکھا سکتا ہے۔ اس سے منظر نامہ تیزی سے تبدیل ہوگا۔ ریاستیں آپسی پڑھائی اور تعلیم کے اس طریقۂ کار کو فروغ دینے کے لیے اختراعی طریقے اپنا سکتی ہیں اور طلبا کی مدد کے لیے دیگر پروگرام شروع کر سکتی ہیں تا کہ بنیادی خواندگی اور اعداد کے علم کے اس قومی مشن کی مدد کی جا سکے۔

2.8 ہر سطح کے طالب علموں کے لیے دلچسپ اور ترغیب دینے والی کتابیں تیار کی جائیں گی اور ان کو بھارت کی علاقائی زبانوں میں ترجمہ کر کے (ٹیکنالوجی کی بقدر ضرورت استعمال سے) اسکولوں اور عوامی لائبریریوں میں تقسیم کیا جائے گا۔ ملک بھر میں پبلک اسکولوں کی لائبریریوں کو وسعت دے کر پڑھائی کے ماحول کو فروغ دیا جائے گا۔ ڈیجیٹل لائبریریاں بھی قائم کی جائیں گی، اسکولوں میں خاص طور پر گاؤں میں لائبریریاں قائم کی جائیں گی تا کہ ان اوقات میں جب اسکول نہ لگا ہو عوام اس سے فائدہ اٹھا سکیں۔ اسکولوں/عوامی لائبریریوں میں بک کلب شروع کیے جائیں گے تا کہ کتابیں پڑھنے کی عادت کو فروغ دیا جا سکے۔ کتابوں کے فروغ کے لیے قومی پالیسی وضع کی جائے گی اور ہر علاقے، ہر زبان، ہر سطح اور ہر جنس کے لیے معیاری کتابوں کی دستیابی کو یقینی بنانے کے لیے وسیع اقدامات کیے جائیں گے۔

2.9 بچے جو تغذیہ کی کمی یا کسی بیماری سے دوچار ہوتے ہیں۔ وہ پڑھ کر علم حاصل کرنے سے قاصر رہتے ہیں۔ ان کے لیے تغذیہ کی کمی کو دور کرنے اور تندرست رکھنے کے لیے اقدامات کیے جائیں گے۔ ان اقدامات میں تغذیہ سے بھرپور کھانا فراہم کرنے کے علاوہ بہتر تربیت یافتہ صحت کارکنان، کونسلر کا انتظام کیا جائے گا۔ علاوہ ازیں تحقیق سے انکشاف ہوا ہے کہ ناشتہ کے بعد صبح کا وقت پڑھائی اور سمجھنے بوجھنے کے لیے مناسب ترین وقت ہوتا ہے۔ اس وقت ان مضامین کو پڑھا جا سکتا ہے جن میں یکسوئی اور سوچنے سمجھنے کی زیادہ ضرورت ہوتی ہے۔ ان اوقات سے فائدہ اٹھانے کے لیے مڈڈے میل کے علاوہ سادہ مگر تغذیہ سے بھرپور ناشتے کا انتظام کیا جا سکتا ہے۔ ایسے علاقوں میں جہاں گرم کھانا مہیا کرانا ممکن نہیں ہے وہاں متبادل تغذیہ سے بھرپور خوردنی اشیا مثلاً مونگ پھلی/ چنا، گڑ اور علاقائی پھل تقسیم کیے جا سکتے ہیں۔ تمام اسکولوں میں باقاعدہ طور پر صحت کی جانچ کی جانی چاہیے۔ خاص طور پر ٹیکہ کاری کا 100% التزام ہونا چاہیے اور اس کی نگرانی کے لیے صحت کارڈ جاری کیے جانے چاہیے۔

3- ترک اسکول کی شرح میں کمی اور ہر سطح پر تعلیم کی آفاقی دستیابی کو یقینی بنانا

3.1 اسکولی نظام کا بنیادی مقصد ہے کہ وہ یہ یقینی بنائے کہ اسکولوں میں بچے داخل ہوں اور حاضر رہیں۔ بھارت میں سروشکشا ابھیان (اب سماگر شکشا) اور حق تعلیم قانون جیسے اقدامات کے توسط سے حالیہ برسوں میں ابتدائی تعلیم کے لیے

تقریباً آفاقی سطح پر داخلوں میں نمایاں کامیابی حاصل کی ہے۔ البتہ دیگر کلاسوں کے لیے دستیاب اعداد و شمار سے پتہ چلتا ہے کہ اسکولی نظام میں بچوں کی حاضری برقرار رکھنے میں مسائل درپیش ہیں۔ 6 تا 8 اسکولوں میں حاضری 90.9% تھی جبکہ 9 تا 10 اور 11 تا 12 کلاسوں میں یہ حاضری بالترتیب 79.3% اور 56.5% تھی۔ اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ اسکول میں داخلہ لینے والے بچوں کی بڑی تعداد 5 ویں کلاس کے بعد اسکول ترک کر دیتی ہے اور 8 ویں کلاس کے بعد بھی بچے اسکول چھوڑ دیتے ہیں۔ 2017-18 میں NSSO کی طرف سے کیے گئے گھر گھر سروے میں جو 75 ویں مرتبہ کیا گیا تھا یہ معلوم ہوا کہ 6 سے 17 برس کی عمر تک اسکول ترک کر دینے والے بچوں کی تعداد 3.22 کروڑ ہے۔ ان بچوں کو دوبارہ اسکول میں داخل کرانے اور تعلیم جاری رکھنے کے لیے کیے جانے والے اقدامات کو اولین ترجیح دی جانی چاہیے اور ایسے اقدامات بھی کرنے چاہیے کہ جن سے یہ تعلیم ترک کرنے سے باز رہیں اور 2030 تک ثانوی سطح تک داخلہ کی شرح کے 100% ہدف کو پورا کیا جا سکے۔ ملک کے ہر بچے کو تعلیم تک آفاقی دسترس اور مواقع دستیاب ہوں اس کے لیے مربوط اقدامات کی ضرورت ہے۔ ان کو اسکول سے پہلے کے مرحلے سے لے کر 12 ویں کلاس تک پیشہ ورانہ سمیت تعلیم کے معیاری اور تمام مواقع دستیاب ہونے چاہیے۔

3.2 اسکول ترک کرنے والے بچوں کو دوبارہ اسکول لانے اور دوبارہ پڑھائی ترک کرنے سے روکنے کے لیے دو اہم اقدامات ہیں۔ پہلا یہ کہ ان کو موثر، مفید اور مناسب بنیادی ڈھانچہ فراہم کیا جائے تا کہ تمام طلبا اسکول کی محفوظ اور دلفریب تعلیم تک رسائی حاصل کر سکیں جو پرائمری تعلیم سے پہلے کی سطح سے لے کر 12 ویں کلاس تک دستیاب ہو۔ اس کے علاوہ ہر سطح پر تربیت یافتہ بہتر اساتذہ مہیا کرائے جائیں۔ یہ بات بھی یقینی بنائی جائے کہ کسی اسکول میں بنیادی ڈھانچے کی کمی محسوس نہ ہو۔ سرکاری اسکولوں کے وقار کو بحال کیا جائے گا اور ایسا کرنے کے لیے موجودہ اسکول اپ گریڈ کیا جائے یا ان کو وسعت دی جائے، جہاں اسکول موجود نہ ہوں ان علاقوں میں اضافی معیاری اسکول کھولے جائیں، طلبا خاص طور پر طالبات کے لیے محفوظ آمد و رفت یا ہوسٹل کا انتظام کیا جائے تا کہ ہر طالب علم کو معیاری تعلیم حاصل کرنے اور مناسب سطح تک علم حاصل کرنے کا موقع میسر ہو۔ معاشرے کے تعاون سے متبادل تعلیم کے اختراعی مراکز قائم کیے جائیں گے تا کہ مہاجر مزدوروں کے بچوں اور دیگر وجوہات کی بنا پر اسکول ترک کرنے والے بچوں کو تعلیم کے عام دھارے میں دوبارہ شامل کیا جا سکے۔

3.3 اسکولوں میں آفاقی حاضری کے لیے اٹھایا جانے والا دوسرا اقدم ہے طلبا کو تلاش کرنا اور یہ معلوم کرنا کہ وہ کس سطح تک سیکھ چکے ہیں یا تعلیم حاصل کر چکے ہیں۔ اس کام کے لیے یہ یقینی بنانا ہوگا کہ (a) وہ اسکولوں میں داخلہ لیں اور حاضری دیں اور

(b) ان کو اسکول دوبارہ رجوع کرنے کے لیے مناسب مواقع فراہم ہوں۔ اگر وہ پڑھائی میں پیچھے چھوٹ گئے ہوں تو اس کے سدباب کے لیے اقدامات کیے جائیں۔ بنیادی سطح سے 12 ویں کلاس تک منصفانہ اور معیاری تعلیم 18 برس کی عمر کے بچوں کو فراہم کرانے کے لیے مناسب سہولیاتی نظام وضع کیا جانا چاہیے۔ اسکولوں/اسکول احاطوں سے منسلک کونسلرز، سماجی کارکن اور اساتذہ کو طلبا اور ان کے والدین کے ساتھ مشقت کرنی پڑے گی اور معاشرے کے لوگوں کو اس بات کے لیے آمادہ کرنا ہوگا کہ اسکول جانے والی عمر کے تمام بچے اسکول جائیں اور تعلیم حاصل کریں۔ سول سوسائٹی تنظیموں کے تربیت یافتہ سماجی کارکن انصاف اور تفویض اختیارات کے محکمے کے کارکنان اور سرکاری افسران ریاستی اور ضلعی سطح پر معذور افراد کو بااختیار بنانے کے لیے کام کرتے ہیں، ان کو اسکولوں سے جوڑا جاسکتا ہے۔ اس اہم کام کے لیے ریاستی/مرکز کے زیر انتظام علاقوں کی سرکاروں نے متعدد طریقے ایجاد کیے ہیں۔

3.4 بنیادی ڈھانچے کی فراہمی اور شراکت داری پورا کرنے کے بعد طلبا کو اسکولوں میں برقرار رکھنے کے لیے معیار کو یقینی بنانا ہوگا تاکہ اسکول آنے میں ان کی (خاص طور پر دیگر سماجی اور اقتصادی طور پر پسماندہ گروپوں سے تعلق رکھنے والی طالبات) دلچسپی برقرار رہے۔ اس کے لیے ان علاقوں میں جہاں ترک تعلیم کی شرح زیادہ ہے ایسے اساتذہ کو تعینات کرنا ہوگا جن کو اس علاقے کی زبان آتی ہو۔ اس کے لیے ان کو ترغیبات دی جاسکتی ہیں۔ اس کے علاوہ طلبا کی دلچسپی برقرار رکھنے کے لیے نصاب میں ردوبدل کی جاسکتی ہے۔

3.5 سماجی اور اقتصادی طور پر پسماندہ گروپوں سے تعلق رکھنے والے طلبا پر خصوصی توجہ کے ساتھ تمام طلبا کو تعلیم کی سہولیات بہم پہنچانے کی غرض سے اسکولی تعلیم کے میدان عمل کو وسیع کیا جائے گا تاکہ رسمی اور غیر رسمی تعلیم کے متعدد متبادل دستیاب کرائے جاسکیں۔ اوپن اسکولی تعلیم کے قومی ادارے (NIOS) کی طرف سے پیش کیے گئے فاصلاتی تعلیم کے مواقع اور ریاستی اوپن اسکولوں کی سہولت کو وسعت دی جائے گی اور ان کو مستحکم کیا جائے گا تاکہ بھارت کے ان نوجوانوں کو جو اسکول نہیں جاسکتے تعلیم کے مواقع دستیاب ہوں۔ NIOS اور ریاستی اوپن اسکول موجودہ پروگراموں کے علاوہ مندرجہ ذیل پروگرام پیش کریں گے۔ A، B اور C کی سطح پر جو اسکولی تعلیم میں 3، 5 اور 8 ویں کلاس کے مماثل ہوں گے۔ ثانوی تعلیمی پروگرام جو 10 ویں اور 12 ویں کلاس کے مماثل ہوں گے۔ پیشہ ورانہ تعلیم کے کورس/پروگرام، تعلیم بالغاں اور طرز زندگی بہتر بنانے کے پروگرام۔ یہ پیشکش علاقائی زبانوں میں مہیا کرانے کے لیے ریاستوں کی حوصلہ افزائی کی جائے گی۔ اس کے لیے مزید اوپن اسکول کھولے جائیں گے یا موجودہ ریاستی اداروں کو مستحکم کیا جائے گا۔

3.6 سرکاروں اور غیر سرکاری مخیّر تنظیموں کے ذریعہ اسکولوں کی تعمیر کو سہل بنانے کی غرض سے اور ثقافت، جغرافیائی اور آبادی کے لحاظ سے تعلیم کے متبادل ماڈلوں کے قیام میں مدد کی خاطر اسکولوں کے قیام کے لیے درکار شرائط کو نرم کر دیا جائے گا۔ توجہ درکار شرائط پر نہیں بلکہ ماخذ یا برآمد ہونے والے نتائج پر ہوگی کہ ان سے حصول علم کے عمل کو کتنا فائدہ ہوتا ہے۔ درکار شرائط ان علاقوں تک محدود ہوں گی جن کا ذکر باب 8 میں کیا گیا ہے۔ اسکولوں کے دیگر ماڈلوں کو بھی اسی طرح شروع کیا جائے گا جس طرح سرکاری- مخیّر شراکت داری کے اسکولوں کی کی جاتی ہے۔

3.7 اسکولوں میں علم کے فروغ کے لیے معاشرے اور اسکول کے فارغین کو شامل کرنے کی کوشش کی جائے گی۔ اس کے تحت اسکولوں میں ایک کے لیے ایک نوعیت کی تدریس (One-o-one Tutoring) خواندگی سے متعلق تدریس اور مدد کے طور پر زائد وقت کا اہتمام، معلم کے لیے تدریسی مدد اور رہنمائی، کیریئر گائیڈنس اور طلبا کی رہنمائی وغیرہ یعنی طلبا کے والدین وغیرہ، علاقے کے معتبر افراد کی مدد لی جائے گی۔ اس مقصد کے لیے تعلیم یافتہ رضا کاروں، سبکدوش سائنسدانوں/سرکاری/نیم سرکاری ملازمین/اسکول فارغین اور معلمین سے متعلق اعداد و شمار اکٹھے کیے جائیں گے۔

4- اسکولوں میں نصاب اور درس و تدریس: حصول علم ہمہ گیر، مربوط، دلچسپ اور جاذب ہونا چاہیے۔

اسکول کے نصاب اور درس و تدریس کو 4+3+3+5 کے نئے ڈیزائن کے مطابق ازسرنو ترتیب دینا۔

4.1 اسکولی تعلیم کے نصاب اور درس و تدریس کے ڈھانچے کو ازسرنو ترتیب دیا جائے گا تاکہ اس کو طالب علموں کی سطح اور ترقیاتی ضروریات کے مطابق بنایا جا سکے۔ ان مختلف سطحوں اور مرحلوں میں بالترتیب 3 تا 8 برس، 8 تا 11 برس، 11 تا 14 برس اور 14 تا 18 برس کے طلبا شمار کیے جاتے ہیں۔ اسکول کی تعلیم کے لیے نصاب اور درس و تدریس کو 4+3+3+5 کے نئے ڈیزائن کے مطابق وضع کیا جائے گا۔ اس میں بنیادی مرحلہ (جس میں دو حصے ہوں گے یعنی آنگن واڑی اور اسکول شروع ہونے سے پہلے کی تعلیم کے لیے 3 برس + کلاس I اور II کے لیے پرائمری اسکول کے لیے 2 برس، ان دونوں مرحلوں میں طالب علم کی عمر 3 تا 8 برس ہوگی)۔ مڈل مرحلہ (کلاس 6 تا 8 جس میں عمر 11 تا 14 برس ہوگی) اور ثانوی مرحلہ (کلاس 9 تا 12 جس میں دو پہلو ہوں گے یعنی پہلے میں 9 اور 10 ویں اور دوسرے میں 11 ویں اور 12 ویں کلاس، طالب علم کی عمر 14 تا 18 برس ہوگی۔)

4.2 بنیادی مرحلہ پانچ برس پر مشتمل ہوگا جس میں تعلیم لچکدار، کثیر سطحی، کھیل/سرگرمی پر مبنی ہوگی اور جس کے لیے نصاب اور درس و تدریس بمطابق ECCE پیرا نمبر 1.2 میں درج ہے۔ ابتدائی یا پریپریٹری مرحلہ 3 برس پر مشتمل ہوگا۔ جس میں بنیادی

مرحلے کی طرز پر تعلیم کھیل، دریافت اور سرگرمی پر مبنی ہوگی اور نصاب اور درس و تدریس بھی اسی کے مطابق ہوگا۔ اس کے ساتھ ہی اس مرحلے میں ہلکی نصابی کتابیں اور کلاس میں سیکھنے کے دیگر طریقے متعارف کیے جائیں گے جو بچے آپس میں بات چیت کے ذریعہ زیادہ آسانی سے سیکھ لیتے ہیں۔ اس طرح تمام شعبوں میں ان کی بنیاد مضبوط ہوگی مثلاً پڑھنے میں، لکھنے میں، بولنے میں، جسمانی یعنی فیزیکل تعلیم میں، فن، زبانیں، سائنس اور حساب۔ مڈل مرحلہ 3 برس کی تعلیم پر مشتمل ہوگا جس میں پریپریٹری یا ابتدائی مرحلہ کے طرز کے نصاب اور درس و تدریس کو آگے بڑھایا جائے گا لیکن اس مرحلے میں مضامین میں دشوار حصوں کو سمجھانے کے لیے مضامین اساتذہ متعارف کرائے جائیں گے۔ یہ تعارف ہر مضمون میں کرایا جائے گا جن میں سائنس، حساب، آرٹس، سماجی سائنس اور انسانیات شامل ہیں۔ ہر مضمون میں تجرباتی تدریس اور مختلف مضامین کے مابین رابطے یا تعلق کی تلاش کی حوصلہ افزائی کی جائے گی اور اس پر زور دیا جائے گا۔ یہ کام مخصوص مضامین اور مضامین کے اساتذہ کے تعارف کے باوجود کیا جائے گا۔ ثانوی مرحلہ 4 برس پر مشتمل ہوگا جس کے دوران مختلف مضامین میں تعلیم دی جائے گی۔ اس مرحلے میں مڈل مرحلہ کے نصاب کو آگے بڑھایا جائے گا لیکن اس میں زیادہ گہرائی ہوگی۔ اس مرحلے میں تنقیدی سوچ، زندگی کی خواہشات پر زیادہ توجہ اور مضامین کے انتخاب میں طلبا کو زیادہ آزادی دی جائے گی۔ اس میں 10 ویں کلاس کے بعد مخصوص طلبا کو اسکول سے اخراج کا متبادل دستیاب ہوگا۔ وہ چاہیں گے تو اگلے مرحلے میں پیشہ ورانہ اور دیگر کورس شروع کر سکتے ہیں جو 11 ویں کلاس اور 12 ویں کلاس میں دستیاب ہوں گے۔ اس کے لیے مخصوص اسکولوں میں بھی داخلہ لیا جا سکتا ہے۔

4.3 مذکورہ بالا مراحل محض نصابی اور درس و تدریس کی نوعیت کے ہیں جن کا مقصد بچوں کی صواب دید یا سمجھ بوجھ کے مطابق سیکھنے کے عمل کو مکمل طور پر مفید بنانا ہے، ان میں ہر مرحلے پر قومی اور ریاستی سطح پر نصاب اور درس و تدریس کی حکمت عملیوں میں تبدیلیوں کے بارے میں بتایا جائے گا لیکن ان کے لیے بنیادی ڈھانچے میں تبدیلی کی ضرورت نہیں ہوگی۔

طلبا کی ہمہ گیر ترقی

4.4 نصاب اور درس و تدریس میں اصلاح کا اصل مقصد اور توجہ نظام تعلیم کو اس نوعیت کا بنانا ہے جس سے طالب علم سمجھ سکے اور اسے یہ بھی معلوم ہو کہ علم کس طرح حاصل کرنا ہے۔ یہ آجکل اس طریقے سے بالکل مختلف ہوگا جس میں طلبا بغیر سمجھے متن کو رٹ لیتے ہیں۔ تعلیم کا مقصد صرف سمجھ بوجھ کی ترقی نہیں ہوگی بلکہ کردار کی تعمیر بھی ہوگی اور ایسے افراد تیار کرنا جو ہمہ گیر شخصیت کے مالک اور 21 ویں صدی کے اہم ہنروں سے آراستہ ہوں۔ علم ایک عظیم خزانہ ہے اور تعلیم اس میں اضافہ کرتی

ہے۔نصاب اور درس و تدریس کے تمام پہلوؤں کو ازسرنو ترتیب دے کر ان کو ان اہم مقاصد کے حصول کے لیے کارگر بنانا ہے۔حصول علم کی ہر سطح اور ہر مرحلے پر دستیاب کرانے کی غرض سے ہنروں اور اقدار کی شناخت کی جائے گی۔تاکہ اسکول شروع ہونے سے پہلے کے مرحلے سے لے کر اعلیٰ تعلیم تک ہر مرحلے پر ان کو دستیاب کرایا جاسکے۔نصاب کے ایسے فریم ورک تیار کیے جائیں گے کہ یہ ہنر اور اقدار تدریس اور حصول علم کے توسط سے بہ آسانی ان مرحلوں کے ساتھ ضم ہو جائیں۔ NCERTان مطلوبہ ہنروں کی شناخت کرے گی اور ان کو قومی نصابی فریم ورک کے ساتھ جوڑنے کا اہتمام کرے گی۔

ضروری علم اور تنقیدی ذہن کے رجحان کو فروغ دینے کے لیے نصاب کو کم کرنا ہوگا

4.5 ہر مضمون میں نصاب کو کم کر کے صرف اتنا رکھا جائے گا جتنا بہت ضروری ہوگا تاکہ تنقیدی نظریے اور ہمہ گیر سوالات پر مبنی، ایجاد پر مبنی، بحث و مباحثہ پر مبنی اور تجزیے پر مبنی سیکھنے کے طریقے کے لیے راہ ہموار کی جاسکے۔منظور شدہ مواد کی توجہ کلیدی نظریات، ان کو روبہ عمل لانے اور مسائل کے حل تلاش کرنے کی صلاحیت سازی پر مرکوز ہوگی۔ درس و تدریس کے عمل کو باہمی رابطہ اور بات چیت پر مبنی بنایا جائے گا، سوالات کی حوصلہ افزائی کی جائے گی اور کلاسوں میں ماحول کو زیادہ پر لطف تخلیقی، شراکت پر مبنی بنایا جائے گا اور طلبا میں تحقیق اور جستجو کے جذبے کو فروغ دینے کی خاطر اور زیادہ عملی بنایا جائے گا۔

تجربات پر مبنی علم کا حصول

4.6 تمام مراحل میں تجربات پر مبنی حصول علم کے طریقے کو اپنایا جائے گا۔ان میں فنون اور کھیل کود سے مربوط تعلیم، کہانی پر مبنی درس و تدریس وغیرہ شامل ہوں گے۔ ہر مضمون کے لیے معیاری درس و تدریس کی شناخت کی جائے گی اور مختلف مضامین کے مابین ربط ضبط کی تلاش کی جائے گی۔حصول علم کے نتائج میں تفریق کو کم کرنے کی غرض سے کلاس روم کے طریقۂ کار کو بدل کر سیکھنے اور تعلیم کی صلاحیت پر مبنی طریقۂ کار اپنائے جائیں گے۔ تجزیہ کے طور طریقوں کو ہی بدل کر انھیں ہر مخصوص کلاس اور ہر مضمون کے لیے متعین تدریس کے عمل سے حاصل ہونے والے نتائج کے موافق بنایا جائے گا۔تاکہ 'as'، 'of'، اور 'for' جیسے سوالات کو مضمون کے حساب سے بدل کر طلبا کو سمجھا دیا جائے۔

4.7 فن یا آرٹ کو شامل کر کے درس و تدریس کے عمل کو زیادہ موثر بنایا جاسکتا ہے۔اس کے لیے فنون کی مختلف اشکال کو استعمال کیا جاسکتا ہے اور ہر بات پر مضمون پر صادق آتی ہے۔عمل پر مبنی تدریس پر زور دینے کے لیے کلاس میں فنون سے ربط ضبط کو فروغ دیا جائے گا تاکہ کلاس میں خوشحال ماحول پیدا ہو سکے۔اس کے علاوہ تدریس میں بھارتی اخلاقی اقدار کو فن اور ثقافت کے توسط سے شامل کیا جائے گا اور یہ ہر سطح پر ہوگا۔تدریس میں فنون کی آمیزش سے تعلیم اور ثقافت کے مابین رشتے اور مستحکم

ہوں گے۔

4.8 کھیلوں کے ساتھ ربط ضبط بھی درس وتدریس کا ایسا طریقہ کار ہے جس کے تحت کسی بھی نصاب میں جسمانی سرگرمیوں بشمول ملک کے گھریلو کھیل کود شامل کر کے شراکت داری، خود پہل کرنا، خودسمت طے کرنا، خود ڈسپلن برقرار رکھنا، ٹیم ورک، ذمہ داری، شہریت وغیرہ کی صلاحیتوں کو فروغ دینے میں مدد دی جائے گی۔ کھیل کود سے مربوط درس وتدریس کو کلاس میں رواج دیا جائے گا تاکہ طلبا میں تندرستی کے تئیں زندگی بھر کے لیے احساس پیدا ہو اور 'Fit India Movement' میں درج تندرستی کی سطح تک پہنچنے میں درکار تندرستی کے لیے درکار صلاحیتیں حاصل کی جاسکیں۔ تعلیم میں کھیل کود سے ربط ضبط ایک مسلّمہ حقیقت ہے۔ اس سے شخصیت کی ہمہ گیر ترقی اور تندرستی قائم رکھنے میں مدد ملتی ہے۔

کورس کے انتخاب میں طلبا کو اختیار دے کر اس عمل کو لچکدار بنانا

4.9 طلبا کو پڑھنے کے لیے اپنے مضامین خود منتخب کرنے کے اختیارات دیے جائیں گے خصوصاً ثانوی اسکولوں۔ انتخاب کے اس دائرے میں جسمانی تعلیم (Physical Education) فنون اور دستکاری اور پیشہ ورانہ صلاحیت کے مضامین بھی آتے ہیں۔ ہمہ گیر ترقی، انتخاب کے لیے مضامین کی زیادہ تعداد اور سال بہ سال کورسوں کی دستیابی ثانوی تعلیم کے اسکولوں کے لیے نئی اور منفرد خصوصیت ہوگی۔ فنون (آرٹس) انسانیات اور سائنس یا نصاب میں شامل اور نصاب میں نہ شامل ہونی والی سرگرمیوں یا پیشہ ورانہ اور مضامین کے تعلیمی شعبوں میں کوئی شدید حد بندی نہیں ہوگی۔ اسکول کے تمام نصابوں میں جسمانی تعلیم، فنون اور دستکاری، پیشہ ورانہ صلاحیتوں جیسے مضامین کو سائنس، انسانیات، حساب یا ریاضی کے ساتھ مربوط کیا جائے گا لیکن اس بات کا خیال رکھا جائے گا کہ ہر مرحلے کے لیے یہ محفوظ اور جاذب و دلچسپ ہو۔

4.10 مختلف خطوں میں امکانات کے حساب سے ثانوی اسکولوں میں تعلیم کے چار میں سے ہر ایک مرحلے میں سمسٹر یا دیگر نظام کو اپنانے پر غور کیا جاسکتا ہے جن سے چھوٹے ماڈل یا کورس دستیاب ہوسکیں اور ان کو ایک دن چھوڑ کر پڑھایا جاسکے تاکہ زیادہ مضامین سے روشناس کرایا جاسکے اور زیادہ لچکدار بنایا جاسکے۔ زیادہ لچکدار بنانے کے لیے ریاستیں اختراعی طریقے استعمال کرسکتی ہیں جن سے آرٹس یا فنون، سائنس، انسانیات، زبانیں، کھیل کود اور پیشہ ورانہ مضامین سے روشناس کرانے اور خوشنما بنانے میں مدد ملے۔

کثیر لسانی روایت اور زبان کی قوت

4.11 یہ ایک مسلمہ حقیقت ہے کہ چھوٹے بچے مشکل نظریات بھی اپنے گھر بولی جانے والی/مادری زبان میں آسانی سے سیکھ اور سمجھ

لیتے ہیں۔ گھر میں بولی جانے والی زبان عمومی طور پر مادری زبان ہی ہوتی ہے یا وہ زبان ہوتی ہے جو علاقہ میں بولی جاتی ہے۔ البتہ کثیر لسانی خاندانوں میں اہل خانہ جو زبان بولتے ہیں وہ مادری زبان یا علاقائی زبان سے مختلف ہوسکتی ہے۔ جہاں تک ممکن ہو ذریعہ تعلیم کم از کم کلاس 5 تک اور ترجیحاً کلاس 8 یا اس کے بعد تک گھر میں بولی جانے والی زبان/مادری زبان/علاقائی زبان/خطے کی زبان رکھا جائے گا۔ اس کے بعد گھر میں بولی جانے والی/علاقائی زبان کی پڑھائی جہاں ممکن ہوگا جاری رکھی جائے گی۔ یہ طریقۂ کار سرکاری اور نجی دونوں اسکولوں میں اپنایا جائے گا۔ اعلیٰ معیار کی نصابی کتابیں بشمول سائنس گھر میں بولی جانے والی زبان/مادری زبان میں دستیاب کرائی جائیں گی۔ کوشش کی جائے گی کہ بچوں کے بولنے والی زبان اور ذریعہ تعلیم کی زبان کے فرق کو کم سے کم کیا جائے۔ ایسی صورت میں جب گھر میں بولی جانے والی زبان/مادری زبان میں نصابی مواد دستیاب نہ ہو بچوں سے رابطے کی زبان، جہاں ممکن ہو، گھر میں بولی جانے والی/مادری زبان رکھی جائے گی۔ دو زبانوں میں پڑھانے والے اساتذہ کی حوصلہ افزائی کی جائے گی۔ دو زبانیں تدریسی مواد میں بھی استعمال کی جاسکتی ہیں۔ یہ طریقہ ان طلبا کے لیے کارگر ہوگا جن کے گھر میں بولی والی زبان ذریعہ تعلیم کی زبان سے مختلف ہو۔ زبان کی تعلیم ہر طالب علم کو اعلیٰ معیار کی دی جائے گی۔ زبان کو سیکھنے اور سمجھنے کے لیے ضروری نہیں ہے کہ وہ ذریعہ تعلیم بھی ہو۔

4.12 تحقیق سے معلوم ہوا ہے کہ 2 تا 8 برس کی عمر کے عرصے میں بچے زبان زیادہ تیزی سے سیکھتے ہیں اور یہ کہ زیادہ زبانوں کے استعمال سے چھوٹے بچوں کو سمجھنے میں آسانی ہوتی ہے۔ اس حقیقت کے پیش نظر بچوں کو جلد ہی مختلف زبانوں سے روشناس کرایا جانا چاہیے۔ (لیکن ترجیح مادری زبان کو دینی چاہیے) اس کی شروعات بنیادی مرحلہ سے کردینی چاہیے۔ تمام زبانوں کو خوشنما ماحول میں دلفریب اور جاذب انداز میں پڑھایا جائے گا جس میں آپس کے ربط ضبط اور بات چیت پر زور دیا جائے گا۔ پہلے پڑھنا اور بعد میں لکھنا سکھایا جائے گا جو اولین برسوں میں مادری زبان میں ہوگا اور بعد میں کلاس 3 یا اس کے بعد دیگر زبانوں میں ہوگا۔ مرکز اور ریاستی سرکاریں دونوں ملک بھر میں خطے کی زبان میں بڑی تعداد میں اساتذہ دستیاب کرائیں گی خاص طور پر ان زبانوں میں جو آئین ہند کے 8ویں شیڈول میں درج ہیں۔ اپنی اپنی ریاستوں میں سہ لسانی فارمولے کو لاگو کرنے کے لیے بھارت کے مختلف خطوں کی ریاستیں ایک دوسرے سے بڑی تعداد میں اساتذہ حاصل کرنے کے لیے معاہدے کرسکتی ہیں۔ اس سے ملک بھر میں بھارتی زبانوں کی تعلیم کی بھی حوصلہ افزائی ہوگی۔ مختلف زبانوں کو سیکھنے سکھانے کے لیے ٹیکنالوجی کا وسیع استعمال کیا جائے گا۔ اس سے انھیں مقبولیت بھی حاصل ہوگی۔

4.13 آئینی جواز، عوام، خطے اور ملک کی امنگوں، کثیر لسانی ماحول اور قومی اتحاد کے فروغ کے پیش نظر سہ لسانی فارمولے پر عمل درآمد جاری رکھا جائے گا۔ البتہ اس سہ لسانی فارمولے میں مزید رعایت برتی جائے گی اور کسی بھی ریاست پر کوئی زبان تھوپی نہیں جائے گی۔ تین زبانوں کا انتخاب ریاست، خطے اور طلبا کی اپنی مرضی پر ہوگا اس شرط کے ساتھ کہ تین میں سے کم از کم دو زبانیں بھارتی ہوں۔ جو طلبا ان زبانوں کو بدلنا چاہتے ہیں جو وہ پڑھ رہے ہیں وہ 6 یا 7 ویں کلاس میں ایسا کر سکتے ہیں۔ اس کے لیے ضروری ہے کہ تینوں زبانوں میں بنیادی مہارت حاصل کرلیں جو وہ ثانوی اسکول کی سطح تک کر سکتے ہیں۔ (ان میں سے ایک زبان ادبی سطح تک بھارتی ہونی چاہیے)

4.14 نصابی کتابوں اور درس وتدریس کے مواد کو دو زبانوں میں تیار کرنے کی بھرپور کوشش کی جائے گی تاکہ طلبا دونوں مضامین کے بارے میں اپنے گھر بولی جانے والی/مادری زبان اور انگریزی میں سوچ اور بولنے کے قابل ہو جائیں۔

4.15 دنیا کے بیشتر ترقی یافتہ ممالک نے ثابت کر دیا ہے کہ اپنی زبان، ادب اور روایات میں تعلیم حاصل کرنا تعلیمی، سماجی اور ٹیکنالوجی کے فروغ کے لحاظ سے کوئی خامی نہیں بلکہ وصف ہے۔ بھارت کی زبانیں دنیا بھر کی زبانوں میں سب سے زیادہ وسیع، سب سے زیادہ سائنسی، سب سے زیادہ خوبصورت اور سب سے زیادہ واضح اور مطلب ادا کرنے والی زبانیں ہیں۔ ان میں قدیم اور جدید ادب (نثر اور شاعری) فلم اور موسیقی جوان زبانوں میں لکھی گئی ہیں۔ یہ سب مل کر بھارت کی قومی شناخت اور عظمت کی عکاس ہیں۔ متنوع ثقافت اور قومی یکجہتی کے لیے تمام نوجوان بھارتی باشندوں کو اپنے ملک کی گونا گوں زبانوں اور ادب کی عظمت سے روشناس ہونا چاہیے۔

4.16 اس مقصد کے پیش نظر ملک کا ہر طالب علم ''بھارتی زبانوں'' میں منعقد کی گئی تقریبات/سرگرمیوں میں شرکت کرے گا۔ یہ کام کبھی کبھی 6 تا 8 ویں کلاس میں ''ایک بھارت سریشٹھ بھارت'' پہل کے تحت کیا جائے گا۔ ان سرگرمیوں/پروجیکٹوں سے طلبا کو اہم بھارتی زبانوں میں باہمی ربط کے بارے میں معلومات حاصل ہوگی۔ وہ مشترک صوتی اثرات اور سائنسی طور پر جمع کیے گئے الفاظ، تحریر اور ان کے گرامر کے مشترک ڈھانچوں، سنسکرت اور دیگر کلاسیکی زبانوں سے ان کی پیدائش اور الفاظ کے مشترک ذخیرے ان کے باہمی اثرات اور تفریق کے بارے میں بھی جان سکیں گے۔ ان کو یہ بھی معلوم ہو جائے گا کہ کس خطے میں کون سی زبان بولی جاتی ہے، وہ قبائلی زبانوں کی نوعیت اور ان کی ساخت کے بارے میں جان سکیں گے۔ اس کے علاوہ ان کو مشترکہ طور پر بولے جانے والے الفاظ اور جملوں کا علم ہوگا جو بھارت میں بولی جانے والی اہم زبانوں میں یکساں استعمال ہوتے ہیں نیز ان کے وسیع اور فروغ پانے ادب میں استعمال کیے جاتے ہیں۔ (اس کے لیے وہ

ترجموں سے استفادہ حاصل کر سکتے ہیں) اس کام سے ان میں یکجہتی کا جذبہ پیدا ہوگا اور وہ بھارت کی گونا گوں ثقافت اور تنوع کا لطف لے سکیں گے اور بھارت کے دیگر حصوں میں بسنے والے ہم وطنوں سے ملاقات کے وقت ان کی یہ معلومات کارگر ثابت ہوگی۔ یہ سرگرمی / پروجیکٹ پر لطف ہوگا اور کسی بھی تجزیے سے پاک ہوگا۔

4.17 بھارت کی کلاسیکی زبانوں اور ادب کی اہمیت اور عظمت کو بھی نظرانداز نہیں کیا جا سکتا۔ آئین کے 8 ویں شیڈول میں شامل سنسکرت بھی ایک اہم زبان ہے۔ اس میں موجود ادب لاطینی اور یونانی زبانوں میں مشترکہ طور پر دستیاب ادب سے زیادہ ہے۔ اس میں ریاضی، فلاسفی، گرامر، موسیقی، سیاست، طب، فن تعمیر، دھاتوں کے فن، ڈراما، شاعری، کہانیاں اور دیگر بہت کچھ ہے۔ (اس کو سنسکرت علمی نظام سے تعبیر کیا جاتا ہے) اس میں مختلف مذاہب اور مذاہب کی قید سے آزاد افراد اور زندگی کے ہر شعبے سے تعلق رکھنے والے افراد نے جن کا تعلق ہزاروں برس پر محیط، وسیع سماجی و معاشی پس منظر سے ہے اپنی تصانیف پیش کی ہیں۔ سنسکرت اسکول کی ہر سطح اور اعلیٰ تعلیم کی سطح پر بھی ایک اہم زبان کے طور پر پیش کی جائے گی۔ یہ سہ لسانی فارمولے میں بھی زبان کی حیثیت سے شامل ہوگی۔ اس کی تعلیم دلچسپ اور عملی بنیاد پر عصری تقاضوں کے مطابق سنسکرت علمی نظام کے زیر استعمال دی جائے گی جس میں صوتی اثرات اور تلفظ کا اہتمام بھی ہوگا۔ بنیادی اور مڈل اسکول کی سطح کے لیے سنسکرت کی کتابیں آسان معیاری سنسکرت (SSS) میں تیار کی جائیں گی تاکہ سنسکرت کو سنسکرت زبان ہی میں پڑھا جا سکے۔

4.18 بھارت میں دیگر کلاسیکی زبانوں مثلاً تمل، تیلگو، کنڑ، ملیالم، اڑیہ وغیرہ میں بھی ادب کے وافر ذخائر موجود ہیں۔ ان کلاسیکی زبانوں کے علاوہ پالی، فارسی اور پراکرت میں موجود گرانقدر ادب کو بھی آنے والی نسلوں کے لیے محفوظ رکھنے کی ضرورت ہے۔ بھارت کے ترقی یافتہ ملک بن جانے پر آنے والی نسلیں یہاں کے کلاسیکی ادب سے محظوظ و مستفید ہوں گی۔ سنسکرت کے علاوہ بھارت کی دیگر کلاسیکی زبانیں مثلاً تمل، تیلگو، کنڑ، ملیالم، اڑیہ پالی، فارسی اور پراکرت اور ان کے ادب بھی اسکول کے طلبا کو متبادل کے طور پر دستیاب رہیں گے۔ ان کو آن لائن اور عملی واختراعی طریقہ کار کے توسط سے بھی دستیاب کرایا جائے گا۔ تاکہ یہ زبانیں اور ان کا ادب برقرار اور فعال رہیں۔ اسی طرح کے اقدامات بھارت کی تمام بولی جانے والی اور تحریری بند زبانوں کے لیے کیے جائیں گے جن میں عظیم روایات اور علم کے خزانے موجود ہیں۔

4.19 بچوں کے مفاد اور ان عظیم زبانوں اور ان کے فنکارانہ خزانوں کے تحفظ کی خاطر تمام سرکاری و نجی اسکولوں کے طلبا کے پاس یہ متبادل رہے گا کہ وہ بھارت کی کلاسیکی زبان اور اس کے ادب کا کم از کم دو برس تک مطالعہ کر سکیں۔ یہ تعلیم عملی اور اختراعی

طریقۂ کار اور ٹیکنالوجی کے استعمال کے توسط سے کلاس 6 تا 12 دی جائے گی اور اس کو مڈل مرحلے اور ثانوی مرحلے تک جاری رکھنے کا بھی اہتمام ہوگا۔

4.20 بھارتی زبانوں اور انگریزی میں پیش کی گئی اعلیٰ سہولیات کو غیر ملکی زبانوں مثلاً کوریائی، جاپانی، تھائی، فرانسیسی، جرمن، ہسپانوی، پرتگالی اور روسی میں بھی ثانوی سطح پر یہ سہولیات مہیا کرائی جائیں گی۔اس سے طلبا کو دنیا بھر کی ثقافتوں کے بارے میں علم ہوگا اور ان کی دلچسپی اور خواہش کے مطابق ان کے علم میں اضافہ کرنے کا موقع ملے گا۔

4.21 زبانوں کی تعلیم و تدریس کے لیے عملی اور اختراعی طریقے استعمال کیے جائیں گے جن میں کھیل کود کے طریقوں اور ایپ کے توسط سے تعلیم دی جاتی ہے۔ان طریقوں میں فلم کی نمائش، تھیئٹر، کہانی سنانا، شاعری اور موسیقی شامل ہیں۔اس میں متعلقہ مضمون کو عملی تجربات کی روشنی میں پیش کرنے کی کوشش کی جاتی ہے۔اس طرح سے زبانوں کی تعلیم بھی عملی درس و تدریس پر مبنی ہوتی ہے۔

4.22 بھارت کی علامتی زبان (Sign Language) کی بھی قومی پیمانے پر معیار بندی کی جائے گی اور قومی اور ریاستی نصاب کے مواد تیار کیے جائیں گے تاکہ سماعت سے محروم طلبا ان سے مستفید ہوسکیں۔علاقائی علامتی زبانوں کا بھی احترام کیا جائے گا اور جہاں ممکن ہوگا ان میں تعلیم دی جائے گی۔

لازمی مضامین، ہنر اور صلاحیتوں کا نصاب میں انضمام

4.23 اگرچہ اپنا اپنا نصاب منتخب کرنے کے لیے طلبا کو آزادی ملنی چاہیے لیکن کچھ مضامین، صلاحیتیں اور ہنر ایسے ہیں جو سب طلبا کو سیکھنے چاہیے تبھی وہ بہتر، کامیاب، اختراعی، جذب کرنے کی قابلیت رکھنے والے اور فعال انسان بن سکیں گے۔زبانوں میں مہارت کے علاوہ ان صلاحیتوں میں شامل ہیں: سائنسی رجحان اور ثبوت پر مبنی فکر، تخلیقی اور اختراعی صلاحیت، حسن اور فن کا احساس، زبانی اور تحریری رابطہ، صحت اور تغذیہ، جسمانی تعلیم یا فزیکل ایجوکیشن، تندرستی وصحت، کھیل، تعاون، شراکت داری اور ٹیم ورک، مسائل کا حل اور منطقی جواز کی صلاحیت، پیشہ ورانہ تعلیم اور صلاحیت سازوں سے روشناسی، ڈیجیٹل خواندگی، کوڈنگ اور کمپیوٹر کی سوجھ بوجھ، اخلاقی روایات کا علم، انسانی اور آئینی اقدار کا علم اور ان پر عمل آوری، جنس کے تئیں احساس، بنیادی فرائض، شہریوں کے لیے درکار صلاحیتوں اور اقدار کا علم، بھارت کے بارے میں علم، پانی اور دیگر وسائل کے تحفظ سمیت ماحولیاتی بیداری، صفائی ستھرائی اور روزمرّہ معاملوں کی جانکاری، عالمی برادریوں کو درپیش اہم مسائل سے آگاہی، ریاستیں، ملک اور دنیا۔

4.24 طلبا کی ہر سطح پر اہم صلاحیتوں کو فروغ دینے کی غرض سے مناسب سطح پر مخصوص مضامین مثلاً مصنوعی دانش، ڈیزائن تھنکنگ، ہمہ گیر صحت، نامیاتی گزر بسر ماحولیاتی تعلیم، عالمی شہریت تعلیم (GCED) وغیرہ متعارف کرانے کے لیے نصاب اور درس و تدریس کے طریقے وضع کیے جائیں گے۔

4.25 یہ ایک مسلّم امر ہے کہ حساب یا ریاضی اور اس سے منسلک طرز فکر بھارت کے مستقبل کے لیے نہایت ضروری ہے اور ابھرنے والے متعدد شعبوں اور پیشوں میں بھارت کو قیادت کے لیے مصنوعی دانش، مشین لرننگ، ڈاٹا سے متعلق علم وغیرہ کی ضرورت ہوگی۔ اس لحاظ سے ریاضی اور کمپیوٹر سے منسلک طرز فکر کو اسکول کی مدت میں جو بنیادی مرحلے سے شروع ہوجائے گی زیادہ ترجیح دی جائے گی۔ اس کے لیے مختلف اختراعی طریقوں کو بشمول پزل (Puzzle) اور گیم جو ریاضی کی صلاحیتوں کو جلا دیں استعمال کیا جائے گا۔ کوڈنگ سے متعلق سرگرمیوں کو مڈل اسکول کی سطح پر متعارف کرایا جائے گا۔

4.26 ہر طالب علم کو 6 تا 8 کلاس کے دوران ہلکا پھلکا کورس کرایا جائے گا جس سے وہ محظوظ ہوگا۔ ان کورسوں میں اہم پیشہ ور دستکاری مثلاً بڑھئی کا کام، بجلی، دھات کا کام، باغبانی، برتن بنانے کا کام وغیرہ شامل ہوں گے۔ اس کا فیصلہ ریاستیں اور علاقے کی برادریاں اس علاقے کو مطلوب صلاحیت کے مطابق کریں گی۔ NCERT 2020-21 کے لیے NCFSE وضع کرتے وقت کلاس 6 تا 8 کے لیے عمل پر مبنی نصاب تیار کرے گی۔ تمام طلبا کلاس 6 تا 8 کے درمیان 10 دن کے لیے بنا بستے کے اسکول جائیں گے جہاں ان کا رابطہ علاقے کے پیشہ ور ماہرین مثلاً بڑھئی، باغبان، کمہار، فنکار وغیرہ سے کرایا جائے گا۔ اس طرح کے انٹرنشپ پروگرام 6 تا 12 ویں کلاس تک بھی دستیاب کرائے جاسکتے ہیں جو چھٹیوں میں بھی جاری رکھے جاسکتے ہیں۔ پیشہ ورانہ کورسز آن لائن بھی دستیاب ہوں گے۔ بنا بستہ والی ان سرگرمیوں کو پورے سال جاری رکھا جاسکتا ہے، ان کی حوصلہ افزائی کی جائے گی۔ اس دوران مختلف سرگرمیوں مثلاً فنون (آرٹس)، کوئز، کھیل کود اور پیشہ ورانہ دستکاری سے طلبا کو روشناس کرایا جائے گا۔ بچوں کو وقتاً فوقتاً اسکول کے باہر سیر کے لیے تاریخی نوعیت کے مقامات، ثقافتی اور سیاحتی اہمیت کے حامل مقامات لے جایا جائے گا، ان سے ملاقات علاقے کے فنکاروں اور دستکاروں سے کرائی جائے گی اور ان کے گاؤں/تحصیل/ضلع/ریاست میں قائم بڑے تعلیمی اداروں کے دورے کرائے جائیں گے۔

4.27 'بھارت کے علم' یعنی (Knowledge of India) میں قدیم بھارت اور جدید بھارت کی تعمیر میں ان کے تعاون، اس کی کامیابیوں اور چیلنجوں کے بارے میں معلومات فراہم کی جائے گی۔ اس کے علاوہ تعلیم، صحت اور ماحولیات وغیرہ سے متعلق مستقبل کے لیے بھارت کی امنگوں کے بارے میں بتایا جائے گا۔ ان عوامل کو درست اور سائنسی طریقے سے جہاں

ضرورت ہوگی اسکول کے پورے نصاب میں شامل کیا جائے گا۔ان میں خصوصی طور پر بھارتی علمی نظام بشمول قبائلی علم اور ملک میں رائج تعلیم کے روایتی طریقے شامل کیے جائیں گے۔ان علوم میں ریاضی، علم نجوم، فلاسفی، یوگا، فن تعمیر، ادویات، زراعت، انجینئرنگ، لسانیات، ادب، کھیل کود کے علاوہ حکمرانی، علم سیاست اور بات چیت کے آداب شامل ہوں گے۔ قبائلی علاقوں میں نسلوں سے چلی آ رہی ادویہ کے استعمال کے طریقۂ کار، فاریسٹ مینجمنٹ، روایتی (نامیاتی) کاشتکاری، قدرتی کاشتکاری وغیرہ بھی دستیاب کرائے جائیں گے۔ثانوی سطح کے اسکولوں میں طلبا کو بھارتی علمی نظام کے تحت اچھے اور دلچسپ کورس بھی بطور اختیاری مضمون دستیاب کرائے جائیں گے۔مختلف مضامین اور شعبوں میں کھیل کود اور تفریحی انداز میں سکھائے گئے ہنر وغیرہ کے اسکولی مقابلوں کا اہتمام کیا جائے گا۔اسکول کے پورے نصاب میں وقتاً فوقتاً ملک کے قدیم اور جدید نامور شخصیات کے بارے میں ویڈیوڈاکومینٹریاں دکھائی جائیں گی تاکہ طلبا کو ترغیب حاصل ہو۔ثقافتی تبادلوں کے پروگرام کے تحت طلبا کی دوسری ریاستوں کے دورے کرنے کی حوصلہ افزائی کی جائے گی۔

4.28 طلبا کو کم عمری ہی میں یہ سکھایا جائے گا کہ صحیح کام کرنے کی کیا اہمیت ہے اور ان کو درست فیصلے کے لیے درکار منطقی فریم ورک فراہم کیا جائے گا۔اس کے بعد آنے والے برسوں میں اس میں وسعت دے کر اس میں دھوکہ دہی، تشدد، مواد کی چوری، کوڑا کرکٹ پھیلانے سے روکنا، تحمل، مساوات اور ہمدردی وغیرہ کے بارے میں بتایا جائے گا تاکہ بچے اپنی زندگی میں اخلاقی اقدار کا اتباع کرسکیں، اخلاقی مسائل پر رائے زنی اور بحث کرسکیں اور اپنے کام کاج میں اچھے اخلاق و بہتر عادات کا مظاہرہ کرسکیں۔اخلاقی طرز فکر کے بعد بھارت کی روایتی اقدار اور تمام انسانی اور آئینی اقدار (جیسا کہ سیوا، اہنسہ، سوچھتا، ستیہ، نشکام کرم، شانتی، قربانی، تحمل، تنوع اجتماعیت، راست کردار، جنس کے تئیں حساس، بڑوں کا احترام، پس منظر سے قطع نظر تمام لوگوں کا احترام اور ان کی موروثی خصوصیات، ماحول کا احترام، مدد کا جذبہ، انکساری، صبر، درگزر، ہمدردی، رحمدلی، حب الوطنی، جمہوری نقطۂ نظر، دیانتداری، ذمہ داری، عدل، خودمختاری، مساوات اور اخوت) طلبا میں پیدا کی جائیں گی۔ بچوں کو پنچ تنتر، جتک (Jataka) ہتوپدیش (Hitopadesh) اور دیگر مزےدار کہانیاں اصلی شکل میں پڑھنے اور ان سے سیکھنے کا موقع ملے گا۔یہ تمام کہانیاں بھارت کی روایات کی عکاس ہیں۔بچے عالمی ادب پر ان کہانیوں کے اثرات کا بھی مشاہدہ کریں گے۔بھارت کے آئین کے اہم حصوں کی پڑھائی بھی تمام طلبا کے لیے لازمی ہوگی۔صحت سے متعلق بنیادی تربیت بشمول احتیاطی طریقے، دماغی صحت، بہتر تغذیہ، ذاتی اور عوامی صفائی ستھرائی، آفات پر ردّعمل، فرسٹ ایڈ کو بھی نصاب میں شامل کیا جائے گا۔اس کے علاوہ شراب، تمباکو اور دیگر منشیات کے مضر اثرات کو بھی سائنسی جواز کے ساتھ پیش کیا جائے گا۔

4.29 بنیادی سطح سے لے کر اوپر تک پورے نصاب اور درس و تدریس کی از سرِ نو ترتیب کر کے ان کو اس طرح وضع کیا جائے گا کہ ان سے بھارت اور علاقے کی ثقافت، روایات، وراثت، رواج، زبان، فلسفہ، جغرافیہ، قدیم اور عصری علم، سماجی اور سائنسی ضروریات، سیکھنے کے دیسی اور روایتی طریقۂ کار وغیرہ کی عکاسی ہو تاکہ یہ یقینی بنایا جا سکے کہ تعلیم زیادہ قابلِ تعلق، متعلقہ، دلچسپ اور تمام طلبا کے لیے موثر ہو۔ کہانیاں، فنون، کھیل، کود، مثالیں مسائل وغیرہ جہاں تک ممکن ہوگا بھارتی روایات اور علاقائی جغرافیائی اذکار پر معمور ہوں گے۔ تدریس کی نوعیت یہ ہوگی تو خیالات اور نظریات و تخلیقی اقدار کی از خود نشو ونما ہوگی۔

اسکولی تعلیم کے لیے قومی نصابی فریم ورک

4.30 NCERT اسکولی تعلیم کے لیے نیا قومی نصابی فریم ورک NCFSE-2020-21 وضع کرے گی۔ یہ فریم ورک قومی تعلیمی پالیسی 2020 کے اصولوں پر مبنی ہوگا اور یہ تمام متعلقہ افراد و اداروں جن میں ریاستی سرکاریں، وزارتیں، مرکز کے متعلقہ محکمے اور دیگر ماہر ادارے کے مشورے سے ترتیب دیا جائے گا اور اس کو تمام علاقائی زبانوں میں دستیاب کرایا جائے گا۔ NCFSE دستاویز پر اب سے لے کر 5 تا 10 برس کے عرصے میں از سرِ نو غور کیا جائے گا تاکہ اس کو ضرورت کے مطابق بنایا جا سکے۔

علاقائی مواد اور چاشنی سے مزین قومی نصابی کتب

4.31 اسکول کے نصاب میں مواد کی تخفیف اور لچک میں اضافہ —اور رٹنے کی روایت کو چھوڑ کر تعمیر کی روایات پر زور— اسکول کی نصابی کتابوں میں متوازی ترامیم کی جانی چاہیے۔ تمام نصابی کتب میں لازمی اور اہم مواد (بشمول مذاکرے، تجزیے، مثالیں اور اطلاق) شامل ہونا چاہیے جو قومی سطح پر اہم ہو لیکن اس کے ساتھ ہی علاقے کی ضروریات اور مطالبات کو مدنظر رکھتے ہوئے علاقے سے متعلق باریکیاں اور ضمنی مواد شامل کیا جانا چاہیے۔ ممکنہ حد تک اسکول کے اساتذہ دستیاب نصابی کتابوں میں سے اپنی مرضی کے مطابق کوئی بھی نصابی کتاب چن سکتے ہیں۔ سبھی نصابی کتابوں میں ضروری قومی اور علاقائی مواد شامل ہوگا۔ اساتذہ اپنی منتخب کی ہوئی نصابی کتاب سے بچوں کو اپنے انداز سے پڑھا سکتے ہیں جو ان کے خیال میں بچوں اور برادری کی ضروریات کے عین موافق ہو۔

4.32 ایسی معیاری نصابی کتابیں کم سے کم قیمت پر دستیاب کرائی جائیں گی یعنی ان کی تیاری/اشاعت پر آنے والے خرچ پر تاکہ طلبا پر نصابی کتابوں کا بوجھ نہ پڑے اور تعلیمی نظام بھی متاثر نہ ہو۔ اس مقصد کی تکمیل SCERT کے تعاون سے NCERT

کی طرف سے تیار کردہ اعلیٰ معیاری نصابی کتب میٹریل نصابی استعمال کر کے کی جاسکتی ہے۔ نصابی کتابوں کے لیے اضافی مواد مخیرّ حضرات اور سرکاری شراکت داری، عوامی حصہ داری اور ماہرین کی عنایات سے جمع کیا جاسکتا ہے جو اس اعلیٰ معیار کی نصابی کتب کے لکھنے کے لیے اتنی کم اجرت لیتے ہیں۔ ریاستیں اپنے نصاب خود وضع کریں گی۔ (جو ممکنہ حد تک NCERT کی تیار کردہ NCFSE پر مبنی ہوں گے۔) اور نصابی کتابیں تیار کریں گی (جو ممکنہ حد تک NCERT کی طرف سے تفویض کردہ مواد پر مبنی ہوں گی۔) اور وہ ان میں ریاست کے ذوق اور ضرورت کے حساب سے مواد شامل کریں گی۔ ایسا کرتے وقت اس بات کا خیال رکھا جائے گا کہ NCERT کا نصاب قومی سطح پر قابل قبول ہے۔ ان نصابی کتب کو علاقائی زبانوں میں دستیاب کرانے کو اولین ترجیح دی جائے گی تاکہ طلبا کو پڑھائی کے لیے اعلیٰ معیار کی کتب دستیاب ہوسکیں۔ اس بات کی بھرپور کوشش کی جائے گی کہ نصابی کتابیں اسکولوں میں وقت پر دستیاب ہوں۔ تمام نصابی کتب قابل اشاعت شکل میں ڈاؤن لوڈ کرنے کے لیے تمام ریاستوں/مرکز کے زیر انتظام علاقوں اور NCERT کو دستیاب ہوں گی تاکہ ماحول کو محفوظ رکھا جاسکے اور اس کا لاجسٹک بوجھ بھی کم کیا جاسکے۔

4.33 اسکول کے بستے اور نصابی کتابوں کا وزن کم کرنے کی خاطر NCERT، SCERTs، اسکول اور معلمین بھرپور کوشش کریں گے کہ نصاب اور درس وتدریس میں مناسب ترامیم کر کے یہ مقصد حاصل کیا جائے۔

طلبا کی ترقی کے لیے تجزیاتی عمل کی یکسر تبدیلی

4.34 ہمارے اسکولی نظام میں رائج تجزیاتی عمل میں بدلاؤ لاکر توجہ سمیٹیو اور ابتدائی ٹیسٹوں میں رٹنے کی روایت سے ہٹا کر فارمیٹیو طریقۂ کار پر مرکوز ہوگی جو صلاحیت پر مبنی ہوتا ہے اور طلبا میں سیکھنے کی صلاحیت کو فروغ دیتا ہے۔ اس فارمیٹیو طریقہ کار سے اونچے درجے کی صلاحیتوں مثلاً تجزیہ کاری، تنقیدی فکر اور نظریات کی وضاحت کا پتہ چلتا ہے۔ تجزیہ کا بنیادی مقصد طلبا کو سکھانا ہوگا۔ اس سے اساتذہ، طلبا اور پورے اسکولی نظام کو فائدہ ہوگا۔ اس میں درس وتدریس کے عمل پر طلبا کی ترقی میں اضافے کے لیے مسلسل نظر ثانی کی جاتی رہے گی۔ یہ تعلیم کی ہر سطح پر تجزیہ کا بنیادی اصول ہوگا۔

4.35 اسکول میں زیر تعلیم طلبا کے پیش رفت کے بارے میں پروگریس کارڈ جو طلبا کے بارے میں والدین کو اطلاع فراہم کرتے ہیں ان کو ریاستیں/مرکز کے زیر انتظام علاقے از سر نو ترتیب دیں گی۔ یہ کام NCERT اور SCERTs اور مجوزہ قومی تجزیاتی مرکز (National Assesment Centre) کی نگرانی میں کیا جائے گا۔ پروگریس کارڈ ہمہ گیر نوعیت کا ہوگا یعنی 360 ڈگری کثیر جہتی رپورٹ ہوگی جو ہر طالب علم مکمل تفصیل پیش کرے گا۔ اس میں ہر طالب علم کی خصوصیات، اس کی سمجھنے اور بوجھنے

کی صلاحیت، تاثیر اور سائیکوموٹر شعبوں کا ذکر ہوگا۔ اس میں اس کے خود کے جائزے اور ساتھیوں کے تجزیہ کا بھی ذکر ہوگا۔ کارڈ میں پروجیکٹ پر مبنی اور سوالات پر مبنی علم کے حصول، کوئز، رول پلے، اجتماعی کام، شخصیت کے بارے میں معلومات کے علاوہ استاد کا تجزیہ بھی شامل ہوگا۔ یہ ہمہ گیر کارڈ گھر اور اسکول کے درمیان ایک اہم کڑی ہوگا اور اساتذہ، والدین کی میٹنگ کے وقت پر ساتھ ہوگا تاکہ والدین کو اپنے بچوں کی تعلیمی اور ہمہ گیر ترقی میں فعال کردار ادا کرنے کی ذمہ داری کا احساس ہو۔ اس کارڈ میں اساتذہ اور والدین کے لیے اہم معلومات ہوگی جس سے ان دونوں کو معلوم ہوگا کہ ان کو کلاس میں اور کلاس سے باہر طالب علم کی کس طرح مدد کرنی ہے۔ مصنوعی دانش پر مبنی سافٹ ویئر تیار کرکے ان کی اسکولی تعلیم کے دور ان طلبا اپنی کارکردگی معلوم کر سکتے ہیں۔ کارکردگی کا اندازہ اعداد و شمار جمع کرکے کیا جا سکتا ہے جو والدین طلبا اور اساتذہ کے مابین باربط سوالناموں کی ذریعہ اکٹھا کی گئی معلومات پر مبنی ہوں گے۔ پروگریس کارڈ میں طالب علم کی دلچسپی کے شعبے، وہ شعبے جن میں توجہ درکار رہے سب درج ہوگا تاکہ ان کو کیریئر کے زیادہ سے زیادہ متبادل دستیاب کرائے جا سکیں۔

4.36 ثانوی اسکولوں میں امتحانات کا موجودہ نظام بشمول بورڈ امتحانات اور داخلہ امتحانات جن کی وجہ سے کوچنگ کلچر پھل پھول رہا ہے نقصان دہ ثابت ہو رہا ہے خصوصاً ثانوی اسکول کی سطح پر جہاں گرانقدر وقت زیادہ امتحانات، کوچنگ اور تیاری میں ضائع ہو جاتا ہے۔ یہ امتحانات طلبا کو لچک اور متبادل فراہم کرنے کے بجائے اس بات پر مجبور کرتے ہیں کہ ان کو فراہم کردہ کم اور ناقص مواد سے ہی کام چلائیں جبکہ مستقبل کے تعلیمی نظام میں لچک اور متبادل کے انتخاب کو کافی اہمیت دی جائے گی۔

4.37 اگرچہ 10ویں اور 12ویں کے لیے بورڈ امتحانات کا سلسلہ جاری رکھا جائے گا بورڈ اور داخلہ امتحانات کے موجودہ نظام میں ترمیم کی جائے گی تاکہ کوچنگ کلاسوں کی ضرورت سے نجات حاصل کی جا سکے۔ موجودہ نظام کے مضر اثرات کا ازالہ کرنے کی غرض سے بورڈ امتحانات کو از سر نو ترتیب دیا جائے گا تاکہ طلبا کی ہمہ گیر ترقی کی حوصلہ افزائی کی جا سکے، طلبا اپنی پسند کے مطابق متعدد مضامین چن سکیں گے جن میں ان کو بورڈ امتحان دینا ہو۔ بورڈ امتحانات کو سہل بنایا جائے گا، اس سے مراد یہ ہے کہ ان میں بنیادی اور اہم لیاقت/صلاحیت کی جانچ کی جائے گی نہ کہ مہینوں کی کوچنگ اور یاد کرنے کے عمل کی، ہر طالب علم جو کلاس میں حاضر رہتا ہے اور بنیادی کوشش کرتا ہے وہ پاس ہو سکتا ہے اور بنا اضافی محنت کے اس مضمون میں بورڈ کے امتحان میں اچھی کارکردگی کا مظاہرہ کر سکتا ہے۔ اس کو اور بہتر بنانے کے لیے تمام طلبا دو موقعوں پر بورڈ امتحان دے سکتے ہیں۔ ایک تو اصل امتحان اور دوسرا اگر ضروری ہو تو کارکردگی کی بہتری کے لیے۔

4.38 زیادہ لچک، طلبا کو انتخاب کی سہولت اور بہتر دو مواقع کے استعمال کے نفاذ کے علاوہ بورڈ امتحانات میں تجزیہ کے عمل میں بھی اصلاح کی فوری اور اہم ضرورت ہے۔ تجربے کے توسط سے ہی طلبا کی بنیادی صلاحیتوں کا تعین کیا جاتا ہے۔ بورڈ وقت کے ساتھ ساتھ بورڈ امتحانات کے مزید معقول ماڈل کا وضع کر سکتے ہیں جو دباؤ کم کرنے اور کوچنگ کی روایت کو ختم کرنے میں معاون ہوں۔ ان میں سے چند امکانات ہیں: سالانہ/سمیسٹر/ماڈولر بورڈ امتحانات نظام وضع کیا جا سکتا ہے جس کے تحت متعلقہ کورس کے خاتمے پر اسکول میں کم مواد پر مشتمل فوری ٹسٹ لے لیا جائے تاکہ امتحانات پر دباؤ کو تقسیم کیا جا سکے، تناؤ کو کم کیا جا سکے اور ثانوی سطح پر وابستہ توقعات کو تحلیل کیا جا سکے۔ تمام مضامین اور تجزیوں میں بشمول ریاضی، دو سطحوں کا اہتمام ہو، کچھ طلبا اپنے کچھ مضامین معیاری سطح تک کریں اور کچھ اعلیٰ سطح تک، مخصوص مضامین بورڈ امتحان کو از سر نو ترتیب دیا جا سکتا ہے جس میں دو حصے ہوں۔ ایک حصہ آبجیکٹیو نوعیت کا ہو جو کثیر انتخابی سوالات پر مشتمل ہو اور دوسرا وضاحتی۔

4.39 تمام مذکورہ بالا باتوں کے پیش نظر NCERT متعلقہ اداروں مثلاً SCERTs، تجزیاتی بورڈوں (BoAs)، مجوزہ قومی تجزیاتی مرکز وغیرہ کے تال میل سے رہنما خطوط وضع کرے گی اور 23-2022 کے تعلیمی سال تک تجزیاتی نظام میں یکسر تبدیلی کو دیکھتے ہوئے اساتذہ کو تیار کیا جائے گا۔ یہ کام NCFSE 2020-21 کے مطابق ہوگا۔

4.40 اسکولی تعلیم کے عرصے کے دوران نہ کہ صرف 10 ویں اور 12 ویں کلاس کے بعد، طلبا، والدین، اساتذہ، پرنسپلوں اور پورے اسکولی نظام کے مفاد میں اسکولوں کو بہتر بنانے اور درس و تدریس کے عمل میں سدھار لانے کی غرض سے منصوبہ بندی کرنے کے لیے کارکردگی پہ نظر رکھی جائے گی۔ اس مقصد کے حصول کے لیے تمام طلبا کو 3، 5 ویں اور 8 ویں کلاس میں امتحانات دینے ہوں گے جن کا اہتمام متعلقہ اتھارٹی کرے گی۔ ان امتحانات سے طلبا کی لیاقت کا تجزیہ کیا جا سکے گا جو وہ قومی اور علاقائی نصاب کی تکمیل پر حاصل کریں گے۔ اس کے علاوہ ان کے مواد رٹنے کی صلاحیت کی جانچ کے بجائے اعلیٰ پیمانے کی صلاحیتوں اور عملی زندگی میں علم کے استعمال کی لیاقت کا اندازہ لگایا جائے گا۔ تیسری (3) کلاس کے امتحان سے بنیادی خواندگی، اعداد کے علم اور دیگر بنیادی صلاحیتوں کا تجزیہ ہو سکے گا۔ اسکول کی طرف سے منعقد کیے گئے امتحانات کا استعمال صرف اسکولی تعلیمی نظام میں ترقی کے مقصد سے کیا جا سکے گا۔ اسکول اپنے طلبا کی مجموعی کارکردگی کے بارے میں بنا نام بتائے عوام کو بتا سکتے ہیں۔ یہ نتائج مسلسل نگرانی اور اسکولی نظام میں بہتری کے لیے بھی استعمال کیے جا سکتے ہیں۔

4.41 قومی تجزیاتی مرکز کے قیام کی تجویز ہے، پرکھ PARAKH (کارکردگی کا جائزہ، تجزیہ اور ہمہ گیر ترقی کے لیے علم کا

تجزیہ: (Performance Assessment, Review, and Analysis of Knowledge for Holistic Development), یہ MHRD کے زیر نگرانی معیار کے تعین کا ادارہ ہوگا جس کا بنیادی مقصد طلبا کی کارکردگی کے جائزے کے لیے اصول، معیارات اور رہنما خطوط وضع کرنا ہوگا۔ اس کا اطلاق بھارت کے تمام منظور شدہ اسکول بورڈوں پر ہوگا۔ اس سے ریاست کے حصولیابی سرویوں (SAS) اور قومی حصولیابی سرویوں (NAS) کو مدد، ملک میں تدریس کے نتائج کا اندازہ لگانے میں مدد ملے گی۔ مزید برآں اسکول بورڈوں کو اس پالیسی کے ریاستی مقاصد کے تحت 21 ویں صدی میں درکار صلاحیتوں کے مطابق اپنے تجرباتی طریقۂ کار میں ترمیم کرنے کی حوصلہ افزائی بھی ہوگی۔ یہ مرکز اسکول بورڈوں کو نئے تجزیاتی طریقوں اور تازہ تحقیق کے بارے میں بھی مشورے فراہم کرے گا اور اسکول بورڈوں کے مابین شراکت داری کو فروغ دے گا۔ یہ اسکول بورڈوں کی بہترین تجربات میں شراکت داری اور تمام اسکول بورڈوں میں مساوی تعلیمی معیار یقینی بنانے میں بھی معاون ثابت ہوگا۔

4.42 یونیورسٹی امتحانات کے اصول بھی اسی طرز کے ہوں گے۔ قومی ٹسٹنگ ایجنسی (NTA) اعلیٰ معیاری مشترکہ صلاحیت جانچ ٹسٹ کا اہتمام کرے گی۔ اس کے علاوہ سائنس، انسانیات، زبانوں، فنون اور پیشہ ورانہ مضامین میں سال میں کم از کم دو مرتبہ خصوصی مشترکہ مضمون امتحانات بھی منعقد کرائے گی۔ یہ امتحانات نظریات کی تفہیم اور علم کے استعمال کی اہلیت کی جانچ کریں گے اور امتحانات کے لیے کوچنگ کی ضرورت سے نجات دلائیں گے۔ طلبا کو امتحانات کے لیے مضامین منتخب کرنے کا اختیار ہوگا اور ہر یونیورسٹی ہر طالب علم کے انفرادی مضامین کا خیال رکھے گی اور طلبا کی ذاتی دلچسپی اور صلاحیت کی بنا پر اپنے پروگراموں میں داخلہ دے گی۔ NTA ایک اہم ماہرین پر مشتمل، خودمختار ٹسٹنگ ادارہ ہوگا جو انڈر گریجویٹ، گریجویٹ کورسوں میں داخلے اور اعلیٰ تعلیمی اداروں میں فیلوشپ کے لیے امتحانات منعقد کرے گا۔ اعلیٰ معیار، وسعت اور لچک کی وجہ سے بیشتر یونیورسٹیاں ان مشترکہ امتحانات سے فائدہ اٹھانا چاہیں گی نہ یہ کہ سینکڑوں یونیورسٹیاں اپنے اپنے امتحانات منعقد کرائیں۔ اس سے طلبا، یونیورسٹیوں اور کالجوں اور کل تعلیمی نظام کا بوجھ کم ہوگا۔ یہ یونیورسٹیوں کی اپنی صوابدید پر منحصر ہوگا کہ وہ اپنے یہاں داخلوں کے لیے NTA کے تجزیوں کو استعمال کریں۔

خصوصی صلاحیتوں کے مالک طلبا کی امداد

4.43 ہر طالب علم میں منفرد خصوصیات ہوتی ہیں جن کو دریافت کرنا، ان کی نشوونما اور پذیرائی کرنا اور ان کو ترقی دینا چاہیے۔ ان صلاحیتوں کا اظہار مختلف قسم کی دلچسپیوں اور کارکردگیوں سے ہوجاتا ہے۔ جن طلبا کی کسی ایک شعبے میں دلچسپی زیادہ ہوتی

ہے اس کو اس ہی شعبے میں کام کرنے کی حوصلہ افزائی کرنی چاہیے۔ چاہے وہ اسکولی نصاب سے باہر ہو۔ اساتذہ کو ایسی تعلیم دی جائے گی جس میں ان کو ایسے طلبا کی شناخت کرنے اور ان کی پذیرائی کرنے کے طریقے سکھائے جائیں گے۔ NCERT اور NCTE خصوصی صلاحیت والے طلبا کی تعلیم کے لیے رہنما خطوط وضع کرے گی۔ B.Ed کی تعلیم میں بھی خصوصی صلاحیت والے طلبا کی تعلیم کے لیے خصوصی صلاحیت سازی کے پروگرام شامل کیے جائیں گے۔

4.44 اساتذہ کلاس میں خصوصی صلاحیت والے یا کسی ایک شعبے میں خصوصی دلچسپی رکھنے والے طلبا کو ان کی دلچسپی کے موافق مواد اور رہنمائی دستیاب کرا کر ان کی حوصلہ افزائی کریں گے۔ مخصوص موضوع اور پروجیکٹ پر مبنی کلب اور سرکلوں کی حوصلہ افزائی کی جائے گی اور اسکول، اسکول کمپلیکس، ضلع اور اس سے آگے کی سطح پر ان کی مدد کی جائے گی۔ مثال کے طور پر سائنس سرکل، ریاضی سرکل، موسیقی اور رقص سرکل، شطرنج سرکل، شاعری سرکل، لسانی سرکل، ڈراما سرکل، تقریری سرکل، کھیل کود سرکل، ایکو کلب، صحت و تندرستی کلب / یوگا کلب وغیرہ وغیرہ۔ اسی طرز پر ہر ثانوی اسکول کے طلبا کے لیے موسم گرما میں اعلیٰ معیار کے قومی اقامتی رہائشی پروگراموں کی حوصلہ افزائی کی جائے گی۔ یہ پروگرام مختلف مضامین میں منعقد کیے جائیں گے۔ اس کے لیے میرٹ کی بنیاد پر یکساں داخلہ کے عمل کے ذریعہ چنا جائے گا تا کہ ملک بھر سے بہترین طلبا اور اساتذہ، بشمول وہ جو سماجی اور معاشی طور پر کمزور گروپوں سے تعلق رکھتے ہیں کو اکٹھا کیا جا سکے۔

4.45 ملک بھر میں مختلف مضامین میں اولپیاڈ اور مقابلوں کا اہتمام کیا جائے گا جن میں اسکول سے علاقے اور ریاست سے قومی سطح تک تعاون مہیا کرایا جائے گا تا کہ اس بات کو یقینی بنایا جا سکے کہ طلبا جس سطح کے لیے اہلیت ثابت کریں ان کو ہر اس سطح پر شرکت کرائی جائے۔ ان پروگراموں کو علاقائی زبانوں میں دیہی علاقوں میں بھی منعقد کرانے کی کوشش کی جائے گی تا کہ حصہ داری میں وسعت پیدا ہو۔ نجی اور سرکاری یونیورسٹیوں جن میں IIT اور NIT جیسے اہم ادارے شامل ہیں کی حوصلہ افزائی کی جائے گی کہ وہ قومی اور بین الاقوامی سطح کے اولپیاڈ کے نتائج کو اور دیگر متعلقہ قومی پروگراموں کے نتائج کو میرٹ کی بنیاد پر اپنے یہاں انڈر گریجویٹ پروگراموں میں داخلے کی بنیاد بنائیں۔

4.46 جب تمام گھروں / اسکولوں میں اسمارٹ فون / ٹیبلٹ دستیاب ہو جائیں گے تو کوئز، مقابلوں، تجزیوں، معلومات میں اضافے کے لیے مواد کو آن ایپ کے توسط سے دستیاب کرایا جائے گا۔ ان سے مذکورہ بالا اقدامات کو طلبا کی گروپ سرگرمیوں کے طور پر فروغ دینے میں مدد ملے گی۔ یہ سرگرمیاں والدین اور اساتذہ کی زیر نگرانی منعقد کی جائیں گی۔ اسکول مرحلہ وار طریقے پر اسمارٹ کلاس روم تیار کریں گے تا کہ ڈیجیٹل درس و تدریس کے پروگراموں سے مستفیض ہوا جا سکے۔

5- اساتذہ

5.1 اساتذہ ہمارے بچوں کے مستقبل کے معمار ہیں اور اس لحاظ سے قوم کا مستقبل بھی سنوارتے ہیں۔ اپنے اس معتبر کردار کی بدولت اساتذہ کا شمار بھارت کے معاشرے میں سب سے قابل احترام رکن کے طور پر کیا جاتا تھا۔ اعلیٰ اقدار اور زیادہ علم سے آراستہ افراد ہی استاد بنا کرتے تھے۔ معاشرے نے ان اساتذہ اور گرووں کو اپنے شاگردوں کو علم، مہارت اور اخلاقی اقدار سے مزین کرنے کے عوض وہ سب کچھ دیا جو ان کو درکار تھا۔ اساتذہ کی تعلیم، ان کی بھرتی، تقرری، کام کرنے کے لیے مہیا سہولیات اور ان کو تفویض اختیارات وہ نہیں ہیں جن کے وہ حقدار ہیں اور اسی وجہ سے اساتذہ کا معیار اور ان میں پایا جانے والا جذبہ مطلوبہ معیار کا نہیں ہے۔ درس و تدریس کا پیشہ اپنانے کے لیے اعلیٰ ترین شخصیات کو ترغیب دینے کی ضرورت ہے تا کہ اس پیشے کا اعلیٰ وقار اور اساتذہ کا اعلیٰ مرتبہ بحال ہو سکے۔ اپنے بچوں اور قوم کے بہترین مستقبل کے لیے اساتذہ کا جذبہ اور عزم بحال کرنے اور ان کو زیادہ با اختیار بنانے کی ضرورت ہے۔

بھرتی اور تقرری

5.2 بہترین طلبا خصوصاً دیہی علاقے کے طلبا کو درس و تدریس کا پیشہ اپنانے کو یقینی بنانے کے لیے 4 سالہ B.Ed کے مربوط پروگرام کی تعلیم کے لیے ملک بھر میں میرٹ کی بنیاد پر وظائف مقرر کیے جائیں گے۔ دیہی علاقوں میں میرٹ کی بنیاد پر خصوصی وظائف شروع کیے جائیں گے جن میں اس بات کا بھی اہتمام ہوگا کہ بی ایڈ پروگرام سے فارغ ہونے کے بعد وہ اپنے علاقے ہی میں روزگار کو ترجیح دیں گے۔ ان وظائف سے علاقہ کے طلبا کو علاقے ہی میں روزگار کے مواقع دستیاب ہوں گے خصوصاً خواتین کو تا کہ یہ افراد اس علاقے کے لیے مثالی کردار ثابت ہوں کیونکہ یہ لوگ اعلیٰ تعلیم یافتہ ہوں گے اور علاقائی زبان بولتے ہوں گے۔ اساتذہ کو دیہی علاقوں خاص طور پر ایسے علاقوں میں خدمات انجام دینے کے لیے ترغیب دی جائے گی جہاں معیاری اساتذہ کی شدید قلت ہے۔ دیہی علاقوں میں پڑھانے کے لیے ایک اہم ترغیب یہ ہوگی کہ ان کو اسکول میں یا اس کے قریب رہائش کی سہولت مہیا کرائی جائے گی یا مکان بھتہ زیادہ دیا جائے گا۔

5.3 اساتذہ کی ضرورت سے زیادہ تبادلے کی مضر روایت پر روک لگائی جائے گی تا کہ طلبا اپنے مثالی کردار اور تعلیمی ماحول کو جاری رکھ سکیں۔ تبادلے خصوصی اور بہت ضروری صورتحال میں ہی کیے جائیں گے جس کے لیے ریاستی/مرکز کے زیر انتظام سرکاریں اصول طے کریں گی۔ اس کے علاوہ تبادلے کمپیوٹر نظام کے توسط سے آن لائن کیے جائیں گے تا کہ شفافیت برقرار رہے۔

5.4 اساتذہ کی اہلیت کا ٹسٹ (TET) میں مواد اور تدریس کے لحاظ سے بہتر میٹریل استعمال کر کے اس کو مستحکم کیا جائے گا۔ TET کا نظم وسیع کیا جائے گا تاکہ اس میں ہر سطح اور مرحلے (بنیادی، پری پریٹری، مڈل اور ثانوی) کی اسکولی تعلیم کے لیے اساتذہ کو شامل کیا جا سکے۔ مضامین کے لیے اساتذہ کی بھرتی کے لیے متعلقہ مضمون میں TET یا NTA کے نتائج کو ہی ملحوظ خاطر رکھا جائے گا۔ اساتذہ کی بھرتی کے لیے اسکولوں یا اسکول احاطوں میں انٹرویو یا تدریس کا عملی مظاہرہ ضروری ہوگا تاکہ اساتذہ کے عزم اور جذبے کا اندازہ لگایا جا سکے۔ ان انٹرویوز سے علاقائی زبان میں پڑھانے کی اہلیت اور سہولت کا تجزیہ بھی کیا جا سکے گا تاکہ اسکول یا اسکول کمپلیکس میں کچھ اساتذہ تو ایسے ہوں جو طلبا سے علاقائی زبان یا ان کے گھروں میں بولی جانے والی زبان میں گفتگو کر سکیں۔ نجی اسکولوں میں بھی اساتذہ کو اسی طرح TET ٹسٹ پاس کرنا ہوگا اور انٹرویو/عملی مظاہرے اور علاقائی زبان کے علم کی یقین دہانی کے مراتب سے گزرنا ہوگا۔

5.5 اس بات کو یقینی بنانے کے لیے کہ تمام مضامین کے لیے اساتذہ کی وافر تعداد دستیاب ہو، خصوصاً آرٹ، جسمانی تعلیم، پیشہ ورانہ تعلیم اور زبانوں جیسے مضامین میں، ایک اسکول یا اسکول کمپلیکس کے لیے بھرتی کیے گئے اساتذہ کو شراکت داری کی بنیاد پر دوسرے اسکولوں میں خدمات انجام دینے پر غور کیا جا سکتا ہے۔ ریاستی یا مرکز کے زیر انتظام والی سرکاروں کے زیر نگرانی اسکولوں میں یہ آسانی سے کیا جا سکتا ہے۔

5.6 اسکولوں/اسکول کمپلیکسوں کی علاقے کے نامور افراد یا ماہرین کو مختلف مضامین کے لیے بطور ماسٹر، انسٹرکٹر بھرتی کرنے کی حوصلہ افزائی کی جائے گی۔ ان مضامین میں علاقائی فنون، پیشہ ور دستکاری، بیوپار، زراعت یا دیگر کوئی مضمون جس میں علاقہ میں ماہرین دستیاب ہوں شامل ہو سکتے ہیں۔ اس سے طلبا میں علاقے کے علم اور پیشوں کے بارے میں معلومات میں اضافہ ہوگا۔

5.7 اگلے 20 برسوں میں مضامین کے حساب سے اساتذہ کی متوقع خالی اسامیوں کا تخمینہ لگانے کے لیے ٹیکنالوجی پر مبنی ہمہ گیر اساتذہ کی بھرتی منصوبہ ہر ریاست میں وضع کیا جائے گا بھرتی اور تقرری میں مذکورہ بالا اقدامات کو وقت کی ضرورت کے لحاظ سے بڑھاوا دیا جائے گا تاکہ تعلیم یافتہ اور علاقائی سطح پر دستیاب اساتذہ کو بھرتی کیا جا سکے اور درج ذیل طریقے سے ان کو ترغیبات یا ترقی دے کر اسامیاں پُر کی جائیں گی۔ اساتذہ کی تعلیمی پروگراموں اور پیشکشوں کو اسامیوں سے منسلک کیا جائے گا۔

خدمات انجام دینے کا ماحول اور کلچر

5.8 اسکولوں میں خدمات انجام دینے کے ماحول اور کلچر کو سدھارنے کا اہم مقصد یہ ہے کہ اساتذہ اپنا کام موثر طور پر کر سکیں اور یہ یقینی بنانا ہے کہ وہ اساتذہ، طلبا، والدین، پرنسپلوں اور دیگر معاون عملے کی برادری کا حصہ ہیں۔ ان سب کا ایک ہی نصب العین ہے کہ ہم اپنے بچوں کے حصول علم کو یقینی بنائیں۔

5.9 اس سمت پہلی ضرورت ہے اسکولوں میں کام کاج کا خوشگوار ماحول بنانے کی۔ معقول اور محفوظ بنیادی ڈھانچہ، کام کررہے بیت الخلاء، پینے کا صاف پانی، بجلی، صفائی، کمپیوٹر کی سہولیات، انٹرنیٹ، لائبریریاں، کھیل کود اور تفریح کے سامان تمام اسکولوں کو مہیا کرائے جائیں گے تاکہ اساتذہ، طلبا جن میں ہر جنس کے اور معذور طالب علم بھی شامل ہیں سب کو سیکھنے سکھانے میں انھیں آسائش محسوس ہو۔ دوران ملازمت تربیت سے کام کاج کی جگہ پر حفاظت، صحت اور ماحول کے بارے میں معلومات فراہم ہوگی اور تمام اساتذہ ان ضروریات کے تئیں حساس ہوں گے۔

5.10 ریاستی/مرکز کے زیر انتظام علاقوں کی سرکاریں اختراعی طریقے اپنا سکتی ہیں مثلاً اسکول کمپلیکس، اسکولوں کو معقول بنانا، موثر حکمرانی، وسائل کی شراکت داری وغیرہ۔ اسکول کمپلیکس بنانے کے بہت سے فائدے ہیں۔ اسکول کمپلیکسوں کے لیے اساتذہ کی تقرری سے اس کمپلیکس کے اسکولوں کے اساتذہ کے مابین خود بخود ایک تعلق اور ربط ضبط پیدا ہو جاتا ہے۔ اس سے مضمون کے حساب سے اساتذہ کی تقسیم بہتر ہو جاتی ہے اور اساتذہ کے علم کی بنیاد فعال اور مستحکم ہو جاتی ہے۔ چھوٹے سے چھوٹے اسکول کا استاد بھی اکیلا محسوس نہیں کرتا۔ وہ بڑے اسکول کمپلیکس کا حصہ بن جاتا ہے۔ یہاں اساتذہ ایک دوسرے کے اچھے تجربات سے فائدہ اٹھاتے ہیں اور سب کی مل کر یہ کوشش ہوتی ہے کہ اس بات کو یقینی بنائیں کہ سب بچے علم حاصل کریں۔ اسکول کمپلیکس کونسلروں کی/تربیت یافتہ سماجی کارکنوں کی/تکنیکی اور دیکھ ریکھ رکھنے والے عملے وغیرہ کی خدمات مشترکہ طور پر حاصل کرسکتے ہیں جس سے اساتذہ کو مدد ملے گی اور درس و تدریس کے لیے پُرتاثیر ماحول دستیاب ہوگا۔

5.11 والدین اور دیگر متعلقہ افراد کے ساتھ تال میل کے ذریعہ اساتذہ اسکول/اسکول کمپلیکس کی حکمرانی میں بہتر کردار ادا کرسکتے ہیں۔ وہ اسکول/اسکول کمپلیکس کی انتظامیہ کمیٹیوں کے رکن بن سکتے ہیں۔

5.12 اساتذہ کا کافی وقت غیر تدریسی کاموں میں صرف ہو جاتا ہے۔ اس کے سدباب کے لیے ان کو ایسے کسی کام میں نہیں لگایا جائے گا جو تدریس سے منسلک نہ ہو۔ بطور خاص اساتذہ کو مشقت بھرے انتظامی کاموں میں نہیں لگایا جائے گا۔ مڈ ڈے

میل سے متعلق کاموں میں بھی کم سے کم وقت کے لیے ان کو مصروف رکھا جائے گا تاکہ وہ پوری طرح اپنی توجہ تدریسی خدمات پر صرف کر سکیں۔

5.13 اسکولوں میں سیکھنے سکھانے کا مثبت ماحول قائم ہو اس کے لیے پرنسپلوں اور اساتذہ کو اسکولوں میں ہمدردانہ اور داخلی کلچر پیدا کرنا ہوگا تاکہ درس و تدریس کے لیے موثر ماحول قائم ہو اور تمام متعلقہ افراد اس سے فیضیاب ہوں۔

5.14 اساتذہ کو اختیار ہوگا کہ تدریس کا جو چاہے طریقہ اپنائیں تاکہ وہ موثر طور پر طلبا کو سمجھا سکیں۔ اساتذہ سماجی- جذباتی تدریس پر بھی دھیان دیں گے جو کسی بھی طالب علم کی ہمہ گیر ترقی کے لیے ضروری ہے۔ ایسے اساتذہ کی شناخت کی جائے گی جو اپنے اختراعی طریقوں سے کلاس میں برآمد ہونے والے نتائج میں بہتری لاتے ہیں۔

پیشہ ورانہ ترقی کا سلسلہ (CPD)

5.15 اساتذہ کو اپنی صلاحیت کو بہتر بنانے کے لیے متواتر مواقع فراہم کیے جائیں گے۔ ان سے وہ اپنے پیشے میں ہونے والے اختراعی اقدامات اور پیش رفت سے آگاہ ہو سکیں گے۔ ان کو یہ مواقع مختلف موڈ میں مہیا کرائے جائیں گے جن میں علاقائی، خطے کے، ریاستی، قومی اور بین الاقوامی ورکشاپس اور آن لائن دستیاب ماڈیول شامل ہیں۔ پلیٹ فارم (خصوصاً آن لائن پلیٹ فارم) قائم کیے جائیں گے تاکہ اساتذہ آپس میں تبادلہ خیال کر سکیں اور ایک دوسرے کے معقول تجربات سے فائدہ اٹھا سکیں۔ ہر استاد کو ہر سال کم از کم 50 گھنٹے مسلسل پیشہ ورانہ ترقی (CPD) پروگراموں میں شرکت کرنی ہوگی۔ وہ یہ اپنی دلچسپی کے حساب سے کر سکیں گے اور اس سے ان کو پیشہ ورانہ ترقی نصیب ہوگی۔ CPD پروگراموں میں بنیادی خواندگی اور اعداد کا علم، فارمیٹو اور اڈاپٹیو تجزیہ، صلاحیت پر مبنی حصول علم سے متعلق درس و تدریس کی تازہ جانکاری مہیا کرائی جائے گی۔ درس و تدریس کے طریقوں میں عمل پر مبنی علم، فنون اور کھیل کود سے مربوط طریقۂ کار اور کہانیوں کی شکل میں پڑھائی جیسے طریقے شامل ہیں۔

5.16 اسکولوں کے پرنسپلوں اور اسکول کمپلیکس کے قائدین کے لیے بھی مماثل ورکشاپس اور ترقی کے آن لائن مواقع اور پلیٹ فارم مہیا کرائے جائیں گے تاکہ وہ بھی اپنی قائدانہ اور انتظامی صلاحیت میں مسلسل اضافہ کرتے رہیں۔ وہ بھی اس طرح ایک دوسرے کے بہتر تجربات سے فائدہ اٹھا سکتے ہیں۔ ان قائدین کو بھی ہر سال CPD ماڈیول کے لیے کم از کم 50 گھنٹے صرف کرنے پڑیں گے۔ اس سے ان کو انتظام کو بہتر بنانے، مواد اور درس و تدریس کو سدھارنے کا موقع ملے گا اور وہ صلاحیت پر مبنی تعلیم سے متعلق تدریسی منصوبوں کو بہتر طور پر نافذ کر سکیں گے۔

کیریئر مینجمنٹ اور ترقی کا عمل

5.17 امتیازی کارکردگی کا مظاہرہ کرنے والے اساتذہ کی کوششوں کو تسلیم کرنا چاہیے اور ان کو ترقی دینی چاہیے اور ان کی تنخواہوں میں اضافہ کرنا چاہیے تاکہ تمام اساتذہ اچھی کارکردگی کے لیے ترغیب حاصل کر سکیں۔ اس لحاظ سے مدت کے تعین، ترقی کے لیے ایک معقول نظام اور تنخواہ کے لیے میرٹ پر مبنی ڈھانچہ وضع کیا جائے گا جس میں ہر استاد کے لیے کثیر سطحی نظام وضع کیا جائے گا تاکہ امتیازی کارکردگی کا مظاہرہ کرنے والے اساتذہ کی حوصلہ افزائی کی جا سکے۔ کارکردگی کے معقول جائزے کے لیے کثیر جہتی پیمانوں پر مبنی ایک نظام ریاستی رمرکز کے زیر انتظام علاقوں کی سرکاریں وضع کریں گے جو ساتھیوں کے مشاہدوں، عزم، CPD میں گزارے گھنٹے اور اسکول، معاشرے کی خدمت کی دیگر اشکال پر یا پیرا 5.2 میں درج NPST کی بنیاد پر مبنی ہوگا۔ اس پالیسی میں کیریئر اور مدت سے مراد مستقل ملازمت کے لیے تصدیق ہے جو کارکردگی اور ادا کیے گئے کردار پر منحصر ہوگی۔ جبکہ مدت سے مراد پروبیشن کا عرصہ ہے۔

5.18 اس بات کو یقینی بنایا جائے گا کہ اساتذہ کو کیریئر کی ترقی (یعنی مدت یا Tenure)، ترقی، تنخواہ میں اضافہ وغیرہ) ایک ہی اسکول کے مرحلے (یعنی بنیادی، پریپریٹری، مڈل یا ثانوی) پر دستیاب ہو اور یہ کہ اساتذہ کے اولین مرحلے سے بعد کے مرحلوں میں منتقلی کے لیے ترغیب کی بنیاد پر کیریئر میں ترقی کا اہتمام نہیں ہے اور بصورت دیگر بھی ایسا نہیں ہے (بشرطیکہ منتقلی کے لیے استاد کے پاس مطلوبہ کوائف موجود ہوں۔) اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ اسکولی تعلیم میں ہر مرحلے پر اعلیٰ معیاری اساتذہ درکار ہوں گے اور کوئی بھی مرحلہ دوسرے مرحلے سے زیادہ اہم نہیں سمجھا جائے گا۔

5.19 میرٹ کی بنیاد پر اساتذہ کی ترقی بھی اہمیت کی حامل ہوگی، امتیازی اساتذہ جن میں قیادت اور نظم وضبط کی خصوصیات ہوں گی ان کو کچھ عرصے کے دوران اسکولوں میں، اسکول کمپلیکس میں BITEs, CRCs,BRCs اور DIETs میں اور متعلقہ سرکاری محکموں میں قائدانہ کردار ادا کرنے کے لیے تربیت فراہم کی جائے گی۔

اساتذہ کے لیے پیشہ ورانہ معیارات

5.20 قومی کونسل برائے تعلیم اساتذہ اپنی نئی شکل پیشہ ورانہ معیار کے تعیّن کا ادارہ (PSSB) میں 2022 تک قومی پیشہ ورانہ معیارات برائے اساتذہ (NPST) کے رہنما اصول مرتب کرے گا۔ وہ یہ کام SCERTs، NCERT، سطح پر اور ہر خطے کے اساتذہ، اساتذہ کی تیاری اور ترقی میں مصروف ماہر تنظیمیں، پیشہ ورانہ کورسوں کے ماہر اداروں اور اعلیٰ تعلیمی اداروں کے مشوروں سے جنرل تعلیمی کونسل (GEC) کی نگرانی میں کرے گا۔ معیارات مختلف سطح رمرحلے اور مہارت کے اساتذہ کے

متوقع کردار کے بارے میں متعین ہوں گے۔ معیارات کے تعیّن میں مرحلہ وار مطلوبہ اہلیت کو بھی مدنظر رکھا جائے گا۔ وہ کارکردگی کی جانچ ہر مرحلے پر کرے گا اور یہ کام وقفہ وار کیا جائے گا۔ NPST ملازمت سے پہلے اساتذہ کی تعلیم کے پروگرام بھی تیار کرے گا۔ ریاستیں بھی اس کو اپنا سکتی ہیں اور اساتذہ کے کیریئر کے انتظام کے تمام پہلوؤں کا تعین کر سکتی ہیں جن میں مدت (Tenure) پیشہ ورانہ ترقی کی کوششیں، تنخواہ میں اضافہ، ترقی اور دیگر امور شامل ہوسکتے ہیں۔ ترقی اور تنخواہوں میں اضافے کے معاملے مدت ملازمت (Tenure) یا سینیارٹی پر منحصر نہیں ہوں گے بلکہ کارکردگی کی ان جانچوں پر ہوں گے۔ 2030 میں پیشہ ورانہ معیارات پر نظر ثانی کی جائے گی اور اس کے بعد ہر دس برس میں نظام کی افادیت کے عملی تجزیے کی بنیاد پر۔

خصوصی اساتذہ

5.21 اسکولی تعلیم کے کچھ شعبوں کے لیے اضافی خصوصی اساتذہ کی فوری ضرورت ہے۔ ان خصوصی ضروریات کی چند مثالوں میں مڈل/ثانوی سطح پر اسکولوں میں دِویانگ یا معذور طلبا کو مضامین کی تدریس جن میں ان طلبا کی تدریس بھی شامل ہے جو سیکھنے کی خصوصی معذوری سے دوچار ہیں۔ ایسے اساتذہ کو نہ صرف مضمون کی تدریس کا علم ہونا چاہیے اور مضمون سے متعلق تعلیم کے مقاصد کی سمجھ ہونی چاہیے بلکہ بچوں کی خصوصی ضروریات سے بھی آگاہی ہونی چاہیے۔ اس حقیقت کے پیش نظر مضامین یا عمومی اساتذہ کو دوسرے مضمون میں ثانوی خصوصیت کی تربیت دی جائے گی۔ یہ تربیت اساتذہ کی ملازمتوں کی تیاری سے پہلے کے عرصے یا دوران ملازمت دی جائے گی۔ ان کو ملازمت سے پہلے یا دوران ملازمت سرٹیفکٹ کورس جز وقتی/ہمہ وقتی بنیاد پر کثیر مضامین والے کالجوں یا یونیورسٹیوں میں کرایا جائے گا۔ معقول اور تعلیم یافتہ اساتذہ کی وافر تعداد دستیاب کرائی جائے گی جن میں خصوصی تدریس اور مضامین کی تدریس دونوں کی اہلیت ہوگی۔ اس ضرورت کے مدنظر NCTE اور RIC کے نصابوں میں تال میل پر دھیان دیا جائے گا۔

اساتذہ کی تدریس کا طریقۂ کار

5.22 اس حقیقت کو تسلیم کرتے ہوئے کہ اساتذہ کو اعلیٰ معیار کے مواد اور طریقۂ تدریس کی ضرورت ہوگی اساتذہ کی تدریس کا انتظام 2030 تک کثیر مضامین والے کالجوں اور یونیورسٹیوں میں کرایا جائے گا۔ جو کالج کثیر مضامین کثیر مضامین کے زمرے میں آنے کے خواہش مند ہوں گے ان کو اساتذہ کی تعلیم کے لیے اعلیٰ معیاری محکمہ بھی قائم کرنا ہوگا جو تدریس کے میدان میں B.Ed، M.ed اور Ph.D وغیرہ کی اسناد عطا کرے۔

5.23 2030 تک تدریس کے لیے کم از کم لیاقت 4 سالہ مربوط B.Ed سند کردی جائے گی جو وسیع علمی مواد درس و تدریس کے علاوہ علاقائی اسکولوں میں طلبا کو عملی طور پر تدریس کی تربیت پر مشتمل ہوگی۔ وہ کالج جہاں 4 سالہ مربوط B.Ed کی تعلیم کی سہولت میسر ہوگی۔ 2 سالہ B.Ed کورس بھی چلائیں گے جوان افراد کے لیے ہوگا جو پہلے ہی مخصوص مضامین میں دو سال کی بیچلر سند لے چکے ہوں گے۔ B.Ed پروگرام میں ایک سال کے B.Ed کورس کا بھی التزام ہوگا جو صرف ان افراد کے لیے ہوگا جو مماثل 4 سال کی سند مختلف مضامین میں مکمل کرلی ہوگی یا جنھوں نے خصوصی مضمون میں ماسٹر کی ڈگری حاصل کررکھی ہو اور وہ اس خصوصیت کے ساتھ مضمون کے استاد بننے کے خواہش مند ہوں۔ B.Ed کی تمام اسناد صرف منظور شدہ کثیر مضامین والے کالج ہی دے سکیں گے جہاں 4 سالہ مربوط B.Ed پروگرام کی سہولت موجود ہوگی۔ کثیر مضامین والے اعلیٰ تعلیمی ادارے جہاں 4 سالہ مربوط B.Ed پروگرام کی سہولت موجود ہو اور ODL (کے فاصلاتی تعلیم) کی ہی منظوری ہو وہ B.Ed کے انضمامی پروگرام بھی ODL موڈ میں دور دراز اور دشوار علاقوں کے طلبا کے لیے اور برسر ملازمت اساتذہ جو اپنی کوائف میں اضافہ چاہتے ہوں دستیاب کراسکتے ہیں۔ اس کے لیے مناسب رہنمائی اور عملی تدریس پروگرام کا اہتمام کرنا ہوگا۔

5.24 B.Ed کے تمام پروگراموں میں اور تدریس کی آزمودہ اور جدید ترین تکنیک کا استعمال کیا جائے گا۔ ان میں بنیادی تدریس اور اعداد کے علم کا حصول، کثیر سطحی تدریس اور تجزیہ، معذور طلبا کی تدریس، خصوصی لیاقت اور دلچسپی رکھنے والے طلبا کی تدریس، تعلیمی ٹیکنالوجی کا استعمال اور طالب علموں کے مفاد کو مدنظر رکھا جائے گا۔ تمام B.Ed کے پروگراموں میں مستحکم عملی تدریس جو علاقائی اسکولوں میں طلبا کی تدریس کی شکل میں ہوگی کا اہتمام ہوگا۔ تمام B.Ed پروگراموں میں بنیادی فرائض جو بھارت کی آئین کی (دفعہ 51A) میں درج ہیں پر زور دیا جائے گا۔ اس کے علاوہ کسی بھی مضمون کو پڑھاتے وقت یا کوئی کام کرتے وقت آئینی دائرۂ کار کا لحاظ رکھا جائے گا۔ تحفظ اور پائدار ترقی کے لیے ماحولیاتی بیداری کا احساس پیدا کرنے کے اہتمام کیے جائیں گے تاکہ ماحولیاتی تعلیم اسکولی نصاب کا لازمی حصہ بنایا جاسکے۔

5.25 علاقہ کے نامور افراد کے لیے جن کو علاقائی پیشوں اور علم کے فروغ کی خاطر اسکولوں/اسکول کمپلیکسوں میں ماسٹر، انسٹرکٹر کے طور پر مقرر کیا جائے گا اساتذہ کی تدریس کے خصوصی قلیل مدتی پروگرام کا اہتمام BITE، DIET اداروں یا اسکول کمپلیکس میں کیا جائے گا۔ یہ انسٹرکٹر پیشہ ورانہ علوم، مہارت مثلاً علاقائی فنون، موسیقی، زراعت، تجارت، کھیل کود، چوب کاری اور دیگر پیشہ ورانہ دستکاری سکھائیں گے۔

5.26 B.Ed کے قلیل مدتی سرٹیفکٹ کورس بھی وسیع پیمانے پر دستیاب ہوں گے۔ یہ کورس کثیر مضامین والے کالجوں، یونیورسٹیوں میں ان اساتذہ کے لیے دستیاب ہوں گے جو تدریس کے خصوصی شعبوں میں مہارت حاصل کرنا چاہتے ہوں مثلاً معذور طلبا کی تدریس یا اسکولی نظام میں قائدانہ اور انتظامی کردار یا بنیادی مڈل یا ثانوی مراحل میں ایک سطح سے دوسری سطح تک جانے کی خواہش۔

5.27 یہ ایک حقیقت ہے کہ مخصوص مضامین کی تدریس کے لیے بین الاقوامی سطح پر متعدد طریقۂ کار موجود ہیں۔ NCERT بین الاقوامی سطح پر دستیاب تدریسی طریقوں کا مطالعہ کرے گی، ان کی تحقیق، دستاویز سازی اور اکٹھا کرے گی اور بھارت میں رائج تدریسی طریقہ کار میں ان کے استعمال کی سفارش کرے گی۔

5.28 NCERT, NCTE کے مشورے سے 2021 تک اساتذہ کی تعلیم کے لیے قومی نصاب فریم ورک NCEFTE وضع کرے گی جو 2020 کی قومی تعلیمی پالیسی کے اصولوں پر مبنی ہوگا۔ یہ فریم ورک ریاستی سرکاروں، مرکز کی متعلقہ وزارتوں / محکموں، مختلف ماہرین کے اداروں سمیت تمام متعلقین سے صلاح ومشورے کے بعد وضع کیا جائے گا اور اس کو علاقائی زبانوں میں بھی دستیاب کرایا جائے گا۔ NCFTE قومی نصابی فریم ورک برائے تعلیم اساتذہ 2021 پیشہ ورانہ تعلیم کے شعبے سے منسلک اساتذہ کی ضرورتوں کا بھی خیال رکھے گا۔ NCFTE پر ہر 5 تا 10 برس میں تجدید کی جائے گی اور NCF میں نظر ثانی شدہ ترامیم اور اساتذہ کی تدریس میں ضرورتوں کو مدنظر رکھ کر کی جائے گی۔

5.29 اساتذہ کی تعلیمی نظام میں دیانتداری کو بحال کرنے کے عزم کے پیش نظر ملک میں اساتذہ کی تدریس کے لیے وقف تعلیمی اداروں میں معیار کی تنزلی کے خلاف سخت قدم اٹھایا جائے گا۔ ان میں ادارے بند کرنے سے متعلق فیصلہ بھی شامل ہوں گے۔

6۔ مساوات اور داخلیت پر مبنی تعلیم: سب کے لیے حصول علم

6.1 سماجی انصاف اور مساوات کے حصول کے لیے تعلیم واحد سب سے بڑا ذریعہ ہے۔ مساوی اور داخلیت پر مبنی تعلیم اصل اور لازمی مقصد تو ہے ہی ساتھ ہی ایسے سماج کا قیام بھی اہم ہے جس میں مساوات اور داخلیت پر مبنی معاشرے میں ہر فرد کو خواب دیکھنے، پھلنے پھولنے اور قوم کے لیے کردار ادا کرنے کا موقع دستیاب ہو۔ نظام تعلیم کا نصب العین بچوں کا مفاد ہونا چاہیے تاکہ کسی بھی بچے کو اپنی پیدائش یا پس منظر کی صورتحال کی وجہ سے علم کے حصول اور اعلیٰ مرتبہ حاصل کرنے کے موقع کی محرومی کا احساس نہ ہو۔ اس پالیسی میں اس بات کا اعادہ کیا گیا ہے کہ دسترس میں، حصہ داری میں اور اسکولوں میں حصول علم

میں تعلیمی شعبے کی ترقی کے تمام زمروں کے اہم اہداف میں شامل رہیں گے۔اس باب کو باب 14 کے ساتھ ملا کر پڑھنا چاہیے جس میں اعلیٰ تعلیم میں مساوات اور داخلیت پر بحث کی گئی ہے۔

6.2 اگرچہ بھارتی نظام تعلیم اور یکے بعد دیگرے آنے والی تعلیمی پالیسیوں نے جنسی تفریق اور سماجی زمروں کے مابین تفریق کو کم کرنے میں خاصی کامیابی حاصل کی ہے پھر بھی ابھی بھی بہت سی خامیاں پر کرنی باقی ہیں۔خصوصاً سماجی اور معاشی طور پر کمزور گروپوں کے لیے جن کی تعلیم کے شعبے میں نمائندگی میں تاریخی طور پر فقدان رہا ہے۔سماجی اور معاشی طور پر پسماندہ گروپوں کی جنس کی شناخت (خصوصاً خواتین اور ٹرانسجینڈر افراد)، سماجی اور کلچرل شناخت (مثلاً درج فہرست ذات/قبائل، دیگر پسماندہ طبقات اور اقلیتیں) جغرافیائی شناخت (مثلاً دیہی علاقوں، چھوٹے شہروں اور امنگوں والے اضلاع سے تعلق رکھنے والے طلبا)، معذوری (بشمول سیکھنے کی صلاحیت کا فقدان) اور سماجی، معاشی صورتحال (جیسے مہاجر برادریاں، کم آمدنی والے کنبے، آفت آمیز صورتحال سے دوچار بچے، منشیات کا شکار یا منشیات کے شکار افراد کے بچے، یتیم جن میں شہری علاقوں میں بھیک مانگنے والے بچے شامل ہیں اور شہری علاقوں میں رہنے والے غریب افراد۔) اسکولوں میں پہلی کلاس سے 12 ویں کلاس کے درمیان طلبا کی حاضری میں کمی واقع ہو رہی ہے اور یہ کمی سماجی، معاشی طور پر غیر مراعات یافتہ گروپوں (SEDGs) میں زیادہ واضح ہے اور طالبات میں تو اور بھی زیادہ ہے۔غیر حاضری کی لعنت اعلیٰ تعلیم کے شعبوں میں اس سے بھی زیادہ ہے۔سماجی SEDGs کا عمومی جائزہ لیں تو سماجی، کلچرل شناخت والے گروپوں کے بارے میں مندرجہ ذیل ضمنی حصے میں اس کا مختصراً ذکر کیا گیا ہے۔

6.2.1 U-DISE، 2016-17 کے ڈاٹا کے مطابق پرائمری سطح پر درج فہرست ذاتوں سے تعلق رکھنے والے طلبا کی تعداد 19.6% تھی لیکن اعلیٰ تعلیم کی سطح پر یہ فیصد کم ہو کر 17.3 رہ جاتا ہے۔درج فہرست قبائل طلبا کے معاملے میں ترک تعلیم کی صورتحال اور زیادہ خراب (6.8% تا 10.6%) ہے۔معذور طلبا میں 1.1% تا 25%. اور ان زمروں میں طالبات کی صورتحال اور زیادہ ابتر ہے۔حاضری میں کسی اعلیٰ تعلیم کے شعبے میں بہت زیادہ ہے۔

6.2.2 درج فہرست ذاتوں میں داخلے کی شرح اور اسکول میں حاضری کی شرح پر متعدد پہلو اثر کرتے ہیں جن میں معیاری اسکولوں تک دسترس میں کمی، غریبی، سماجی ریت رواج، زبان شامل ہیں۔درج فہرست ذاتوں سے تعلق رکھنے والے طلبا کے لیے دسترس، حصہ داری اور حصول علم کے نتائج کی خامیاں دور کرنے پر خاص توجہ مرکوز رہے گی۔ان کے علاوہ دیگر پسماندہ طبقات (OBCs) سے تعلق رکھنے والے جو سماجی اور تعلیمی اعتبار سے پسماندہ ہوں ان پر خصوصی توجہ کی ضرورت ہے۔

6.2.3 مختلف جغرافیائی اور تاریخی عوامل کی وجہ سے قبائل اور درج فہرست قبائل سے تعلق رکھنے والے طلبا کو بھی مختلف سطحوں پر مراعات کے فقدان سے دوچار ہونا پڑتا ہے۔ قبائلی برادریوں کے طلبا کو اسکول کی تعلیم، ثقافتی اور تعلیمی دونوں اعتبار سے غیر متعلقہ اور بے سود معلوم ہوتی ہے۔ اگرچہ قبائلی طبقات کے بچوں کی بہتری کے لیے متعدد اقدامات زیرِ عمل ہیں اور ان پر عمل درآمد جاری بھی رکھا جائے گا لیکن پھر بھی اس بات کو یقینی بنانے کے لیے خصوصی طریقۂ کار اپنانے کی ضرورت ہے تاکہ قبائلی طبقات سے تعلق رکھنے والے طلبا ان اقدامات سے فیضیاب ہوسکیں۔

6.2.4 اسکولی اور اعلیٰ تعلیم میں اقلیتوں کی نمائندگی بھی بہت کم ہے۔ پالیسی میں اس اہمیت کو تسلیم کیا گیا ہے کہ تمام اقلیتی طبقات سے تعلق رکھنے والے بچوں میں تعلیم کے فروغ کے لیے اقدامات کیے جانے چاہییں خصوصاً ایسے طبقات میں جو تعلیمی لحاظ سے کمزور ہوں۔

6.2.5 پالیسی میں معذور یا دِویانگ طلبا (CWSN) کو دیگر طلبا کی طرح معیاری تعلیم کے مواقع فراہم کرنے کے لیے معقول طریقہ کی ضرورت کی اہمیت کو بھی تسلیم کیا گیا ہے۔

6.2.6 اسکول کی تعلیم میں سماجی زمرے کی تفریق کو کم کرنے پر توجہ مرکوز کرنے کی خاطر علیحدہ حکمت عملی وضع کی جائے گی۔ اس کا ذکر مندرجہ ذیل ضمنی زمروں میں کیا گیا ہے۔

6.3 غیر مراعات یافتہ گروپوں جن کی نمائندگی کم ہے ان کے لیے ECCE بنیادی خواندگی، اعداد کا علم، دسترس داخلہ اور حاضری جیسے مسائل جن کا ذکر باب 1 تا 3 میں کیا گیا ہے قابل توجہ ہیں۔ اس حقیقت کے پیش نظر باب 1 تا 3 میں مذکور اقدامات، SEDG (سماجی، معاشی طور پر غیر مراعات یافتہ گروپ) کے لیے بھرپور اور مربوط پیمانے پر کیے جائیں گے۔

6.4 اس کے علاوہ بھی متعدد کامیاب پالیسیاں اور اسکیمیں رہی ہیں جن میں ہدف بند وظائف، بچوں کو اسکول بھیجنے کی ضرورت کے تئیں بیدار کرنے کی غرض سے والدین کو رقوم کی منتقلی، آمدورفت کے لیے سائیکلوں کی تقسیم وغیرہ شامل ہیں جن سے مخصوص علاقوں میں SEDGs میں اسکولی نظام میں حصہ داری بڑھی ہے۔ ان کامیاب پالیسیوں اور اسکیموں کو ملک بھر میں مستحکم کیا جانا چاہیے۔

6.5 ایسی تحقیق کو بھی مدنظر رکھنا ہوگا جس سے اس بات کا تعین ہو کہ SEDGs کے لیے کون سے اقدامات خصوصی طور پر موثر ثابت ہوتے ہیں۔ مثال کے طور پر طالبات کو اسکول آنے جانے کے لیے سائیکلوں کی فراہمی اور پیدل چلنے والوں کے گروپ کی تشکیل چاہے وہ کم فاصلے کے لیے ہی سہی نے طالبات کی اسکول حاضری میں خاطر خواہ اضافہ کیا۔ اس کی وجہ یہ

بھی تھی کہ ان کے والدین میں ان کے تئیں تحفظ اور آسائش کا احساس پیدا ہوا۔ ایک کے لیے ایک استاد (one-on-one)، ساتھیوں کے ساتھ پڑھائی، کھلے اسکول، معقول بنیادی ڈھانچے اور مناسب ٹیکنالوجی کے استعمال کے ذریعے یہ یقینی بنایا جائے گا کہ معذور طلبا کے لیے یہ موثر و مفید ثابت ہو۔ معاشی طور پر پسماندہ کنبوں سے آنے والے بچوں کے لیے معیاری ECCE فراہم کرنے والے اسکولوں کو بہت فائدہ ہوا ہے۔ اسی دوران طلبا، والدین، اساتذہ اور اسکولوں کے رابطے میں آنے والے کاؤنسلروں اور تربیت یافتہ سماجی کارکنوں کی کوششیں اسکولوں میں حاضری اور علم کے حصول میں بہتری لانے کے ضمن میں کافی موثر ثابت ہوئی ہیں خاص طور پر شہری اور غریب علاقوں سے آنے والے بچوں کے لیے۔

6.6 ڈاٹا سے ظاہر ہوتا ہے کہ کچھ جغرافیائی علاقوں میں SEDG کی تعداد زیادہ ہے۔ اس کے علاوہ کچھ مقامات کو امنگوں والے اضلاع کے طور پر شناخت کیا گیا ہے جن کو تعلیمی ترقی کے لیے خصوصی اقدامات درکار ہیں۔ اس لیے سفارش یہ کی جاتی ہے کہ ملک کے ایسے علاقوں میں جہاں تعلیمی طور پر پسماندہ SEDGs کی آبادی زیادہ ہے ان کو خصوصی تعلیمی زون (SEZs) قرار دیا جائے۔ ان علاقوں میں پالیسیوں اور اسکیموں کا نفاذ زیادہ سے زیادہ ہو تاکہ تعلیمی پس منظر تبدیل ہو سکے۔

6.7 یہ بات قابل توجہ ہے کہ کم نمائندگی والے تمام گروپوں میں خواتین سب سے زیادہ متاثر ہیں اور تقریباً نصف SEDGs ان ہی پر مشتمل ہیں۔ افسوس کی بات یہ ہے کہ ان SEDGs میں اخراج اور عدم مساوات کے معاملوں میں خواتین کے لیے اضافہ ہوا ہے۔ سماج میں اور سماجی ریت رواجوں میں خواتین کے کردار کی اہمیت پالیسی تسلیم کرتی ہے۔ لڑکیوں کو معیاری تعلیم کی فراہمی ان SEDGs کی تعلیمی سطح میں اضافہ کے لیے بہترین متبادل ہے۔ یہ صرف موجودہ دور ہی کے لیے نہیں بلکہ مستقبل کے لیے بھی ضروری ہے۔ اس لیے پالیسی میں سفارش کی گئی ہے کہ SEDGs سے آنے والے طلبا کے لیے وضع کی جانے والی پالیسیوں اور اسکیموں میں لڑکیوں پر خاص توجہ دی جائے۔

6.8 تمام لڑکیوں اور ٹرانسجنڈر افراد کو مساوی اور معیاری تعلیم فراہم کرنے کے لیے ملک کی صلاحیت میں اضافے کے پیش نظر بھارت سرکار (Gender-Inclusion Fund) یعنی جنس کی شمولیت کے لیے فنڈ قائم کرے گی۔ یہ فنڈ ریاستوں کو بھی دستیاب ہوگا تاکہ وہ لڑکیوں اور ٹرانسجنڈر بچوں کی تعلیم تک دسترس حاصل کرنے میں اہم مرکز کی ترجیحات کو نافذ کر سکیں۔ ان اسکیموں میں صفائی ستھرائی اور بیت الخلاء، سائیکلیں اور نقد رقوم کی مشروط منتقلی وغیرہ شامل ہیں۔ اس فنڈ سے ریاستیں لڑکیوں اور ٹرانسجنڈر افراد کی رسائی اور تعلیم میں حصہ داری میں حائل رکاوٹوں کو دور کرنے کے لیے کیے گئے اقدامات کو موثر طور پر نافذ کر سکیں گی۔ اسی طرح داخلیت فنڈ یا 'Inclusion Fund' اسکیمیں بھی وضع کی جائیں گی تاکہ دیگر SEDGs

کے مماثل مسائل کا سد باب کیا جاسکے۔مختصراًاس پالیسی کا مقصد تعلیم تک رسائی میں حائل کسی بھی تفریق کو ختم کرنا ہے تاکہ کسی بھی جنس یا سماجی، معاشی طور پر پسماندہ دیگر گروپ سے تعلق رکھنے والے طالب علم تعلیم حاصل کرسکیں۔

6.9 ایسے اسکولوں کی جگہوں پر جہاں طلبا کو دور سے سفر کرکے آنا پڑتا ہے جواہر نو ودیہ ودیالیہ کی طرز پر رہائشی سہولیات کی تعمیر کی جائے گی خصوصاً ایسے طلبا کے لیے جو سماجی، معاشی، غیر مراعاتی پس منظر سے تعلق رکھتے ہیں۔ان میں تمام بچوں کی حفاظت کے مناسب انتظامات کیے جائیں گے بطور خاص لڑکیوں کے لیے۔سماجی، معاشی طور پر کمزور طبقات سے تعلق رکھنے والی لڑکیوں کے لیے کستوربا گاندھی بالیکہ ودیالیوں کے معیاری اسکولوں کو وسعت دی جائے گی۔(12ویں کلاس تک) ملک بھر میں اور خاص طور پر امنگوں والے اضلاع میں، خصوصی تعلیمی زونوں میں اور دیگر غیر مراعات یافتہ علاقوں میں اضافی جواہر نو ودیہ وِدیالیہ اور کیندریہ ودیالیہ کھولے جائیں گے تاکہ اعلیٰ معیاری تعلیمی مواقع میں اضافہ کیا جاسکے۔کیندریہ ودیالیہ اور ملک بھر میں دیگر پرائمری اسکولوں میں خصوصاً غیر مراعات یافتہ علاقوں میں اسکول کی تعلیم شروع ہونے سے پہلے کے شعبے یعنی پری اسکول شعبے کھولے جائیں گے جہاں کم ازکم ایک برس کی کم عمر والے بچوں کی نگہداشت اور تعلیم کا انتظام ہوگا۔

6.10 معذور بچوں کی ECCE اور اسکولی نظام میں شمولیت اور مساوی حصہ داری کو یقینی بنانے کی کوششوں کو اولین ترجیح دی جائے گی۔معذور بچوں کو بنیادی مرحلے سے اعلیٰ تعلیم کے مرحلے تک اسکولوں کے باقاعدہ نظام میں شرکت کرنے کا پورا موقع فراہم کیا جائے گا۔معذور افراد کے حقوق سے متعلق قانون 2016 (RPWD) میں داخلی تعلیم کی وضاحت کرتے ہوئے بنایا گیا ہے کہ یہ وہ تعلیمی نظام ہے جس میں معذور اور تندرست دونوں طلبا ایک ساتھ تعلیم حاصل کرتے ہیں اور درس و تدریس کے طریقوں کو ان مختلف قسم کے معذور طلبا کی ضرورت کے مطابق ڈھالا جاتا ہے۔یہ پالیسی RPWD (معذور افراد کے حقوق) قانون 2016 سے مکمل طور پر ہم آہنگ ہے اور اسکول کی تعلیم سے متعلق تمام سفارشات کی تصدیق کرتی ہے۔قومی نصابی فریم ورک ترتیب دیتے وقت NCERT اس بات کو یقینی بنائے گی کہ ماہر اداروں مثلاً DEPwD کے قومی ادارے سے صلاح ومشورہ کیا جائے۔

6.11 اس مقصد کے حصول کے لیے اسکول/اسکول کمپلیکسوں کو وسائل فراہم کیے جائیں گے تاکہ وہ معذور بچوں کے ارتباط، معذور افراد کے لیے حاصل کی گئی خصوصی تربیت یافتہ، خصوصی اساتذہ کی بھرتی اور جہاں ضرورت ہو شدید یا معذوری کی کثرت سے دوچار بچوں کے لیے وسائل مراکز قائم کرسکیں۔RPWD قانون کے تحت معذور بچوں کے لیے کسی رکاوٹ سے پاک رسائی کو یقینی بنایا جائے گا۔مختلف نوعیت کی معذوری سے دوچار بچوں کی ضروریات بھی مختلف ہوتی ہیں۔

اسکول/اسکول کمپلیکس تمام معذور بچوں کو رہائش اور دیگر ساز وسامان یا طریقہ کار جو ان کی ضروریات کے مطابق ہوں ان کو فراہم کرائیں گے۔ وہ اس بات کو بھی یقینی بنائیں گے کہ وہ کلاس روم میں پورے طور پر شریک اور شامل ہوں۔ معذور بچوں کی مدد کے لیے ان کو درکار امدادی ساز وسامان اور ٹیکنالوجی پر مبنی آلات اور زبان کی مناسبت سے تدریسی مواد (مثلاً بریل میں شائع جلی حروف والی نصابی کتابیں) مہیا کرایا جائے گا تا کہ وہ کلاس میں اپنے اساتذہ اور ساتھیوں کے ساتھ آسانی سے گھل مل جائیں۔ اس کا اطلاق اسکول کی تمام سرگرمیوں پر ہوگا مثلاً فنون، کھیل کود اور پیشہ ورانہ تعلیم وغیرہ۔ NIOS بھارتی علامتی زبان سکھانے کے لیے اعلیٰ معیار کے موڈیول تیار کرے گا اور دیگر بنیادی مضامین کو بھی علامتی زبان سے سکھانے کے لیے اس طرح کے موڈیول تیار کیے جائیں گے۔ معذور بچوں کی حفاظت اور نگہداشت پر مناسب توجہ دی جائے گی۔

6.12 RPWD قانون 2016 کے تحت متعین معیار کے معذور بچوں کو ریگولر یا عام اور خصوصی اسکول منتخب کرنے کا اختیار دیا جائے گا۔ وسائل یا ریسیورس مراکز خصوصی معلمین کی مدد سے شدید طور پر معذور طلبا کی تعلیمی اور بازیابی کے لیے درکار امداد فراہم کریں گے اور گھر پر اعلیٰ معیاری اسکول کی سہولیات اور مہارت دستیاب کرانے میں ان کے والدین/سرپرستوں کی مدد کریں گے۔ ایسے بچے جو شدید طور پر معذور ہیں اور معذوری کی وجہ سے اسکول تک نہیں جاسکتے ان کو گھر پر مبنی تعلیم حاصل کرنے کا متبادل فراہم رہے گا۔ گھر پر رہ کر تعلیم حاصل کرنے والے بچوں کو عام اسکول میں زیر تعلیم بچوں کے برابر سمجھا جائے گا اور ان سے یکساں برتاؤ کیا جائے گا۔ گھر پر مبنی تعلیم کی افادیت اور تاثیر برقرار رکھنے کے لیے یکسانیت کے مطابق دیانتداری سے آڈٹ کرایا جائے گا۔ اس آڈٹ کی بنیاد پر RPWD قانون 2016 کے مطابق گھر پر مبنی اسکول کے لیے معیارات اور رہنما خطوط وضع کیے جائیں گے۔ اس وضاحت کے ساتھ کہ معذور بچوں کی تعلیم کا بندوبست ریاست کی ذمہ داری ہے والدین اور دیکھ ریکھ رکھنے والے افراد کی واقفیت کے لیے ٹیکنالوجی پر مبنی حل استعمال کیے جائیں گے۔ اس کے ساتھ ہی سیکھنے سکھانے کے لیے درکار مواد والدین/دیکھ ریکھ رکھنے والے افراد کو دیا جائے گا تا کہ وہ اپنے بچوں کی ضروریات کا خیال رکھ سکیں۔ اس کام کو ترجیح دی جائے گی۔

6.13 بیشتر کلاسوں میں ایسے بچے ہوتے ہیں جو سیکھنے سمجھنے میں کمزور ہوتے ہیں اور ان کو مستقل طور پر مدد کی ضرورت ہوتی ہے۔ تحقیق سے معلوم ہوا ہے کہ جتنی جلدی یہ مدد فراہم کرادی جائے اتنی جلدی ترقی و پیش رفت کے امکانات بڑھ جاتے ہیں۔ اساتذہ کی سیکھنے سمجھنے کی ان کمزوریوں کی شناخت کرنے میں مدد کرنی چاہیے تا کہ وہ جلد ہی ان کے سدباب کے طریقے

اختیار کرلیں۔ ان کے لیے کیے جانے والے اعمال میں مناسب ٹیکنالوجی کا استعمال کیا جانا چاہیے اور ایسے بچوں کو ان کی اپنی رفتار سے کام کرنے دینا چاہیے، بچے کی استعداد کے مطابق نصاب کو لچکدار بنایا جاسکتا ہے اور معقول تجزیے اور تعیّن یا سرٹیفکیشن کے لیے موزوں ماحول بنایا جانا چاہیے۔ تجزیہ اور تعیّن کرنے والے ادارے جن میں مجوزہ قومی تجزیہ مرکز PRAKASH شامل ہیں اس طرح کے تجزیوں کے لیے رہنما خطوط وضع کریں گے اور تجزیہ کرنے کے لیے مناسب سامان وغیرہ دستیاب کرانے کی سفارش کریں گے۔ یہ تجزیے بنیادی مرحلے سے اعلیٰ تعلیم کی سطح تک (بشمول داخلہ امتحانات) کرائے جائیں گے تاکہ سیکھنے سمجھنے میں معذور طلبا کو بھی مساوی دسترس اور مواقع دستیاب ہوں۔

6.14 تمام اساتذہ کے تدریسی پروگرام میں مخصوص طور پر معذور طلبا (جن میں سیکھنے سمجھنے سے معذور طلبا بھی شامل ہیں) کے بارے میں بیداری اور ان کو پڑھانے کا طریقہ پروگرام کا لازمی حصہ ہوگا۔ اس کے علاوہ اساتذہ کو جنس کے تئیں اور کم نمائندگی والے گروپوں کے تئیں حساس بنایا جائے گا تاکہ کم نمائندگی کے رجحان کو پلٹا جاسکے۔

6.15 روایات اور درس وتدریس کے متبادل طریقوں کے تحفظ کے لیے اسکولوں کی متبادل اشکال کی حوصلہ افزائی کی جائے گی۔ اس کے ساتھ ہی NCFSE کے مجوزہ مضامین اور سیکھنے سکھانے کے شعبوں ان کے اپنے نصاب میں شامل کرنے کے لیے ان کی حوصلہ افزائی کی جائے گی تاکہ ان اسکولوں کے بچوں کی اعلیٰ تعلیم میں کم نمائندگی کو پہلے کم اور بعد میں بالکل موقوف کیا جاسکے۔ ان اسکولوں میں ان کی خواہش کے مطابق ان کے نصابوں میں سائنس، ریاضی، سماجی مطالعہ، ہندی، انگریزی، ریاستی زبان یا دیگر کوئی متعلقہ مضمون شامل کرنے کے لیے مالی مدد فراہم کی جائے گی۔ اس سے ان اسکولوں میں زیر تعلیم بچوں کی تعلیمی لیاقت پہلی کلاس سے 12 ویں کلاس کے لیے متعین لیاقت کے مساوی ہوجائے گی۔ اس کے علاوہ ایسے اسکولوں میں زیر تعلیم طلبا کی ریاست کے یا دیگر بورڈوں کے امتحانات میں بیٹھنے اور NTA کے ذریعہ تجزیہ کرانے کی حوصلہ افزائی کی جائے گی اور ان کو اعلیٰ تعلیمی اداروں میں داخلہ دیا جائے گا۔ سائنس ریاضی، زبانیں اور سماجی علوم پڑھانے کے لیے اساتذہ کی صلاحیت سازی کے لیے طریقے وضع کیے جائیں گے جس میں جدید تدریسی عمل سے واقفیت شامل ہے۔ تجربہ گاہوں اور لائبریریوں کو مستحکم کیا جائے گا اور پڑھنے کے لیے وافر مواد یعنی کتب، رسالے وغیرہ اور درس وتدریس سے متعلق دیگر ساز وسامان مہیا کرایا جائے گا۔

6.16 SEDGs کے مطابق اور پالیسی کے مذکورہ بالا تمام نکات کے احترام کے ساتھ درج فہرست ذاتوں اور درج فہرست قبائل کی تعلیمی ترقی میں عدم مساوات کو کم کرنے پر خصوصی توجہ دی جائے گی۔ تمام SEDG کے ہونہار اور باصلاحیت طلبا کا بڑے

پیمانے پر اسکولی تعلیم میں حصہ داری میں اضافے کی خاطر منتخبہ خطوں میں خصوصی ہوسٹل قائم کیے جائیں گے، برج کورس شروع کیے جائیں گے اور فیس معافی اور وظائف کے توسط سے مالی امداد فراہم کی جائے گی۔ ثانوی سطح کی تعلیم کے عرصے میں اس پر خاص توجہ دی جائے گی تاکہ اعلیٰ تعلیم میں ان کا داخلہ آسان ہو۔

6.17 وزارت دفاع کے زیر اہتمام ریاستی سرکاریں اپنے ثانوی اور اعلیٰ تعلیمی اسکولوں میں NCC کی شروعات کی حوصلہ افزائی کرسکتی ہیں۔ NCC کی یہ شروعات قبائل کثیر علاقوں میں واقع اسکولوں میں بھی کی جاسکتی ہے۔ اس سے طلبا کی قدرتی صلاحیت اور استطاعت کی نشوونما میں مدد ملے گی جوان کو دفاع کے شعبے میں اپنا کیریئر بنانے میں مددگار ثابت ہوگی۔

6.18 SEDGs کے طلبا کے لیے دستیاب تمام وظائف اور دیگر مواقع اور اسکیموں کو مربوط کیا جائے گا اور واحد ایجنسی اور ویب سائٹ پر ان کا اعلان کیا جائے گا تاکہ تمام طلبا کو ان کی جانکاری مل سکے اور وہ اہمیت کے مطابق سہل طریقے سے واحد ونڈو نظام کے تحت اس کے لیے درخواست دے سکیں۔

6.19 مذکورہ بالا تمام پالیسیاں اور اقدامات تمام SEDGs کی مکمل شمولیت اور برابری کے لیے نہایت اہم ہیں، لیکن یہ کافی نہیں ہیں۔ جس چیز کی مزید ضرورت ہے وہ ہے اسکول کلچر میں تبدیلی۔ اسکول کے تعلیمی نظام میں شامل تمام شراکت داروں جن میں اساتذہ، پرنسپل، انتظامی افسر، کاؤنسلر اور طلبا کو تمام طلبا کی ضروریات شمولیت اور مساوات اور تمام افراد کا احترام، وقار اور عدم مداخلت کی ضرورت کے تئیں بیدار کرنا ہے۔ اس طرح کے تعلیمی کلچر سے طلبا کو بااختیار شخصیت بننے میں مدد ملے گی اور وہ ایسے معاشرے کو جنم دیں گے جو اپنے آفات اور خطرات کے خدشوں سے دوچار شہریوں کے تئیں ذمہ دار ہوگا۔ شمولیت اور مساوات اساتذہ کی تعلیم (اور قائدانہ، تنظیمی اور اسکولوں میں دیگر عہدوں کے لیے تربیت) کا کلیدی جز بن جائے گا۔ طلبا کو بہترین مثالی کردار عطا کرنے کی غرض سے اعلیٰ معیار کے اساتذہ اور SEDGs سے قائدین کو بھرتی کرنے کی کوشش کی جائے گی۔

6.20 اساتذہ، تربیت یافتہ سماجی کارکنوں اور کاؤنسلروں کی بدولت اسکولوں میں آنے والے نئے کلچر کے توسط سے طلبا میں بیداری پیدا ہوگی۔ ان کی وجہ سے اسکول کے داخلیت پر مبنی نصاب میں بھی تبدیلی آئے گی جو اس ہی کلچر کا ایک حصہ ہوگی۔ اسکول کے نصاب میں انسانی اقدار مثلاً سب لوگوں کا احترام، ہمدردی، تحمل، انسانی حقوق، جنسی مساوات، عدم تشدد، عالمی شہریت، داخلیت اور عدل سب شامل ہوں گے۔ اس میں مختلف ثقافتوں، مذاہب، زبانوں وغیرہ کے بارے میں تفصیلی معلومات فراہم کی جائے گی تاکہ تنوع کے تئیں احساس کو فروغ دیا جاسکے۔ اسکول کے نصاب میں شامل ہر طرح کے تعصب

اور لگے ناخوشگوار بندش کو ہٹا دیا جائے گا اور ایسا مواد شامل کیا جائے گا جو تمام طبقات کے لیے سودمند ہو۔

7- اسکول کمپلیکس/کلسٹرز کے توسط سے وسائل کی معقول فراہمی اور موثر حکمرانی

7.1 اب جبکہ ملک گیر سروشکشا ابھیان جواب 'سماگرا شکشا اسکیم' کے نام سے جانا جاتا ہے اور ریاستوں کی طرف سے کی گئی دیگر کوششوں کی بموجب ملک کی ہر بستی میں پرائمری اسکولوں کے قائم ہونے سے پرائمری اسکول تک رسائی تقریباً آفاقی سطح پر پہنچ گئی ہے۔ بے شمار بہت چھوٹے اسکولوں کو بھی ترقی نصیب ہوئی ہے۔ U-DISE کے 17-2016 کے اعداد وشمار کے مطابق بھارت کے تقریباً 28% پبلک پرائمری اسکولوں اور 14.8% پرائمری سے اوپر کے درجے کے اسکولوں میں طلبا کی تعداد 30 سے کم ہے۔ ابتدائی یا ایلیمنٹری اسکولی نظام (پرائمری اور اس کے اوپر کے درجوں یعنی کلاس 1 تا 8) میں فی کلاس طلبا کی اوسط تعداد 14 ہے جبکہ قابل توجہ تناسب 6 سے بھی کم ہے۔ 17-2016 کے دوران 1,08,017 اسکول ایسے جن میں ایک ہی استاد تھا، ان میں سے بیشتر (85743) پرائمری زمرے کے تھے یعنی کلاس 1 سے کلاس 5 تک۔

7.2 اسکولوں کے چھوٹے سائز کی وجہ سے یہ زیادہ منافع بخش ثابت نہیں ہوتے اور اساتذہ کے تقرر اور اہم وسائل کی دستیابی اچھے اسکولوں کے لیے ایک پیچیدہ مسئلہ بن جاتی ہے۔ اساتذہ اکثر ایک ہی وقت میں کئی کئی کلاسوں کو پڑھاتے ہیں اور پڑھانا بھی متعدد مضامین میں پڑتا ہے جن میں ایسے مضامین بھی شامل ہوتے ہیں جن میں اساتذہ کی دسترس اچھی نہیں ہوتی۔ اہم شعبے مثلاً موسیقی، فنون اور کھیل کود تو اکثر پڑھائے ہی نہیں جاتے، دیگر وسائل مثلاً تجربہ گاہیں، کھیل کود کا سامان اور لائبریری و کتب ان اسکولوں میں ندارد ہوتے ہیں۔

7.3 چھوٹے اسکولوں کے الگ تھلگ رہنے سے تعلیم اور درس وتدریس کے عمل پر منفی اثرات مرتب ہوتے ہیں۔ اساتذہ اور طلبا بھی اجتماعی ماحول اور ٹیم کے ساتھ اپنے بہترین کارکردگی پیش کرتے ہیں۔ چھوٹے اسکول حکمرانی اور انتظام وانصرام کے لیے بھی ایک مسئلہ ہوتے ہیں۔ جغرافیائی عوامل دسترس کی صورتحال کو متاثر کرتے ہیں اور اسکولوں کی بہت بڑی تعداد کی وجہ سے بھی تمام اسکولوں کی مساوی رسائی نہیں ہو پاتی۔ اسکولوں کی بڑھی تعداد کے مطابق انتظامی ڈھانچہ مرتب نہیں کیا گیا ہے۔ سماگرا شکشا اسکیم کے مربوط ڈھانچے میں بھی اس سہولت کا فقدان ہے۔

7.4 اسکولوں کے ارتباط اور استحکام پر اکثر بات ہوتی رہتی ہے۔ اس کو بہت منصفانہ طریقے سے انجام دیا جانا چاہیے اور صرف اسی وقت جب یہ یقینی ہو کہ اس کا کوئی اثر رسائی پر نہیں پڑے گا۔ اس طرح کے اقدامات سے استحکام اور ارتباط محدود پیمانے پر ہوگا اور اس سے چھوٹے اسکولوں کی بڑی تعداد کی وجہ سے پیش آنے والی مجموعی مسائل پر زیادہ اثر نہیں پڑے گا۔

7.5 2025 تک ان مسائل کے سد باب کے لیے ریاستی / مرکز کے زیر انتظام علاقوں کی سرکاری اسکولوں کے گروپ تشکیل دینے یا ان میں معقولیت پیدا کرنے کی غرض سے اختراعی اقدامات کریں گی۔ ان اقدامات کا مقصد ہوگا کہ ہر اسکول میں، (a) کاؤنسلروں / تربیت یافتہ سماجی کارکنوں اور فنون، موسیقی، سائنس، کھیل کود، زبانیں، پیشہ ورانہ مضامین سمیت تمام مضامین کی تدریس کے لیے اساتذہ کی (شراکت میں یا بصورت دیگر) وافر تعداد ہو، (b) معقول وسائل (شراکت میں یا بصورت دیگر) مثلاً لائبریری، سائنس تجربہ گاہیں، کمپیوٹر تجربہ گاہیں، مہارت کے لیے تجربہ گاہیں، کھیل کے میدان، کھیل کود کا سامان و دیگر سہولیات وغیرہ ہوں، (c) مشترکہ ترقیاتی پروگرام منعقد کرکے، سیکھنے سکھانے کے لیے مواد میں شریک ہوکر، تدریسی مواد کی تیاری میں شرکت کرکے، فنون اور سائنس کی نمائش جیسے مشترکہ تقریبات کا اہتمام کرکے، کھیل کود، کوئیز مقابلے، تقاریر کے مقابلے اور میلوں کا اہتمام کرکے سماج میں اساتذہ اور طلبا کے الگ تھلگ رہنے کے احساس کو ختم کیا جائے، (d) معذور طلبا کی تعلیم کے لیے اسکولوں کے مابین تعاون اور امداد، اور (e) چھوٹے اور معمولی فیصلوں کو پرنسپلوں، اساتذہ اور دیگر متعلقہ افراد کی صوابدید پر چھوڑ کر اسکولی نظام کی حکمرانی کو بہتر بنانا۔ یہ کام اسکولوں کے ہر گروپ میں کیا جاسکتا ہے جو بنیادی مرحلے سے ثانوی مرحلے تک مربوط نیم خود مختار اکائی کی طرح کام کرتے ہوں۔

7.6 مذکورہ بالا تجویز کو روبہ عمل لانے کا ایک طریقہ گروپ کی تشکیل جس کو اسکول کمپلیکس کہا جاتا ہے۔ اس طریقہ کار میں ایک ثانوی درجہ کا اسکول ہوگا جبکہ دیگر تمام اسکول نچلے درجے کے ہوں گے جن میں آنگن واڑی بھی شامل ہوگا۔ یہ کمپلیکس یا گروپ پانچ سے 10 کلومیٹر کے دائرے میں ہوگا۔ اس طرح کی تجویز پہلی مرتبہ تعلیمی کمیشن (1964 تا 66) نے پیش کی تھی لیکن اس پر عمل درآمد نہیں ہو پایا تھا۔ اس پالیسی میں اسکول کمپلیکس / کلسٹر پر زور دیا گیا ہے۔ اسکول کمپلیکس یا کلسٹر بنانے کا مقصد وسائل کے کارآمد اور مفید استعمال، زیادہ موثر کارکردگی، تال میل کی قیادت، حکمرانی اور اسکولوں کے انتظام و انصرام میں بہتری لانا ہے۔

7.7 اسکول کمپلیکس / کلسٹر کے قیام اور ان میں وسائل کی شراکت داری کے متعدد دیگر فائدے بھی ہوں گے مثلاً معذور طلبا کی بہتر امداد کی جاسکے گی، اسکول کمپلیکس میں تعلیمی / کھیل کود / فنون / دستکاری سے متعلق تقریبات کا زیادہ انعقاد کیا جاسکے گا، مضامین پر مبنی زیادہ کلب بنائے جاسکیں گے، فنون، موسیقی، زبان، پیشہ ورانہ مضامین، جسمانی تعلیم یا فزیکل ایجوکیشن یا کلاس میں پڑھائے جانے والے دیگر مضامین کے مابین تال میل میں اضافہ کیا جاسکے گا۔ اس کے لیے ان مضامین کے اساتذہ کی شراکت داری اور ICT استعمال کے ذریعہ ورچوئل کلاسوں کا انعقاد کرکے، طلبا کی مدد کو بہتر بنا کر، سماجی کارکنوں

کے توسط سے داخلے، حاضری اور کارکردگی میں سدھار کر کے اور اسکول کی انتظامیہ کمیٹیوں (یعنی اسکولوں کی منتظمہ کمیٹیوں) کی مدد سے حکمرانی، نگرانی، جائزے/اختراعی اور اقدامات اور علاقے کے متعلقہ افراد کے تعاون سے کیا جاسکتا ہے۔ اسکول قائدین، اساتذہ، طلبا، امدادی عملے، والدین اور علاقے کے شہریوں کے تال میل سے اسکولوں کے مجموعوں کی تشکیل سے اسکولی نظام کو تقویت ملے گی اور وسائل کا استعمال بھی بہتر اور معقول طریقے سے کیا جاسکے گا۔

7.8 اسکول کمپلیکسوں کلسٹروں کی حکمرانی میں بھی بہتری آئے گی وہ اور زیادہ موثر اور مفید ہوجائے گی۔ پہلے DSE اسکول کمپلیکس/کلسٹر کو اختیارات تفویض کرے گا جو نیم خود مختار اکائی کے طور پر کام کریں گے۔ ضلع تعلیم افسر (DEO) اور بلاک تعلیمی افسر (BEO) ہر اسکول کمپلیکس/کلسٹر کے رابطے میں رہیں گے اور ان کے کام میں تعاون کریں گے۔ کمپلیکس از خود DSE کی طرف سے تفویض کیے گئے اختیارات اور ذمہ داریوں کو نبھائیں گے اور اس میں شامل ہر اسکول کا کام کاج دیکھیں گے۔ DSE (اسکولی تعلیم کا ڈائرکٹوریٹ) اسکول کمپلیکس/کلسٹر کو خاطر خواہ اختیارات دیں گے تاکہ وہ قومی نصابی فریم ورک (NCF) اور ریاستی نصابی فریم ورک (SCF) کے دائرے میں رہتے ہوئے مربوط تعلیم فراہم کرنے کے سلسلے میں بہتری لانے کی غرض سے درس و تدریس یا نصاب وغیرہ کے نظام میں تجربات کرنے کے لیے آزاد ہوں۔ اس تنظیم کے تحت اسکولوں کو استحکام نصیب ہوگا، زیادہ آزادی میسر ہوگی اور وہ کمپلیکس کو زیادہ اختراعی اور جوابدہ بناسکیں گے۔ دریں اثنا DSE نظام کو مجموعی طور پر زیادہ موثر بنانے کے لیے درکار مجموعی اہداف کی حصولی پر توجہ مرکوز کریں گے۔

7.9 ان کمپلیکسوں/کلسٹروں کے توسط سے قلیل اور طویل مدتی منصوبوں کو روبہ عمل لانے کے رواج کو تقویت دی جائے گی۔ اسکول اپنی منتظمہ کمیٹیوں کے تعاون سے اپنے منصوبے (SDP) وضع کریں گے۔ ان منصوبوں کی بنیاد پر اسکول کمپلیکس/کلسٹر کے لیے ترقیاتی منصوبے (SCDP) تیار کیے جائیں گے۔ SCDPs اسکول کمپلیکس سے منسلک دیگر اداروں مثلاً پیشہ ورانہ تعلیم کے اداروں کے منصوبوں کو بھی شامل کریں گے۔ اس کام میں اسکول کمپلیکس کے پرنسپل اور اساتذہ اسکول منتظمہ کمیٹیوں (SCMC) کا تعاون شامل رہے گا اور یہ عوام کے لیے دستیاب رہے گا۔ منصوبے انسانی وسائل، حصول علم کے وسائل، مادی وسائل اور بنیادی ڈھانچہ، بہتری کے لیے کیے جانے والے اقدامات، مالی وسائل اسکول کلچر سے متعلق اقدامات، اساتذہ کی ترقی کے منصوبے اور تعلیمی ماحصل پر مشتمل ہوں گے، ان میں ان اقدامات کا بھی احاطہ کیا جائے گا جو پورے کمپلیکس کے اساتذہ اور طلبا کو سیکھنے سکھانے کے لیے فعال اجتماعی گروپ بنانے کی آزادی ہوگی۔ اسکول کے متعلقہ افراد بشمول DSE کے مابین تال میل پیدا کرنا (اسکول کا ترقیاتی منصوبہ) SDP اور SCDP (اسکول کلسٹر/کمپلیکس کا

ترقیاتی منصوبہ) کا بنیادی مقصد ہوگا اور SCMC، SDP اور SCDP کے توسط سے اسکول کی کارکردگی پر نظر رکھیں گی اور ان منصوبوں کی عمل درآمد میں تعاون کریں گی۔ DSE اپنے متعلقہ افسران مثال کے طور پر BEO کے توسط سے ہر اسکول کمپلیکس کے SCDP کی توثیق کرے گا۔ اس کے بعد وہ قلیل مدتی (1-برس) اور طویل مدتی (3 تا 5 برس) SCDPs کو پورا کرنے کے لیے درکار وسائل (مالی، انسانی، مادّی وغیرہ) فراہم کرے گا۔ اس کے علاوہ یہ تعلیمی نتائج کے حصول کے لیے ضروری دیگر امداد بھی اسکول کمپلیکسوں کو فراہم کرے گا۔ SDP اور SCDP کی تشکیل کے لیے DSE اور SCERT خصوصی مشترکہ اصولوں (مثال کے طور پر مالی، عملے سے متعلق، طریقۂ کار سے متعلق) اور فریم ورک کے ساتھ کام کریں گے جس کی وقفہ وار طریقے سے تجدید کی جاتی رہے گی۔

7.10 اسکولوں کے مابین جن میں سرکاری اور نجی دونوں اسکول شامل ہیں، تال میل بڑھانے کی غرض سے ایک سرکاری اسکول کو ایک نجی اسکول سے جوڑا جائے گا۔ جوڑے بنانے کا یہ طریقہ ملک بھر میں نافذ کیا جائے گا تا کہ جوڑے میں شامل اسکول ایک دوسرے سے رابطے قائم کر سکیں، ایک دوسرے کے تجربات سے فائدہ اٹھا سکیں اور اگر ممکن ہو تو وسائل میں شراکت کر سکیں۔ جہاں بھی ممکن ہوگا نجی اسکولوں کی حصولیابیوں اور کامیابیوں کو دستاویزی شکل دے کر سرکاری اسکولوں میں پیش کیا جائے گا اور اسی طرح سرکاری اسکولوں کی حصولیابیوں کے ساتھ بھی کیا جائے گا۔

7.11 ہر ریاست کی موجود ''بال بھونوں'' کو مستحکم کرنے یا نئے قائم کرنے کی حوصلہ افزائی کی جائے گی جہاں ہر عمر کے بچے ہفتے میں ایک بار جا سکیں گے (مثلاً ہفتہ کے آخری دنوں میں) یا دن بھر کے خصوصی رہائشی اسکول کے بچے وقتاً فوقتاً فنون سے منسلک، کیریئر سے منسلک اور کھیل کود سے متعلق سرگرمیوں میں حصہ لے سکیں گے۔ اگر ممکن ہوگا تو ان بال بھونوں کو اسکول کمپلیکس/کلسٹر وں کے حصے کے طور پر شامل کیا جائے گا۔

7.12 اسکول پورے سماج کے لیے جشن اور احترام کا مرکز ہوں گے۔ اسکول کے وقار کو بحال کیا جائے گا اور اہم موقعوں پر مثلاً اسکولوں کے یوم تاسیس وغیرہ پر تقریبات کا انعقاد کیا جائے گا۔ ان تقریبات میں معاشرے کے لوگوں کو مدعو کیا جائے گا اور اسکول کے اہم اور نامور فارغین کی فہرست آویزاں کی جائے گی نیز ان کا احترام کیا جائے گا۔ اس کے علاوہ اسکول کے استعمال میں نہ آنے والے فاضل بنیادی ڈھانچے کو سماجی، دانشمندوں، رضا کاروں کی سرگرمیوں کے استعمال کے لیے دیا جا سکتا ہے۔ اس سے غیر تدریسی اوقات/اسکول کے اوقات میں سماجی رابطوں اور باہمی ربط وضبط میں اضافہ ہوگا۔ ان کو ''سماجک چیتن کیندر'' کے طور پر استعمال کیا جا سکتا ہے۔

8-اسکول کی تعلیم میں معیار کا تعیّن اور منظوری

8.1 اسکول کی تعلیم کے نگرانی نظام کا مقصد تعلیم کے ماحصل کو بہتر بنانا ہونا چاہیے، اس سے اسکولوں پر قید و بند، اختراع پر پابندی یا اساتذہ، پرنسپلوں یا طلبا کی حوصلہ شکنی نہیں ہونی چاہیے۔ تمام اصول وضوابط کا مقصد اسکولوں اور اساتذہ کے اعتماد کو مستحکم کرنا، بہتر سے بہتر کے حصول کے لیے کوشش اور ان کی بہترین کارکردگی پیش کرنے کا عزم پیدا کرنا ہونا چاہیے۔ ان اصولوں کے تحت نظام کی دیانتداری میں یقین رکھتے ہوئے تمام مالی معاملات، طریقۂ کار اور تعلیمی ماحصل کا عوامی سطح پر انکشاف کر کے مکمل طور پر شفافیت کو یقینی بنانا ہے۔

8.2 دور حاضر میں اسکول کے تعلیمی نظام کے تمام اہم کام مثلاً سرکاری تعلیم کی فراہمی، تعلیمی اداروں کی نگرانی اور پالیسی سازی ایک ہی محکمے یعنی ''اسکولی تعلیم کا محکمہ'' یا اس کے ماتحتی اداروں کی ذمہ داری ہے۔ اس سے مفادات میں تضاد اور اختیارات کی مرکوزیت پیدا ہوتی ہے، اس سے اسکولی نظام کا انتظام بھی غیر موثر ہو جاتا ہے کیونکہ دیگر کاموں پر توجہ صرف ہونے کی وجہ سے معیاری تعلیم کی فراہمی کی کوششیں متاثر ہوتی ہیں۔ خصوصی طور پر نگرانی جو اسکولی تعلیم کے محکمے کی بھی ذمہ داری ہے۔

8.3 دور حاضر کے نگرانی انتظامات تعلیم کو بیوپار بنانے اور متعدد منافع خود نجی اسکولوں کے ذریعہ والدین کے استحصال پر روک لگانے میں ناکام ثابت ہوئے ہیں لیکن اس کے ساتھ ہی نادانستہ طور پر ہی سہی اس نے سرکاری جذبے کے حامل نجی رخیراتی اسکولوں کی حوصلہ شکنی کی ہے۔ سرکاری اور نجی اسکولوں کی نگرانی کے طریقۂ کار میں زمین آسمان کا فرق اگرچہ دونوں ہی کا نصب العین ایک یعنی معیاری تعلیم دستیاب کرانا ہے۔

8.4 کسی بھی فعال جمہوری معاشرے میں سرکاری نظام تعلیم اس کی مستحکم بنیاد کا ضامن ہوتا ہے اور جس طور اس کو چلایا جا رہا ہے اس میں یکسر تبدیلی کی ضرورت ہے تا کہ ملک تعلیم کے اعلیٰ ترین ماحصل سے فیضیاب ہو سکے۔ اس کے ساتھ ہی نجی رخیراتی اسکولوں کے شعبے کی بھی حوصلہ افزائی کی جانی چاہیے تا کہ وہ بھی اپنا اہم اور مفید کردار ادا کر سکیں۔

8.5 اس پالیسی کے سرکار کے اسکولی تعلیمی نظام سے متعلق کلیدی اصول، سفارشات مندرجہ ذیل ہیں۔ ان اصول وقواعد میں اندرون نظام کی ذمہ داریاں اور اس کی نگرانی کے طریقۂ کار کی وضاحت کی گئی ہے۔

(a) اسکولی تعلیم کے محکمے کو جو اسکول کی تعلیم میں اعلیٰ ترین سرکاری ادارہ ہے، سرکاری نظام تعلیم کی لگاتار بہتری کے لیے اس کی مجموعی نگرانی اور پالیسی سازی کا اختیار ہوگا۔ اس کا اسکولوں کی فراہمی ان کو چلانے یا نگرانی سے کوئی واسطہ نہیں ہوگا تا کہ سرکاری اسکولوں کی بہتری پر توجہ صرف کی جا سکے اور مفادات کے تضاد کو ختم کیا جا سکے۔

(b) تمام ریاست میں سرکاری اسکولی نظام میں خدمات کی فراہمی اور تعلیم سے متعلق کام اسکولی تعلیم کے محکمے (بشمول DEO و BEO دفاتر) کی ذمہ داری ہوگی، یہ محکمہ آزادانہ طور پر کام کرے گا۔

(c) تعلیم کی ہر سطح پر منظوری اور از خود نگرانی کے لیے موثر نظام قائم کیا جائے گا جو اسکول شروع ہونے سے پہلے کی تعلیم نجی، سرکاری اور خیراتی کے لیے یہ یقینی بنائے گا کہ لازمی اعلیٰ معیارات کی پاسداری کی جائے۔ اس بات کی یقین دہانی کے لیے کہ تمام اسکول مخصوص کم از کم پیشہ ورانہ کوالٹی معیارات کی پاسداری کریں، ریاستیں / مرکز کے زیر انتظام علاقے ریاست گیر خود مختار ادارہ قائم کرے گا جو ریاستی اسکول معیارات اتھارٹی (SSSA) کہلائے گی۔ SSSA بنیادی پیمانوں پر مبنی کم از کم معیارات (مثلاً حفاظت، سلامتی، بنیادی ڈھانچہ، تمام مضامین میں اور کلاسوں میں اساتذہ کی تعداد، مالی دیانتداری اور حکمرانی کا معقول نظم) کا ایک سیٹ تیار کرے گا جس پر تمام اسکول عمل پیرا ہوں گے۔ ان پیمانوں کے لیے فریم ورک SCERT متعلقہ افراد یا اداروں خصوصاً اساتذہ اور اسکول سے صلاح و مشورے کے بعد کرے گا۔

SSSA کی طرف سے متعین نگرانی سے متعلق تمام معلومات عوام کے لیے منکشف کی جائے گی جو عوام کے جائزے اور جوابدہی کے لیے استعمال کی جا سکے گی۔ SSSA اسکولوں کے لیے معیارات کے تعیّن بہترین عالمی روایات کے مطابق عوامی انکشاف کے لیے معلومات کا تعین اور اس کے اظہار کا طریقہ طے کرے گی۔ تمام اسکولوں کے لیے اس معلومات کا انکشاف اور درستی کے لیے اس کی وقفہ وار تجدید مذکورہ بالا ویب سائٹ پر ضروری ہوگا۔ یہ ویب سائٹ SSSA کی نگرانی میں ہوگی۔ عوامی انکشاف کے طور پر مشتہر کی گئی کسی بھی معلومات کے بارے میں کوئی بھی شکایت چاہے وہ متعلقہ فرد سے ہو یا کسی دیگر سے، کا سدباب SSSA کرے گی۔ منتخب طلبا سے وقفہ وار آن لائن تاثرات مدعو کیے جائیں گے جن کی روشنی میں معلومات کی تجدید کی جائے گی۔ SSSA کے تمام کاموں میں شفافیت برتنے کے لیے ٹیکنالوجی کا مناسب استعمال کیا جائے گا۔ اس سے نگرانی سے متعلق اسکولوں کے بوجھ میں بھی کمی واقع ہوگی۔

(d) تعلیمی امور بمعہ تعلیمی معیارات اور ریاست میں تعلیمی نصاب SCERT طے کرے گی (NCERT کے ساتھ صلاح و مشورے سے) جس کو ایک ادارے کی حیثیت عطا کی جائے گی۔ SCERT تمام متعلقین کے ساتھ وسیع پیمانے پر صلاح و مشورے کے ساتھ اسکول کوالٹی تجزیہ اور منظوری فریم ورک (School Quality Assessment and Accreditation Framework) (SQAAF) وضع کرے گی۔ SCERT، CRCs، BRCs، DIETs کی تجدید کے لیے مینجمنٹ کی تبدیلی کا عمل شروع کرے گی تاکہ 3 برسوں میں ان اداروں کی صلاحیت اور کام کاج کے طریقہ کار میں تبدیلی لائی جا سکے اور ان کو

امتیازی ادارے بنایا جاسکے۔ یہ تبدیلیاں بہت ضروری ہیں اس کے علاوہ اسکول ترک کرتے وقت طلبا کی صلاحیت کے تجزیے کا سرٹیفکٹ ہر ریاست میں موجود تجزیہ/امتحانات کا بورڈ دے گا۔

8.6 اسکولوں، اداروں، اساتذہ، اہلکاروں، معاشرتی طبقات اور دیگر متعلقین کو با اختیار بنانے والے کلچر، ڈھانچوں اور نظاموں کو بھی مماثل جوابدہ بنایا جائے گا۔ نظام تعلیم کا ہر متعلق فرد یا ادارہ اپنا کردار نہایت دیانتداری سے نبھانے کے لیے جوابدہ ہوگا۔ اس کو مکمل عزم اور مثالی اخلاق کا مظاہرہ کرنا ہوگا۔ نظام کا ہر کردار نہایت لطیف انداز سے ہم آہنگ ہوگا اور ان کی کارکردگی کا تجزیہ ان سے وابستہ توقعات کے مطابق کیا جائے گا۔ تجزیہ نظام آبجیکٹیو اور ترقیاتی طور پر بہم ہوگا جس کے ساتھ جوابدہی کو بھی یقینی بنایا جائے گا۔ اس میں فیڈ بیک اور تجزیے کے متعدد وسائل ہوں گے تا کہ کارکردگی کا مکمل جائزہ لیا جاسکے (اس کا طریقہ طلبا کو نمبر دینے جیسا سہل نہیں ہوگا)۔ تجزیہ اس مسلّم حقیقت پر مبنی ہوگا کہ ماحصل یعنی طلبا نے جو تعلیمی لیاقت حاصل کی ہے اس کے باہمی اور بیرونی اثرات بہت سے ہو سکتے ہیں۔ اس کو اس حقیقت کا بھی احساس ہوگا کہ تعلیم کے لیے ٹیم ورک کی ضرورت ہوتی ہے خاص طور پر اسکول کی سطح پر، تمام افراد کی ترقی، ستائش اور جوابدہی، کارکردگی کے ایسے ہی جائزے پر مبنی ہوگی۔ تمام کارکنان ذمہ داری کے ساتھ اس بات کو یقینی بنائیں گے کہ ترقی، کارکردگی اور جوابدہی کا یہ نظام ان کے اپنے اختیارات کی حد تک نہایت ایمانداری اور منظّم طریقے سے چلایا جائے۔

8.7 سرکاری اور نجی اسکول (مرکزی سرکار کے زیر انتظام/زیر امداد/زیر کنٹرول اسکولوں کو چھوڑ کر) کا تجزیہ اور ان کی منظوری اسی پیمانے، متعیّن معیار اور طریقۂ کار کے ذریعے کیا جائے گا، شفافیت کے پیش نظر آن لائن اور بصورت دیگر انکشافات پر زور دیا جائے گا تا کہ اس بات کو یقینی بنایا جاسکے کہ سرکاری حمایت والے نجی اسکولوں کی حوصلہ افزائی کی جائے اور کسی طور ان کی حق تلفی نہ ہو۔ نجی مخیّر حضرات کی کوالٹی تعلیم کے لیے کی جانے والی کوششوں کی حوصلہ افزائی کی جائے گی تا کہ تعلیم میں عوامی بھلائی کے جذبے کی تصدیق کی جاسکے۔ والدین اور سماجی طبقات کو ٹیوشن فیس میں من مانے طریقے سے اضافے کے خلاف تحفظ دیا جائے گا۔ اسکول اور SSSA کی ویب سائٹوں پر عوام انکشافات کے تحت سرکاری اور نجی دونوں اسکولوں کو جو معلومات فراہم کرانی ہوگی اس میں (کم از کم) کلاس کے کمروں کی تعداد، طلبا، اساتذہ اور پڑھائے جانے والے مضامین کی تعداد، کسی بھی طرح کی فیس، طلبا مجموعی نتائج یا ماحصل جو NAS اور SAS جیسے معیاری تجزیات پر مبنی ہوں گے شامل ہوں گے۔ مرکزی سرکار کے زیر کنٹرول انتظام/امدادی اسکولوں میں MHRD، CBSE کے صلاح ومشورے سے فریم ورک تیار کیا جائے گا۔ تمام تعلیمی اداروں کا آڈٹ یکساں معیارات پر کرایا جائے گا اور انکشاف منافع سے پاک ادارے

کے طور پر کیا جائے گا۔ فاضل رقوم کو، اگر ہوئیں تعلیمی شعبے میں سرمایہ کاری میں استعمال کیا جائے گا۔

8.8 اسکولوں کے قواعد وضوابط، منظوری اور حکمرانی نیز معیارات کے تعیّن رنگرانی کے فریم ورک پرنظر ثانی کی جائے گی تا کہ گزشتہ دس برسوں میں حاصل علم اور تجربات کی بنیاد پر بہتری لائی جا سکے۔ اس نظر ثانی کا نصب العین یہ یقینی بنانا ہوگا کہ تمام طلبا کو خصوصاً وہ جن کا تعلق غیر مراعات یافتہ اور محرومی کا شکار طبقات سے ہے اسکول کی اعلیٰ معیار کی منصفانہ سہولیات آفاقی سطح پر مفت اور لازمی میسر ہوں۔ یہ سہولیات کم عمر بچوں کی نگہداشت اور تعلیم (عمر 3 برس یا زیادہ)، ثانوی اور اعلیٰ تعلیم (یعنی 12 ویں کلاس تک) مہیا کرائی جائیں۔ معلومات کی فراہمی پر ضرورت سے زیادہ توجہ، ان کے تفصیلات کی مشینی نوعیت۔ مادّی اور بنیادی ڈھانچہ کی روایت کو بدلا جائے گا اور ضروریات مثال کے طور پر زمین کا رقبہ، کمروں کے سائز، شہری علاقوں میں کھیل کے میدانوں سے متعلق عملی دشواریوں کو زمینی حقیقت کے تناظر میں تولا جائے گا۔ ان پیمانوں یا حدود کو نرم کر کے ہر اسکول کے لیے لچکدار بنایا جائے گا تا کہ وہ علاقائی ضروریات اور موجود حدود میں رہ کر اپنے فیصلے لے سکیں۔ فیصلہ لیتے وقت ان کو تحفظ، سلامتی اور سیکھنے کے لیے مناسب جگہ کو مدنظر رکھنا ہوگا۔ تعلیمی ماحصل اور مالی، تعلیمی اور کارکردگی سے متعلق امور کے انکشافات کو اہمیت دی جائے گی اور اسکول کے تجزیے میں مناسب ومعقول طور پر شامل کیا جائے گا۔ اس سے بھارت کو سب بچوں کے لیے مفت، منصفانہ اور معیاری پرائمری اور ثانوی تعلیم دستیاب کرانے کے پائدار ترقیاتی ہدف 4 (SDG) حاصل کرنے میں کامیابی ملے گی۔

8.9 سرکاری اسکولوں میں نظام تعلیم کا نصب العین اعلیٰ معیار کی تعلیم فراہم کرنا ہے تا کہ اپنے بچوں کو پڑھانے کے لیے والدین کو یہ متبادل سب سے بہتر اور دلکش معلوم ہو۔

8.10 مجموعی نظام کا وقفہ وار ''ہیلتھ چیک اپ''، طلبا کی لیاقت کی سطح کا قومی حصولیابی سروے (NAS) مجوزہ قومی تجزیہ مرکز، PRAKH کے توسط سے کرایا جائے گا جس میں دیگر سرکاری ادارے مثلاً NCERT تجزیاتی عمل اور ڈاٹا کے تجزیے میں تعاون پیش کر سکتے ہیں۔ تجزیہ سرکاری اور نجی دونوں اسکولوں کے طلبا پر محیط ہوگا۔ مردم شماری پر مبنی ریاستی تجزیاتی سروے (SAS) کرانے کے لیے ریاستوں کی حوصلہ افزائی کی جائے گی جن کے نتائج صرف ترقیاتی مقاصد، اسکولوں کے ناموں کے اظہار کے بغیر طلبا کی مجموعی حصولیابیوں کو عوامی انکشاف کرنے اور اسکولی تعلیمی نظام میں مستقل بہتری کے لیے استعمال کیا جا سکتا ہے۔ جب تک مجوزہ قومی تجزیاتی مرکز PRAKH کا قیام عمل میں نہیں آتا NCERT، NAS کی ذمہ داریاں سنبھالے گی۔

8.11 آخر میں اس تمام عمل میں اسکولوں میں زیر تعلیم بچوں اور نابالغ جوانوں کو بھولنا نہیں چاہیے، آخر کار اسکول کا نظام ان ہی کے لیے بنایا گیا ہے۔ ان کا تحفظ اور حقوق پر خصوصاً لڑکیوں پر خصوصی توجہ کی ضرورت ہے اور نابالغ نوجوانوں کو درپیش مشکل مسائل جیسے منشیات کا استعمال اور تفریق اور استحصال کی مختلف قسمیں جن میں تشدد بھی شامل ہے۔ شکایات درج کرانے کے واضح، محفوظ اور کارگر طریقے اور بچوں/نابالغوں کے حقوق یا تحفظ کی خلاف ورزی پر مناسب کارروائی کی یقین دہانی جو موثر، بروقت اور تمام طلبا کے علم میں ہو۔ ان اقدامات کو ترجیح دی جائے گی۔

حصہ II: اعلیٰ تعلیم

9- معیاری یونیورسٹیاں اور کالج: بھارت کے اعلیٰ تعلیمی نظام کا نیا ترقیاتی نظریہ

9.1 اعلیٰ تعلیم انسانی اور معاشرتی بہتری نیز آئین میں پیش کی گئی شبیہ کے مطابق بھارت کی ترقی کے لیے نہایت اہم کردار ادا کرتی ہے یعنی ایک ایسا بھارت جس میں جمہوری، عدل وانصاف، سماج کے تئیں حساس، ادب اور انسانیت کی خصوصیات ہوں اور جو خود مختاری، مساوات، اخوت اور سب کے لیے انصاف کا علمبردار ہو۔ اعلیٰ تعلیم ملک کی اقتصادی ترقی اور پائدار گزر بسر مہیا کرتی ہے اور اہم کردار ادا کرتی ہے۔ بھارت جیسے جیسے علمی معیشت اور معاشرے کی طرف بڑھ رہا ہے اعلیٰ تعلیم کے حصول کی خواہش رکھنے والے نوجوانوں کی تعداد میں اضافے کے امکان بڑھ رہے ہیں۔

9.1.1 21ویں صدی کے مطالبات کے پیش نظر معیاری تعلیم کا مقصد اچھے، سمجھ بوجھ والے، اہل اور تحقیقی صلاحیت کے افراد پیدا کرنا ہونا چاہیے۔ اس سے لوگوں کو ایک یا اس سے زیادہ شعبوں میں اپنی مرضی کے مطابق گہرائی تک علم حاصل کرنے، کردار کی ترقی، اخلاقی اور آئینی اقدار، دانشمندانہ جستجو، سائنسی رجحان، تخلیقی صلاحیت، خدمت کا جذبہ اور مختلف مضامین میں 21ویں صدی کی صلاحیتیں پیدا کرنے کا موقع ملنا چاہیے۔ ان مختلف مضامین میں سائنس، سماجی علوم، فنون، انسانیات، زبانیں اور پیشہ ورانہ اور تکنیکی مضامین شامل ہیں۔ اعلیٰ تعلیم کے حصول سے لوگوں میں ذات کی تکمیل، روشن خیالی، تعمیری عوامی مصروفیت اور معاشرے کے لیے مثبت تعاون کا جذبہ پیدا ہونا چاہیے۔ اس سے طلبا کو زیادہ معنی خیز، مطمئن زندگی گزارنے اور کردار ادا کرنے کا موقع ملنا چاہیے تاکہ وہ معاشی طور پر خود مختار ملک کی تعمیر میں اپنا رول ادا کر سکیں۔

9.1.2 ہمہ گیر شخصیت کے مالک افراد تیار کرنے کے لیے ضروری ہے کہ تعلیم کی ہر سطح پر یعنی اسکول سے پہلے کے مرحلے سے لے کر

اعلیٰ تعلیم تک ان کو منتخبہ مہارتوں اور اقدار سے آراستہ کیا جائے۔

9.1.3 سماجی سطح پر اعلیٰ تعلیم کا مقصد روشن خیال، سماج کے تئیں حساس، صاحب علم اور ماہر ملک تیار کرنا ہونا چاہیے تاکہ وہ اپنے مسائل کا خود حل تلاش کرنے اور ان کو نافذ کرنے کی استعداد رکھتا ہو۔ اعلیٰ تعلیم کو علم کی تحقیق اور اختراع کے لیے بنیاد فراہم کرنا چاہیے تاکہ ترقی پذیر معیشت کی تعمیر کی جا سکے۔ اس کا مقصد صرف لوگوں کو روزگار کے مواقع دستیاب کرانا ہی نہیں ہونا چاہیے۔ اعلیٰ تعلیم ایک فعال، سماجی طور پر مصروف اور تعاون کرنے والے طبقات اور ایک خوشحال، مربوط، مہذب، اختراعی اور ترقی پسند ملک کی تخلیق میں کلیدی کردار ادا کرتی ہے۔

9.2 بھارت میں اعلیٰ تعلیمی نظام کو درپیش اہم مسائل میں سے چند درج ذیل ہیں:

(a) شدید طور پر منقسم اعلیٰ تعلیم کا ماحول۔

(b) افہام و تفہیم سے متعلق صلاحیتوں اور حصول علم پر توجہ کا فقدان۔

(c) مضامین کی بے لچک تقسیم اور طلبا کا خصوصی تعلیم کے شعبوں کا جلد انتخاب اور مطالعے کے محدود متبادل۔

(d) دسترس کا فقدان خصوصاً سماجی، معاشی طور پر غیر مراعات یافتہ علاقوں میں اور علاقائی زبانوں میں اعلیٰ تعلیمی اداروں کی کم تعداد۔

(e) اساتذہ اور اداروں کو تفویض اختیارات کی کمی۔

(f) اساتذہ اور ادارتی قائدین میرٹ کی بنیاد پر کیریئر مینجمنٹ اور ترقی کے لیے دستیاب نامناسب طریقہ کار۔

(g) بیشتر یونیورسٹیوں اور کالجوں میں تحقیق پر کم توجہ اور تمام مضامین میں مقابلہ جاتی اور ساتھیوں کے تجزیہ پر مبنی تحقیق کے لیے رقوم کی فراہمی میں دشواری۔

(h) اعلیٰ تعلیمی اداروں (HEIs) کی ناکافی اور غیر اطمینان بخش حکمرانی اور قیادت۔

(i) غیر موثر نگرانی نظام۔

(j) منسلک یونیورسٹیوں کی زیادہ تعداد جس سے انڈر گریجویٹ تعلیم کے معیار میں ابتری آئی ہے۔

9.3 پالیسی اعلیٰ تعلیمی نظام کی مکمل تجدید اور احیا کی عکاس ہے تاکہ ان مسائل کا سد باب کر کے منصفانہ اور داخلیت پر مبنی اعلیٰ معیار کی اعلیٰ تعلیم فراہم کی جا سکے۔ پالیسی میں دور حاضر کے نظام میں مجوزہ اہم ترامیم میں سے چند درج ذیل ہیں:

(a) متعدد مضامین کے مواقع فراہم کرنے والی یونیورسٹیوں اور کالجوں پر مشتمل اعلیٰ تعلیمی نظام کے حصول کی کوشش جس میں ہر ضلع میں یا اس کے قریب کم از کم ایک موجود ہو ملک بھر میں اعلیٰ تعلیمی اداروں کی اضافی تعداد جن میں ذریعہ تعلیم علاقائی یا بھارتی زبان میں ہو۔

(b) انڈر گریجویٹ پروگراموں کے لیے زیادہ مضامین کی دستیابی کی کوشش۔

(c) اساتذہ اور اداروں کی خودمختاری کی کوشش۔

(d) نصاب، درس وتدریس اور تجزیہ کے عمل کی تجدید تاکہ طلبا کے تجربات میں اضافہ ہو۔

(e) تدریس، تحقیق اور خدمت پر مبنی میرٹ کی بنیاد پر کیریئر میں ترقی کے توسط سے اساتذہ اور ادارہ جاتی قیادت میں اعتماد کا استحکام۔

(f) ساتھیوں کی جائزہ میں کی گئی غیر معمولی تحقیق کے لیے رقوم کی فراہمی کے واسطے قومی تحقیقی فاؤنڈیشن کا قیام جس سے یونیورسٹیوں اور کالجوں میں تحقیق کی روایت مستحکم ہو۔

(g) اعلیٰ صلاحیت والے تعلیمی اور انتظامی امور میں خودمختار بورڈوں کے ذریعہ اعلیٰ تعلیمی اداروں (HIs) کی حکمرانی۔

(h) اعلیٰ تعلیم کے لیے واحد نگراں ادارے کے چست ودرست ضوابط۔

(i) مختلف اور وسیع اقدامات کے توسط سے دسترس، عدل وانصاف اور داخلیت یا شمولیت میں اضافہ جن میں امتیازی سرکاری تعلیم کے لیے مواقع میں اضافہ شامل ہے۔ غیر مراعات یافتہ اور محروم طبقات سے تعلق رکھنے والے طلبا کے لیے نجی رخیراتی یونیورسٹیوں کی طرف سے وظائف، آن لائن اور کھلی فاصلاتی تعلیم (ODL)، معذور طلبا کو تمام بنیادی ڈھانچے اور درسی مواد کی دستیابی۔

10- اداروں کی ازسرنو ترتیب اور استحکام

10.1 اعلیٰ تعلیم سے متعلق اس پالیسی کا اہم مقصد اعلیٰ تعلیم کی ٹکڑوں میں تقسیم پر روک لگانا ہے۔ اس کام کے لیے اعلیٰ تعلیمی اداروں کو یکسر بدل کر ان کو کثیر المضامین رشعبہ جات یونیورسٹیوں، کالجوں اور HEI علم کے مراکز میں تبدیل کرنا ہوگا تاکہ ان میں سے ہر ایک کم از کم 3000 طلبا کی تعلیم کا انتظام کر سکے۔ اس سے اسکالروں اور ماہرین کے فعال گروپ تعمیر کرنے نقصان دہ اداروں کی بیخ کنی، طلبا کو مختلف مضامین کی صلاحیتوں کے ساتھ ہمہ گیریت کے حصول میں مدد ملے گی، تمام مضامین یا شعبوں میں تحقیق کی روایت قائم ہوگی اور اعلیٰ تعلیم کے پورے شعبے میں مادی اور انسانی وسائل کی کارکردگی میں بہتری آئے

گی۔طلبا جن شعبوں میں صلاحیت حاصل کر سکتے ہیں ان میں فنی، تخلیقی اور تجزیاتی مضامین کے علاوہ کھیل کود بھی شامل ہیں۔

10.2 اعلیٰ تعلیم کے ڈھانچہ سے متعلق اس پالیسی کی سفارشات میں زیادہ شعبوں والی یونیورسٹیوں اور HEI کلسٹرز کے قیام کی کوششوں کو اولین ترجیح دی گئی ہے۔ بھارت کی تکشلا، نالندہ، ولبھی اور وکرم شیلا جیسی قدیم یونیورسٹیوں میں کثیر شعبہ جاتی ماحول میں تعلیم حاصل کر رہے بھارت اور دنیا بھر سے آنے والے ہزاروں طلبا اس طرز اور کامیابی کا واضح ثبوت ہیں جس کی تقلید کثیر شعبہ جاتی یونیورسٹیوں میں کی جا سکتی ہے۔ بھارت کو ان ہمہ گیر لیاقت اور اختراعی صلاحیتوں سے بھرپور افراد کی تیاری کے لیے اپنی عظیم روایات کی احیا کی فوری ضرورت ہے۔اس سے دیگر ممالک پہلے ہی سے فیضیاب ہو رہے ہیں۔

10.3 اعلیٰ تعلیمی اداروں یعنی یونیورسٹیوں اور کالجوں کو کن عوامل پر مشتمل ہونا چاہیے، اعلیٰ تعلیم سے متعلق اس پالیسی میں ان پر بطور خاص بحث کی گئی ہے۔ یونیورسٹی سے مراد ایسا کثیر شعبہ جاتی ادارہ ہوگا جس میں انڈر گریجویٹ، گریجویٹ پروگراموں کی اعلیٰ معیاری تدریس کے انتظامات ہوں۔ یونیورسٹی کی تعریف ایسے ادارے کے طور پر کی جا سکتی ہے جس میں مختلف نوعیت کے ادارے شامل ہوں جن میں سے کچھ تدریس اور تحقیق دونوں پر مساوی توجہ دیتے ہوں یعنی تحقیق کی ترغیب دینے والی یونیورسٹیاں ہوں، کچھ ایسی یونیورسٹیاں ہوں جو تدریس پر زیادہ زور دیتی ہوں لیکن تحقیق پر بھی خاطر خواہ توجہ ہو یعنی تدریس کی ترغیب دینے والی یونیورسٹیاں ہوں۔ اس کے علاوہ اسناد عطا کرنے والے خودمختار کالج (AC) ہوں جو اعلیٰ تعلیم کے متعدد شعبوں میں انڈر گریجویٹ اسناد عطا کرتے ہوں اور جن کی بنیادی توجہ انڈر گریجویٹ تدریس پر مرکوز ہو۔ لیکن ان کالجوں کو صرف اس حد تک ہی محدود نہیں رکھے جانے کی ضرورت نہیں ہوگی اور ان کی حیثیت ایک عام یونیورسٹی سے کم ہوگی۔

10.4 کالجوں کو شفاف اور مرحلہ وار منظوری عطا کرنے کے ذریعہ مرحلہ وار خودمختاری عطا کرنے کے لیے ایک لائحہ عمل تیار کیا جائے گا۔ کالجوں کو ہر سطح کی منظوری کے لیے متعین کم از کم معیار کے حصولی کے لیے حوصلہ افزائی کی جائے گی، ترغیب دی جائے گی، ان کی رہنمائی کی جائے گی، مدد کی جائے گی اور اس ضرورت کے تئیں ان کو حساس بنایا جائے گا۔ وقت کے ساتھ ساتھ کوشش کی جائے گی کہ ہر سند عطا کرنے والے خودمختار کالج کی حیثیت اختیار کرے یا کسی یونیورسٹی سے الحاق حاصل کر لے۔ الحاق کی صورت میں وہ اس یونیورسٹی کا ہی ایک حصہ تصور کیا جائے گا۔ معقول اور مناسب منظوری کے ساتھ اسناد عطا کرنے والے خودمختار کالج اگر چاہیں تو تحقیق یا تدریس کی ترغیبی یونیورسٹیوں کی حیثیت اختیار کر سکتے ہیں۔

10.5 اس بات کی وضاحت ضروری ہے کہ ان تین اداروں میں نوعیت کے اعتبار سے یہ عمومی تقسیم جامد یا اختیارات محدود کرنے

والی نہیں ہے بلکہ ان میں ایک تسلسل مخفی ہے۔ HIs کو ایک زمرے سے دوسرے زمرے میں منتقل ہونے کی آزادی ہوگی جس کا انحصار ان کے منصوبوں، عمل اور تاثیر پر ہوگا۔ اس نوعیت کے اداروں کی خصوصیت ان کی اپنے کام اور مقصد پر توجہ کا ارتکاز ہوگی۔ منظوری نظام میں اعلیٰ تعلیمی اداروں کی وسعت کے پیش نظر ان کی متعلقہ ضروریات کے لحاظ سے اصول و ضوابط وضع کیے جائیں گے۔ البتہ اعلیٰ معیاری تعلیم و تدریس سے متعلق توقعات تمام اعلیٰ تعلیمی اداروں کے لیے یکساں ہوں گی۔

10.6 تدریس اور تحقیق کے علاوہ اعلیٰ تعلیمی اداروں (HEI) پر دیگر اہم ذمہ داریاں ہوں گی جو وہ معقول وسائل ترغیبات اور ڈھانچوں کے توسط سے انجام دیں گے۔ ان میں ترقی میں دیگر HEI کی مدد کرنا، معاشرے کے ساتھ رابطے اور خدمت، مختلف شعبوں میں عملی تعاون پیش کرنا، اعلیٰ تعلیم نظام کے لیے اساتذہ کو تیار کرنا اور اسکولی تعلیم کے لیے مدد فراہم کرنا شامل ہے۔

10.7 2040 تک تمام اعلیٰ تعلیمی اداروں کو کثیر شعبہ جاتی اداروں کی حیثیت حاصل کرنی ہوگی اور طلبا کی بڑی تعداد، ترجیحاً ہزاروں میں، کو داخل کرنا ہوگا تاکہ بنیادی ڈھانچے اور وسائل کا معقول اور مناسب استعمال کیا جاسکے اور متحرک و کثیر شعبہ جاتی برادریاں تیار کی جاسکیں۔ اس مقصد کے حصول میں وقت درکار ہے اس لیے تمام HEIs پہلے 2030 کثیر شعبہ جاتی حیثیت حاصل کریں گے اور بعد میں طلبا کی تعداد میں بتدریج اضافہ کر کے اس کو مطلوب سطح تک لے کر آئیں گے۔

10.8 ایسے علاقوں اور خطوں میں جہاں سہولیات اور خدمات کا فقدان ہے۔ مزید اعلیٰ تعلیمی ادارے کھولے جائیں گے تاکہ مکمل دسترس، انصاف اور شمولیت کو یقینی بنایا جاسکے۔ 2030 تک ہر ضلع میں یا اس کے قریب کم از کم ایک کثیر شعبہ جاتی بڑا HEI ہوگا۔ اعلیٰ تعلیم کے ایسے ادارے، چاہے سرکاری ہوں یا نجی، قائم کرنے کی کوشش کی جائے گی جن میں اعلیٰ معیار کی اعلیٰ تعلیم علاقائی / بھارتی زبانوں اور دونوں زبانوں میں دستیاب ہو۔ کوشش کی جائے گی کہ اعلیٰ تعلیم میں جس میں پیشہ ورانہ تعلیم بھی شامل ہے، داخلے کی کل شرح 26.3 (2018) سے بڑھ کر 2035 تک 50% ہو جائے۔ اگرچہ ان اہداف کے حصول کے لیے متعدد نئے ادارے کھولے جائیں گے۔ موجودہ HEI کی بڑی تعداد کو وسعت دے کر اور ان کی صلاحیت کو بہتر بنا کر یہ مقصد حاصل کیا جائے گا۔

10.9 سرکاری اور نجی دونوں اداروں کو فروغ دیا جائے گا جبکہ غیر معمولی سرکاری اداروں کی بڑی تعداد تیار کرنے پر زیادہ زور دیا جائے گا۔ سرکاری HEIs کو سرکاری امداد کی سطح میں اضافے کی تعیّن کے لیے معقول اور شفاف نظام وضع کیا جائے گا۔

اس نظام سے تمام سرکاری اداروں کو ترقی اور فروغ کے لیے یکساں مواقع فراہم ہوں گے اور ان کا انحصار منظوری نظام میں منظوری کے لیے شامل طے شدہ پیمانوں اور شفافیت پر ہوگا۔ اعلیٰ تعلیمی ادارے جو اس پالیسی میں درج اعلیٰ معیار کی تدریسی سہولیات فراہم کریں گے۔ ان کو اپنی سہولیات میں وسعت پیدا کرنے کی ترغیب دی جائے گی۔

10.10 اداروں کو کھلی فاصلاتی تعلیم (ODL) اور آن لائن پروگرام چلانے کا متبادل دستیاب ہو مگر بشرطیکہ ان کو فراہم کردہ سہولیات میں اضافے، طلبا کی اقدار میں اضافے اور تاحیات حصول علم (SDG4) کے مواقع فراہم کرنے کے لیے اس کی منظوری حاصل ہو۔ تمام ODL پروگرام یا ان سے منسلک پروگراموں جن کے لیے ڈپلومہ یا ڈگریاں عطا کی جاتی ہوں اس اعلیٰ معیار کے ہوں گے جو ان کے کیمپس میں موجود پروگراموں کے ہوں گے۔ ODL کے لیے منظوری حاصل کرنے والے ممتاز اداروں کی اعلیٰ کوالٹی آن لائن کورس شروع کرنے کے لیے مدد اور حوصلہ افزائی کی جائے گی۔ اس طرح کے معیاری آن لائن کورسوں کو اعلیٰ تعلیمی اداروں کے نصاب میں شامل کرلیا جائے گا۔

10.11 ایک ہی شعبے یا مضمون والے اعلیٰ تعلیمی اداروں کو وقت کے ساتھ ساتھ ترک کر دیا جائے گا اور تمام شعبوں میں اعلیٰ معیار کی کثیر شعبہ جاتی اور بین شعبہ جاتی تدریس و تحقیق کی حوصلہ افزائی کی خاطر تمام HEIs کو فعال کثیر شعبہ جاتی ادارے یا فعال کثیر شعبہ جاتی HEIs کا حصہ بنایا جائے گا۔ ایک ہی شعبہ والے HEIs مختلف شعبوں کے محکموں کا اضافہ کر کے اپنے یہاں موجود شعبے کو مستحکم کریں گے۔ مناسب منظوری کے حصول کے ساتھ تمام HEIs بتدریج مکمل تعلیمی و انتظامی خود مختاری حاصل کریں گے۔ سرکاری اداروں کو خود مختاری کی حیثیت حاصل کرنے کے لیے معقول سرکاری مالی مدد اور تعاون فراہم کیا جائے گا۔ سرکار کی حمایت اور اعلیٰ کوالٹی کی مساوی اور منصفانہ تعلیم فراہم کرنے والے نجی اداروں کی حوصلہ افزائی کی جائے گی۔

10.12 اس پالیسی میں شامل نئے نگرانی نظام سے اختیارات کی تفویض کی روایت اور اختراع کی آزادی کے کلچر کو پھلنے پھولنے کا موقع ملے گا جس کے تحت الحاقی کالجوں کا نظام خود مختاری میں بتدریج اضافہ کرتے ہوئے 15 برس کے عرصے میں موقوف ہو جائے گا۔ الحاق عطا کرنے والی یونیورسٹی منسلک کالجوں کی سرپرستی اور رہنمائی کرے گی تاکہ وہ تعلیمی اور نصابی امور میں متعین کم از کم معیار حاصل کر سکیں اور اپنی صلاحیت میں اضافہ کر سکیں۔ تدریس و تجزیہ، حکمرانی اصلاحات، معقول مالی بندوبست، اور بہتر و مفید انتظامی کارکردگی میں مطلوب صلاحیت میں اضافہ کر سکیں۔ کسی بھی یونیورسٹی سے الحاق شدہ تمام کالجوں کو مقررہ وقت تک مطلوبہ متعین معیار حاصل کرنا ہوگا تاکہ منظوری کے لیے درکار شرائط کو پورا کر سکیں اور اسناد عطا

کرنے والے خود مختار ادارے بن جائیں۔ایسا مربوط قومی کوششوں سے کیا جائے گا جن میں معقول رہنمائی اور سرکاری مدد شامل ہوگی۔

10.13 اعلیٰ تعلیم کا شعبہ مجموعی طور پر اعلیٰ تعلیمی نظام کا حصہ ہوگا جس میں پیشہ ورانہ تعلیم بھی شامل ہوگی۔اس پالیسی اور اس کے طریقۂ کار سے موجودہ تمام شعبوں کے تمام HEIs یکساں طور پر مستفیض ہوں گے اور جو آخر کار ایک مربوط اور ہم آہنگ اعلیٰ تعلیمی نظام تشکیل دیں گے۔

10.14 دنیا بھر میں یونیورسٹی سے مراد اعلیٰ تعلیم کا کثیر شعبہ جاتی ادارہ ہوتا ہے جو انڈر گریجویٹ، گریجویٹ اور Ph.D پروگرام منظم کرتا ہے اور اعلیٰ معیار کے تدریسی اور تحقیقی پروگرام چلاتا ہے۔ملک میں موجود اعلیٰ تعلیمی اداروں کے پیچیدہ ناموں مثلاً (Deemed to be University) یا یونیورسٹی کا وقار حاصل کرنے کے مجاز، الحاقی یونیورسٹی (Affiliating University) الحاقی تکنیکی یونیورسٹی (Affiliating Technical University) یونیٹری (Unitary) یونیورسٹی کو صرف ایک ہی نام دیا جائے گا ''یونیورسٹی'' جو اس کو متعین معیار اور پیمانہ پورا کرنے پر عطا کیا جائے گا۔

11- زیادہ ہمہ گیر اور کثیر شعبہ جاتی تعلیم کی سمت پیش رفت

11.1 بھارت میں ہمہ گیر اور کثیر شعبہ جاتی تعلیم کی طویل روایت رہی ہے۔ یہاں تکشلا اور نالندہ جیسی یونیورسٹیوں میں تمام شعبوں کے مضامین اور ادب کی وسیع درس وتدریس کا انتظام تھا۔قدیم بھارتی ادبی کارناموں میں جیسے بان بھٹ کدمبری (Banabhatta Kadambari) نے اچھی تعلیم کو 64 کلاؤں یا فنون کے علم سے تعبیر کیا ہے، ان 64 فنون میں نہ صرف گلوکاری اور مصوری جیسے مضامین شامل تھے بلکہ سائنسی شعبے کے مضامین مثلاً علم کیمیا اور ریاضی، پیشوں پر مبنی شعبوں مثلاً بڑھئی، درزی، پیشہ ورانہ شعبے علم ادویات اور انجینئرنگ کے ساتھ سافٹ مہارتیں جیسے مواصلات، بحث ومباحثہ اور فن تقریر بھی شمار کیے جاتے تھے۔ یہ نظریہ کہ انسانی تخلیقی صلاحیت پر معمور تمام مضامین بشمول ریاضی، سائنس، پیشوں پر مبنی مضامین اور پیشہ ورانہ مضامین کو فن تسلیم کیا جانا چاہیے بھارت کی ہی ایجاد ہے۔اسی طرز فکر کو کہ ''متعدد فنون کا علم'' یا جو آج کے جدید دور میں لبرل آرٹ کہلاتے ہیں (یعنی آرٹ یا فن کا آزاد نظریہ) بھارت کی تعلیم میں واپس لایا جانا چاہیے۔ کیونکہ یہی وہ طرز تعلیم ہے جو 21ویں صدی کے تقاضوں کو پورا کرتی ہے۔

11.2 انڈر گریجویٹ سطح کی تعلیم کے جائزے سے معلوم ہوتا ہے کہ انسانیات کو فنون اور سائنس، ٹیکنالوجی، انجینئرنگ اور ریاضی (STEM) کے ساتھ مربوط کرنے سے حصول علم کے بہتر نتائج ظاہر ہوتے ہیں جن میں تخلیقی اور اختراعی صلاحیتوں میں

اضافہ، تنقیدی طرز فکر اور افہام و تفہیم کی اعلیٰ معیار کی صلاحیت، مسائل کو حل کرنے کی صلاحیت، ٹیم ورک، مواصلات کی مہارت، تمام شعبوں پر محیط نصابوں پر مہارت، سماجی اور اخلاقی بیداری میں اضافہ وغیرہ شامل ہیں۔ اس کے علاوہ حصول علم بھی پر لطف ہو جاتا ہے۔ حصول علم کے ہمہ گیر اور کثیر شعبہ جاتی طریقۂ کار کی وجہ سے تحقیقی کاموں میں بھی سدھار ہوا ہے۔

11.3 ہمہ گیر اور کثیر شعبہ جاتی تعلیم کا مقصد بنی نوع انسان کی تمام صلاحیتوں کو فروغ دینا ہے یعنی دانش مندی، احساس حسن، سماجی، جسمانی، جذباتی اور اخلاقی تمام صلاحیتوں کو مربوط انداز میں۔ اس طرح کی تعلیم سے ہمہ گیر شخصیت کے مالک افراد تیار کرنے میں مدد ملے گی جن میں 21 ویں صدی کے لیے مطلوب آرٹس، انسانیات، زبانیں، سائنس، سماجی علوم، پیشہ ورانہ، تکنیکی اور پیشوں پر مبنی مہارتوں پر محیط تمام صلاحیتیں موجود ہوں۔ ان کے علاوہ سماجی تعلقات، سافٹ مہارتیں مثلاً مواصلات، فن تقریر، بحث و مباحثہ اور کسی ایک یا زیادہ شعبوں میں مخصوص دسترس بھی ان خصوصیات میں شامل ہیں جو 21 ویں صدی کے لیے درکار ہیں۔ اس طرح کی ہمہ گیر طرز تعلیم کو طویل مدت میں انڈر گریجویٹ پروگراموں کے لیے استعمال کیا جائے گا جن میں پیشہ ورانہ اور تکنیکی شعبے کے مضامین بھی شامل ہوں گے۔

11.4 ہمہ گیر نوعیت کی کثیر شعبوں پر مشتمل تعلیم، جو ماضی میں بھارت کا حصہ تھی، 21 ویں صدی اور چوتھے صنعتی انقلاب میں ملک کی قیادت کے لیے ضروری ہے۔ IIT جیسے انجینئرنگ اداروں کو بھی پیش رفت کے لیے ہمہ گیر اور شعبہ جاتی تعلیم کے لیے ضرورت ہوگی جس میں آرٹس اور انسانیات کا معقول اختلاط ہو۔ آرٹس اور انسانیات کے طلبا کو زیادہ سائنس کا علم حاصل کرنے کی ضرورت ہوگی اور وہ پیشہ ورانہ مضامین اور سافٹ مہارت کے حصول کی بھی کوشش کریں گے۔

11.5 تخیلاتی اور لچکدار نصابی ڈھانچے کی بدولت تدریس کے لیے شعبوں یا مضامین کے تخلیقی تال میل کے مواقع دستیاب ہوں گے اور اس سے متعدد سطح پر داخلے اور اخراج کی سہولت ہوگی۔ اس سے دور حاضر میں رائج جامد حدود سے نجات حاصل ہوگی نیز تاحیات حصول علم کے نئے مواقع دستیاب ہوں گے۔ کثیر شعبہ جاتی یونیورسٹیوں میں گریجویٹ سطح، ماسٹرز اور ڈاکٹریٹ کی تعلیم تحقیق پر مبنی خصوصی تدریس کے مواقع دستیاب کرانے کے علاوہ کثیر شعبے والے کاموں کے مواقع دستیاب کرائیں گی جو تعلیمی اداروں، سرکار اور صنعتوں میں درکار ہوں گے۔

11.6 کثیر شعبہ جاتی بڑی یونیورسٹیاں اور کالج اعلیٰ معیار کی ہمہ گیر اور کثیر شعبوں پر مشتمل بقلم کے حصول میں مدد کریں گے۔ طلبا کو نصاب میں لچک اور منفرد و دلکش نصابی متبادل پیش کیے جانے کے علاوہ کسی ایک یا زیادہ مضامین میں خصوصی تعلیم حاصل کرنے کی سعادت حاصل ہوگی۔ اساتذہ کی اضافی تعداد اور نصاب کے تعیّن میں ادارہ جاتی اختیارات کی بدولت اس کی

حوصلہ افزائی ہوگی۔درس وتدریس میں مواصلات، مذاکروں، تقاریر، تحقیق اور بین شعبہ جاتی طرز فکر پر زور دیا جائے گا۔

11.7 تمام اعلیٰ تعلیمی اداروں میں زبانوں، ادب، موسیقی، فلاسفی، بھارت کے علم، فن، رقص، تھیٹر، تعلیم، ریاضی، اسٹیٹسٹکس (Statistics)، اپلائڈ اور پیور سائنس، سماجیات، اقتصادیات، کھیل کود، ترجمہ اور ترجمانی اور کثیر شعبوں پر مبنی فعال بھارتی تعلیم اور ماحول کے لیے شعبے قائم کیے جائیں گے۔ان مضامین کے لیے بیچلر پروگراموں میں رعایت دی جائے گی اگر وہ ان شعبوں یا کھلے فاصلاتی تعلیم (ODL) کرائے جائیں اور اعلیٰ تعلیمی اداروں میں وہ دستیاب نہ ہوں۔

11.8 اس طرح کے ہمہ گیر اور کثیر شعبہ جاتی تعلیم کے مقصد کو حاصل کرنے کے لیے تمام HEIs کے لچکدار اور اختراعی نصاب میں ایسے شعبوں میں جہاں سماج کے تال میل یا خدمت، ماحولیاتی تعلیم اور اقدار پر مبنی تدریس کی ضرورت ہے طلبا کے انتخاب اور اختیار کے مطابق کورسز اور پروجیکٹ شروع کیے جانے چاہیے۔ماحولیاتی تعلیم آب وہوا کی تبدیلی، آلودگی، کچرے کے انتظام، صفائی ستھرائی، حیاتیاتی تنوع کا تحفظ، حیاتیاتی وسائل اور ماحولیاتی تنوع کا انتظام وانصرام، جنگل اور جنگلی جانوروں کا تحفظ، اور پائیدار ترقی وگزر بسر پر مشتمل ہوگی۔اقدار پر مبنی تعلیم سب انسانیت پر مبنی، اخلاقی، آئینی اور آفاقی انسانی اقدار مثلاً حق (Satya)، نیک عمل (Dharma)، امن وسکون (شانتی)، محبت (پریم)، عدم تشدد (اہنسا)، سائنسی رجحان، شہریت کی اقدار اور زندگی بسر کرنے کے لیے درکار مہارتیں، سیوا/خدمت کے درس اور سماجی خدمت کے پروگراموں میں شرکت شامل ہوں گی اور یہ ہمہ گیر تعلیم کا حصہ تصور کی جائیں گی۔دنیا میں رابطوں کے بڑھتے ماحول میں عالمی شہریت تعلیم (GCED) جو عصری عالمی مسائل سے نبرد آزما ہونے کا ایک ذریعہ ہے، طالب علموں کو بااختیار بنانے کی غرض سے دستیاب کرایا جائے گا تاکہ وہ عالمی مسائل سے واقف ہوسکیں اوران کو سمجھ سکیں۔اس طرح سے وہ زیادہ پرسکون، تحمل آمیز، داخلیت پر مبنی محفوظ اور پائیدار سماج کو فروغ دے سکیں گے۔تمام اعلیٰ تعلیمی اداروں کے طلبا کو ہمہ گیر تعلیم کے حصے کے طور پر علاقائی صنعتوں، تجارت، فنکاروں، دستکاروں وغیرہ کے ساتھ انٹرن شپ کی سہولت مہیا کرائی جائے گی اوران کے اپنے اور دیگر HEIs/تحقیقی اداروں کے اساتذہ کے ساتھ بھی انٹرن شپ کا موقع دیا جائے گا تاکہ ان کو اپنی تعلیم کے عملی پہلو کا بخوبی تجربہ ہوسکے اوران کے روزگار حاصل کرنے کے امکانات میں بھی اضافہ ہو۔

11.9 ڈگری پروگرام کا خاکہ اور طوالت اسی کے مطابق کردی جائے گی۔انڈر گریجویٹ ڈگری 3 سے 4 برس پر محیط ہوگی اور اس عرصے کے دوران اخراج کے متعدد مواقع دستیاب کرائے جائیں گے جس کے لیے مناسب اسناد بھی دی جائیں گی مثال کے طور پر پیشہ ورانہ یا پیشوں پر مبنی تعلیم کے کسی بھی شعبے میں ایک برس مکمل کرنے پر سرٹیفکٹ اور دو برس کی تعلیم مکمل کرنے

پر ڈپلومہ اور 3 برس کی تکمیل پر بیچلر ڈگری عطا کی جائے گی۔ کثیر شعبہ جاتی یا مضامین پر مشتمل 4 سالہ پروگرام کو فوقیت دی جائے گی کیونکہ یہ ہمہ گیر اور کثیر شعبہ جاتی تعلیم کے مکمل عوامل پر محیط ہوگی اور جس میں اس کے علاوہ طالب علم کی اپنی مرضی سے طے کیے گئے اہم اور غیر اہم مضامین پر توجہ مرکوز کرنے کی گنجائش ہوگی۔ اکیڈمک بنک آف کریڈٹ (ABC) قائم کیا جائے گا جو مختلف HEIs سے حاصل کیے گئے کریڈٹ کو ڈیجیٹل طریقے سے محفوظ رکھے گا تا کہ HEI کی طرف سے ڈگری عطا کیے جانے کے وقت ان کریڈٹ کو مدنظر رکھا جائے۔ 4 سالہ پروگرام میں ڈگری مع تحقیق بھی دی جاسکتی ہے اگر طالب علم HEI کے ضوابط کے مطابق اپنے اہم شعبے میں تحقیقی پروجیکٹ مکمل کرلے۔

11.10 HEI کے پاس مختلف نوعیت کے ماسٹر پروگرام شروع کرنے کا اختیار ہوگا:

(a) اس میں دو سال پر محیط پروگرام ان لوگوں کے لیے ہوگا جنھوں نے 3 سالہ گریجویشن پروگرام مکمل کرلیا ہے۔ اس پروگرام کا دوسرا سال مکمل طور پر تحقیق کے لیے وقف ہوگا۔

(b) ان طلبا کے لیے جنھوں نے 4 سالہ بیچلر پروگرام تحقیق کے ساتھ مکمل کیا ہے ان کے لیے ایک سال کا ماسٹرز پروگرام ہوسکتا ہے۔

(c) بیچلر/ماسٹرز کا 5 سالہ مربوط پروگرام دستیاب کرایا جاسکتا ہے۔ Ph.D کرنے کے لیے ماسٹر کی ڈگری یا تحقیق سمیت 4 سالہ بیچلر ڈگری درکار ہوگی۔ M.Phil پروگرام ترک کرایا جائے گا۔

11.11 ہمہ گیر اور کثیر شعبہ جاتی تعلیم کے لیے IITs، IIMs کے مساوی ماڈل سرکاری یونیورسٹیاں MERUs (Multidisciplinary Education and Research Universities) قائم کی جائیں گی۔ ان کے قیام کا مقصد معیاری تعلیم میں اعلیٰ ترین عالمی معیارات کا حصول ہوگا۔ ان سے پورے بھارت میں کثیر شعبہ جاتی تعلیم میں اعلیٰ ترین معیار متعین کرنے میں بھی مدد ملے گی۔

11.12 اعلیٰ تعلیمی ادارے تحقیق و اختراع پر توجہ مرکوز کرنے کے لیے اسٹارٹ اپ نگہداشت کے مراکز، ٹیکنالوجی ترقی مراکز، تحقیق کے نئے شعبوں میں مراکز، بہتر صنعتی، تعلیمی جڑاؤ اور انسانیات اور سماجی علوم سمیت بین شعبہ جاتی تحقیق قائم کریں گے۔ وبا اور عالمی وبا کے اس پس منظر میں یہ ضروری ہے کہ HEI انفیکشن پیدا کرنے والے عوارض، بیماریوں کو کنٹرول کرنے کے طریقہ کار (Epidemiology)، وائرولوجی، امراض کی جانچ (Diagnostics) آلات، ٹیکہ کاری اور دیگر متعلقہ شعبوں میں تحقیق کی قیادت کریں۔ اعلیٰ تعلیمی ادارے طلبا برادری میں اختراع کو فروغ دینے کی غرض سے امدادی

طریقۂ کار مہیا کرا سکتے ہیں جس سے ان کی حوصلہ افزائی ہو۔ اس طرح کی فعال تحقیق اور اختراع کے لیے NRF مدد فراہم کرے گا اور تحقیق کے لیے تجربہ گاہیں اور دیگر تحقیقی تنظیموں کی معاونت کرے گا۔

12- طلبا کے لیے زیادہ موزوں تدریسی ماحول اور امداد

12.1 پُر تاثیر حصول علم کے لیے ایک ہمہ گیر ماحول کی ضرورت ہوتی ہے جس میں موزوں نصاب، جاذب درس و تدریس، سلسلہ وار فارمیٹیو تجزیہ اور طلبا کے لیے معقول امداد دستیاب ہو۔ نصاب دلچسپ اور موزوں ہو اور تازہ ترین معلومات کے مطابق اس کی باقاعدہ طریقے سے تجدید ہوتی رہے تاکہ حصول علم کے متعین معیار حاصل کیے جا سکیں۔ طلبا کو نصابی تدریس کے لیے اعلیٰ معیار انتظامات ضروری ہیں، طلبا جن تجربات سے فیضیاب ہوتے ہیں ان کا تعین درس و تدریس کی روایات سے ہوتا ہے جو حصول علم کو براہ راست متاثر کرتی ہیں۔ تجزیہ کے طریقۂ کار سائنسی ہونے چاہیے۔ ان کا خاکہ ایسا ہونا چاہیے جس سے علمی لیاقت میں لگاتار اضافہ ہو اور معلومات یا علم کے عملی استعمال کی جانچ ہوتی رہے اور آخر مگر اہم اعلیٰ معیار کے حصول علم کے لیے ایسی صلاحیتوں کی ترقی بھی اہم ہے جو طلبا کو صحت، تندرستی، اچھے سماجی روابط بہتر اخلاق کو فروغ دیں۔ معیاری تعلیم کے لیے نصاب، درس و تدریس، سلسلہ وار تجزیہ اور طلبا کی امداد سنگ میل کی حیثیت رکھتے ہیں۔ معیاری لائبریریوں، تجربہ گاہوں، ٹیکنالوجی، کھیل کود تفریح کے لیے میدان، طلبا کی بات چیت اور ربط ضبط کے لیے جگہ، کھانا کھانے کی جگہ کا انتظام، ایسے اقدامات ہیں جو معقول وسائل اور بنیادی ڈھانچے کے ساتھ بہتر علمی ماحول ایسی چیزیں ہیں جو طلبا کی کامیابی کے لیے ضروری ہیں۔

12.2 پہلے، تخلیق کو فروغ دینے کے لیے اداروں اور اساتذہ کو اعلیٰ تعلیم کے وسیع دائرے میں رہ کر نصاب، درس و تدریس اور تجزیہ کے لیے اختراعی اقدامات کی آزادی دینی ہوگی جو تمام اداروں، پروگراموں اور ODL آن لائن اور کلاس کی روایتی تدریس میں استقلال کو یقینی بنائے گی۔ اسی طرح سے ادارے اور پُر عزم اساتذہ نصاب اور درس و تدریس تیار کریں گے تاکہ تمام طلبا کے لیے فعال اور جاذب علمی ماحول فراہم کیا جا سکے۔ ہر پروگرام کے مقاصد کو توسیع دینے کے لیے سلسلہ وار فارمیٹیو تجزیہ درکار ہوگا۔ تجزیہ کے کل نظام کا فیصلہ HEI کریں گے۔ ان میں سرٹیفکٹ کے لیے مطلوب حتمی مرحلہ بھی شامل ہوگا۔ HEIs متعین پیمانے پر مبنی گریڈنگ نظام اپنائیں گے جو ہر پروگرام کے حصول علم کے لیے طے کیے گئے پیمانوں پر مبنی طلبا کی لیاقت کا تجزیہ کرے گا۔ اس سے نظام کو منصفانہ اور ماحصل کو مقابلہ جاتی بنانے میں مدد ملے گی۔ اعلیٰ تعلیمی ادارے رسک والے امتحانات کو چھوڑ کر زیادہ مستقل اور ہمہ گیر جانچ کو اپنانے کی کوشش کریں گے۔

12.3 دوسرا، ہر ادارہ نصاب کی بہتری سے لے کر کلاس میں معیاری تدریس تک تمام علمی منصوبوں اور بڑے ادارہ جاتی ترقیاتی پروگرام (IDP) میں تال میل پیدا کرے گا۔ ہر ادارے کو کلاس میں علمی اور سماجی امور سے متعلق رسمی باہمی رابطوں یا ان سے باہر طلبا کے متنوع گروپوں کی امداد کے لیے مستحکم اندرونی نظام وضع کرنا ہوگا اور طلبا کی ہمہ گیر ترقی کے لیے عزم کرنا ہوگا۔ مثال کے طور پر تمام HEIs کو موضوع پر مبنی کلب اور اساتذہ و دیگر ماہرین کی مدد سے طلبا کے ذریعہ منظّم کی گئی سرگرمیوں کے لیے مواقع اور رقوم فراہم کرنی ہوں گی۔ ان میں سائنس، ریاضی، شاعری، زبان، ادب، مذاکرہ، موسیقی، کھیل کود وغیرہ سے منسلک کلبوں کا قیام شامل ہے۔ وقت کے ساتھ ساتھ طلبا کے مطالبے پر جب اساتذہ اور ماہرین کی معقول تعداد دستیاب ہو ان سرگرمیوں کو نصاب میں شامل کیا جاسکتا ہے۔ اساتذہ ایسی صلاحیت و تربیت کے حامل ہوں گے کہ وہ طلبا کے لیے صرف استاد ہی نہ رہیں بلکہ ان کے سرپرست اور رہنما کا کردار ادا کرسکیں۔

12.4 تیسرا— سماجی، معاشی طور پر پسماندہ طبقات اور غیر مراعات یافتہ پس منظر سے تعلق رکھنے والے طلبا کو اعلیٰ تعلیم تک کے سفر کے لیے مدد کی ضرورت ہوتی ہے۔ یونیورسٹیوں اور کالجوں کو اعلیٰ معیار کے امدادی مراکز قائم کرنے کی ضرورت ہوگی جس کے لیے انھیں معقول رقم اور تعلیمی وسائل مہیا کیے جائیں گے تاکہ وہ اس سلسلے میں موثر کردار ادا کرسکیں۔ تمام طلبا کو پیشہ ورانہ تعلیمی اور کیریئر سے متعلق صلاح ومشوروں کی سہولت دستیاب کرائی جائے گی۔ ان کے لیے کاؤنسلر بھی دستیاب ہوں گے جو ان کی جسمانی، اعصابی اور جذباتی خیر وعافیت کا دھیان رکھیں گے۔

12.5 چوتھا—ODL اور آن لائن تعلیم معیاری اعلیٰ تعلیم کی دسترس میں اضافے کے لیے قدرتی طور پر راہ ہموار کرتی ہے۔ اس کی صلاحیتوں سے بھرپور فائدہ اٹھانے کے لیے ODL کی تجدید کی جائے گی۔ اس کو وسیع بنانے کی غرض سے مربوط اور مع دیگر اقدامات کیے جائیں جس کے دوران معیار کی کوالٹی پر بھرپور توجہ دی جائے گی۔ ODL پروگرام کلاس میں دستیاب پروگراموں کی کوالٹی اور معیار کے برابر ہوں گے۔ ODL کے اصول وضوابط، معیارات، اس کی منظّم ترقی کے لیے رہنما خطوط، قواعد اور منظوری کے لیے اصول وضع کیے جائیں گے اور معیاری ODL کے لیے فریم ورک تیار کیا جائے گا جس پر ہر اعلیٰ تعلیمی ادارے کو عمل کرنا ہوگا۔

12•6: آخری، تمام پروگرام، کورس، تمام مضامین سے متعلق درس وتدریس جس میں کلاس، آن لائن اور ODL میں پڑھائے جانے والے درس شامل ہیں نیز طلبا کی امداد۔ ان سب اقدامات کا نصب العین کوالٹی کا عالمی معیار حاصل کرنا ہوگا۔

عالمگیریت

12.7 مذکورہ بالا متعدد اقدامات سے بھارت میں تعلیم حاصل کر رہے بین الاقوامی طلبا کی بڑی تعداد بھی مستفیض ہوگی۔ ان سے بھارت میں تعلیم حاصل کر رہے ایسے طلبا جو بیرون ملک تعلیم حاصل کرنا، کریڈٹ منتقل کرنا چاہتے ہیں یا بیرون ملک اداروں میں تحقیق کرنا چاہتے ہیں ان کو یہ اسی طرح اس کے برعکس صورتحال میں طلبا کو فائدہ ہوگا۔ ایسے مضامین میں اس طرح کے کورس یا پروگرام جیسے بھارت کے بارے میں علم یا آئیڈولوجی، بھارتی زبانیں، AYUSH طریقۂ علاج، یوگا، آرٹ، موسیقی، تاریخ، کلچر اور جدید بھارت، بین الاقوامی سطح پر قابل قبول سائنسی نصاب، سماجی علوم وغیرہ کو فروغ دیا جائے گا تاکہ عالمی کوالٹی کے معیارات حاصل کر کے بین الاقوامی طلبا کو راغب کر کے ان کی تعداد میں اضافہ کیا جا سکے۔ بیرونی طلبا کو راغب کرنے کی کوششوں میں سماجی رابطوں کے معقول مواقع، معیاری رہائشی سہولیات اور کیمپس پر دستیاب امداد وغیرہ کو بھی شامل کیا جا سکتا ہے۔ ان کوششوں اور اقدامات سے گھر پر عالمگیریت کے ہدف کو پورا کیا جا سکتا ہے۔

12.8 کم خرچ پر بہتر تعلیم مہیا کرا کر بھارت عالمی تعلیمی مرکز کی حیثیت حاصل کر سکتا ہے جس سے اس کو اپنے ''وشو گرو'' یعنی عالمی استاد کے کردار کو بحال کرنے میں مدد ملے گی۔ اعلیٰ تعلیم کے ہر ادارے میں جو بین الاقوامی طلبا کی میزبانی کرتا ہو بین الاقوامی طلبا کا دفتر کھولا جائے گا جو بیرون ملک سے آنے والے طلبا کے خیر مقدم اور امداد سمیت تمام امور کا انتظام کرے گا۔ اعلیٰ معیار کے بین الاقوامی اداروں کے ساتھ تحقیق/تدریس میں تال میل اور اساتذہ/طلبا کے تبادلوں کے لیے سہولیات فراہم کی جائیں گی اور بیرونی ممالک کے ساتھ قابل قبول باہمی مفادات پر مبنی معاہدوں یعنی MOU پر دستخط کیے جائیں گے۔ اعلیٰ کارکردگی کا مظاہرہ کرنے والی بھارتی یونیورسٹیوں کو بیرون ملک مراکز کھولنے پر حوصلہ افزائی کی جائے گی اور اسی طرح چنندہ یونیورسٹیوں کو مثال کے طور پر دنیا میں ممتاز 100 یونیورسٹیوں کو بھارت میں کام شروع کرنے کے لیے ان کی حوصلہ افزائی کی جائے گی۔ ان کے بھارت میں داخلے کی سہولت کے لیے قانونی فریم ورک وضع کیا جائے گا۔ ان یونیورسٹیوں کی نگرانی، حکمرانی کے بارے میں خصوصی مراعات فراہم کر کے بھارت کے دیگر خود مختار اداروں کے مساوی اختیارات عطا کیے جائیں گے۔ اس کے علاوہ تحقیق میں تعاون اور تال میل، بھارتی اداروں کے طلبا اور عالمی اداروں کے طلبا کے مابین تبادلوں کو فروغ دینے کے لیے خصوصی کوششیں کی جائیں گی۔ غیر ملکی یونیورسٹیوں کو مطلوب کریڈیٹ کی اجازت دی جائے گی اور اگر انفرادی طور پر HEI اس کو اپنی ضروریات اور اصولی مطالبات کے تین معقول اور مناسب تصور کرتا ہے تو اس کو سند عطا کر سکتا ہے۔

طلبا کی سرگرمیاں اور شراکت داری

12.9 نظامِ تعلیم میں طلبا کی حصہ داری اہمیت کی حامل ہے۔ اعلیٰ معیار کے درس و تدریس کے عمل کے لیے کیمپس کی متحرک زندگی لازمی ہے۔ اس مقصد کے حصول کے لیے طلبا کو کھیل کود، کلچر/آرٹ، کلبوں، ماحولیات سے متعلق کلبوں، سرگرمیوں سے متعلق کلبوں، سماجی خدمت کے پروجیکٹ وغیرہ میں شرکت کے بہت مواقع دیے جائیں گے۔ ہر تعلیمی ادارے میں تناؤ اور جذبات کی شدت کو رفع کرنے کے لیے کاؤنسلروں کی خدمات مہیا ہوں گی۔ دیہی علاقوں سے آنے والے طلبا کے لیے مستحکم انتظامات کیے جائیں گے جس میں ان کی مطلوبہ ضروریات کے علاوہ ہوسٹل کی سہولت بھی دی جائے گی۔ ہر HEI کو اپنے ادارے کے طلبا کے لیے معیاری طبی سہولیات کی دستیابی یقینی بنائی ہوگی۔

طلبا کو مالی امداد

12.10 طلبا کو مالی امداد مختلف طریقوں سے مہیا کرائی جانی چاہیے۔ درج فہرست ذاتوں/قبائل اور دیگر پسماندہ طبقات سے تعلق رکھنے والے اور دیگر سماجی، معاشی طور پر پسماندہ طبقات سے تعلق رکھنے والے طلبا کی خصوصیات کی حوصلہ افزائی کی جانی چاہیے۔ وظائف حاصل کر رہے طلبا کی مدد، ان کو بڑھاوا دینے اور پیش رفت پر نگاہ رکھنے کے لیے قومی وظیفہ پورٹل کو وسعت دی جائے گی۔ اپنے طلبا کو بڑی تعداد میں مفت سہولیات فراہم کرنے اور وظائف دینے کے لیے نجی تعلیمی اداروں کی حوصلہ افزائی کی جائے گی۔

13- پُرعزم، پُرجوش اور باصلاحیت اساتذہ

13.1 اعلیٰ تعلیمی اداروں میں معیار اور اساتذہ کا انتظام سب سے اہم پہلو ہے۔ اعلیٰ تعلیم کے مقاصد کے حصول میں اساتذہ کی اہمیت کے مدنظر گزشتہ کئی برسوں میں ان کی بھرتی اور کیریئر میں ترقی کے طریقہ کار کو منظم کرنے کے لیے متعدد اقدامات کیے گئے ہیں۔ ان اقدامات کا مقصد اساتذہ کی تقرری کرتے وقت مختلف گروپوں کی منصفانہ نمائندگی کو بھی یقینی بنانا ہے۔ سرکاری اداروں میں مستقل اساتذہ کے معاوضے کی سطح میں بھی خاطر خواہ اضافہ کیا گیا ہے۔ پیشہ ورانہ ترقیاتی مواقع کی صلاحیت رکھنے والے اساتذہ کی تقرری کے لیے متعدد اقدامات کیے گئے ہیں۔ البتہ، علمی پیشے سے وابستہ افراد کے وقار میں اضافے کے باوجود تدریس، تحقیق اور اعلیٰ تعلیمی اداروں میں خدمات انجام دینے کے لیے اساتذہ کو فراہم کی جانے والی ترغیبات مطلوبہ سطح سے کم ہیں۔ اساتذہ میں ترغیب کے فقدان کے لیے ذمہ دار عوامل کا سدباب کیا جانا چاہیے۔ اس سے یہ یقینی بنانے میں مدد ملے گی کہ اساتذہ اپنے طلبا/طالبات ادارے اور پیشے کو آگے بڑھانے کے اپنے عزم میں مستحکم اور

پُرجوش ہیں۔اس نصب العین کے حصول کے لیے پالیسی میں درج ذیل سفارشات پیش کی گئی ہیں۔

13.2 سب سے بنیادی سطح پر تمام اعلیٰ تعلیمی اداروں میں بنیادی ڈھانچہ اور دیگر سہولیات دستیاب کرائی جائیں گی جن میں پینے کا صاف پانی، صاف اور کارگر بیت الخلا، تختہ سیاہ، دفاتر، تدریسی اشیا کی سپلائی، لائبریری، تجربہ گاہیں اور کلاس اور کیمپس کے لیے خوشنما جگہیں۔ ہر کلاس میں تعلیم سے متعلق جدید ٹیکنالوجی دستیاب کرائی جانی چاہیے جن سے حصول علم میں بہتری آتی ہے۔

13.3 تدریسی فرائض زیادہ نہیں ہوں گے اور طلبا-استاد کا تناسب بھی بہت زیادہ نہیں ہوگا۔اس سے تدریسی سرگرمیاں خوشگوار رہیں گی اور طلبا کے ساتھ رابطے، تحقیق کے کام اور یونیورسٹی کی دیگر سرگرمیوں کے لیے کافی وقت دستیاب ہوگا۔اساتذہ کا تقرر ایک ادارے کے لیے ہوگا اور عمومی طور پر دیگر اداروں میں قابل تبادلہ نہیں ہوگا۔اس سے اساتذہ اپنے ادارے اور برادری سے جڑے رہیں گے اور اپنی محنت اسی پر صرف کریں گے۔

13.4 اساتذہ کو منظور شدہ دائرے کے اندر رہتے ہوئے اپنے نصاب اور درس و تدریس کے طریقے خود وضع کرنے کا اختیار ہوگا۔ وہ نصابی کتب کے تدریسی مواد کا انتخاب کر سکیں گے، طلبا کو کام دے سکیں گے اور ان کا تجزیہ کر سکیں گے۔اساتذہ کو بااختیار بنانے سے ان کو تدریسی میں، تحقیق میں اور خدمت میں اپنی مرضی کے مطابق بہترین اور اختراعی طریقہ کار کرنے کی آزادی سے ان کی غیر معمولی اور تخلیقی کام کرنے کے لیے ترغیب ملے گی۔

13.5 معقول اعزازات عطا کر کے، ترقی دے کر خدمات کا اعتراف کر کے اور ادارہ جاتی قیادت میں شامل کر کے ان کی حوصلہ افزائی کی جائے گی۔اس کے ساتھ ہی جو اساتذہ بنیادی اصولوں کے مطابق خدمات انجام دینے میں ناکام رہیں گے ان سے جواب طلب کیا جائے گا۔

13.6 خودمختار اداروں کو بہترین کارکردگی پیش کرنے کی خاطر اختیارات عطا کرنے کے نظریے کے مطابق اعلیٰ تعلیمی اداروں کے پاس اساتذہ کے تقرر کے لیے واضح، اختیاری اور شفاف طریقہ کار ہوں گے۔تقرری کا موجودہ نظام برقرار رہے گا، مدت سے متعلق ضابطہ یعنی Tenure Track، مناسب پروبیشن پیریڈ برقرار رہے گا تاکہ بہترین کارکردگی کو یقینی بنایا جا سکے۔ زیادہ پُراثر تحقیق کے اعتراف کے طور پر جلد ترقی دی جائے گی۔ملازمت کو مستقل کرنے یعنی Tenure کے مقصد سے پروبیشن کے بعد ملازمت کی تصدیق کرنے، ترقی، تنخواہ میں اضافہ، اعتراف وغیرہ پر مشتمل متعدد پیمانوں سے کارکردگی کا تجزیہ کیا جائے گا۔ان کے علاوہ ساتھی ماہرین اور طلبا کے تبصروں، درس و تدریس میں اختراع، تحقیق کی کوالٹی اور اس کے

اثرات، پیشہ ورانہ ترقیاتی سرگرمیاں اور ادارے اور برادری کے لیے انجام دی گئی دیگر خدمات کا تجزیہ کرنے کے لیے بھی ادارہ واضح طریقہ کار وضع کرے گا اور ان کو ادارے کی ترقیاتی منصوبوں میں شامل کرے گا۔

13.7 غیر معمولی اور پُر جوش ادارہ جاتی قیادت وقت کی ضرورت ہے تا کہ بہترین کارکردگی اور اختراع کا ماحول تیار کر سکیں۔ کسی بھی ادارے اور اس کے اساتذہ کی کامیابی کے لیے غیر معمولی اور موثر قیادت کی ضرورت ہوتی ہے۔ اعلیٰ علمی لیاقت اور بہترین خدمات، مسلّمہ قیادت اور انتظامی مہارت والے بہترین اساتذہ کی اولین سطح پر شناخت کی جائے گی اور قائدانہ کردار بتدریج عطا کر کے ان کی تربیت کی جائے گی۔ ادارے کی سرگرمیوں کو منظّم طور پر جاری رکھنے کے لیے قائدانہ منصوبوں کو خالی نہیں رکھا جائے گا بلکہ منتقلی کے دوران قیادت کے لیے اورلیپنگ (Overlaping) کا طریقۂ کار اپنایا جائے گا جس میں منتقلی کے دوران ایک سبکدوش ہونے والے قائد کے علاوہ خیر مقدمی قائد کے کام کرنے کی بھی گنجائش ہوگی۔ ادارے کے قائدین بہترین اور ممتاز کارکردگی کا ایسا ماحول تیار کریں گے جس میں اساتذہ کے غیر معمولی اور اختراعی تدریس، تحقیق، ادارہ جاتی خدمت اور سماجی رابطوں سے متعلق بہترین کارکردگی کے اظہار پر حوصلہ افزائی کی جائے گی اور انھیں ترغیب دی جائے گی۔

14- اعلیٰ تعلیم میں مساوات اور داخلیت

14.1 اعلیٰ معیاری تعلیم میں داخلہ بیشمار متنوع امکانات کے باب کھول دیتا ہے جس سے انفرادی اور اجتماعی طور پر غیر مراعات یافتہ دائرے سے باہر آیا جا سکتا ہے۔ اسی وجہ سے معیاری اعلیٰ تعلیم کے مواقع ہر فرد کو دستیاب کرانا اولین ترجیحات میں شمار کیا جانا چاہیے۔ یہ پالیسی ہر طالب علم کو معیاری تعلیم، مساویانہ رسائی کو یقینی بنانے کے لیے وضع کی گئی ہے جس میں SEDGs پر خصوصی توجہ مرکوز کی گئی ہے۔

14.2 سماجی و معاشی طور پر غیر مراعات یافتہ طبقات سے تعلق رکھنے والے گروپوں (SEDGs) کے اسکولوں میں اعلیٰ تعلیمی شعبہ میں تعلیمی نظام سے مستفید نہ ہونے کے متعدد عوامل اور وجوہات ہیں۔ اس لیے مساوات اور شمولیت کا رجحان تمام اسکولوں اور اعلیٰ تعلیم میں مشترک ہونا چاہیے۔ اس کے علاوہ پائدار اصلاح کو یقینی بنانے کے لیے تسلسل ضرور ہونا چاہیے۔ اس لیے مساوات اور شمولیت کے اہداف کو پورا کرنے کے لیے پالیسی اقدامات اعلیٰ تعلیم کے ساتھ اسکول کی تعلیم بھی ہونی چاہیے۔

14.3 کچھ مخصوص عوامل ایسے ہیں جو اعلیٰ تعلیم میں زیادہ سنگین ہیں۔ ان کے سد باب پر خصوصی توجہ صرف کرنے کی ضرورت ہے۔ ان عوامل میں اعلیٰ تعلیم کے امکانات اور مواقع سے واقفیت کا فقدان، اعلیٰ تعلیم کے حصول پر آنے والا خرچ، مالی مجبوریاں،

داخلے کے عمل، جغرافیائی اور لسانی روکاوٹیں، متعدد اعلیٰ تعلیمی پروگراموں میں روزگار جٹانے کی صلاحیت کا فقدان اور طلبا کے لیے معقول امدادی طریقۂ کار کا فقدان۔

14.4 اس مقصد کے حصول کے لیے تمام سرکاری HEI میں اضافی اقدامات کیے جائیں گے جو اعلیٰ تعلیم کے لیے ہی مخصوص ہوں گے۔

14.4.1 سرکار کی طرف سے کیے جانے والے اقدامات۔

(a) SEDGs کی تعلیم کے لیے معقول سرکاری رقوم کی تفویض۔

(b) SEDGs کے لیے زیادہ GER کے لیے واضح اہداف کا تعیّن۔

(c) HEI میں داخلوں کے لیے جنسی مساوات میں بہتری۔

(d) ایسے خواہش مند اضلاع اور خصوصی تعلیمی زونوں میں جہاں SEDGs کی تعداد زیادہ ہے، مزید HEIs کھول کر دسترس میں اضافہ۔

(e) اعلیٰ معیاری HEIs جو علاقائی زبان/بھارتی زبان یا دو زبانوں میں تدریس کی سہولت فراہم کرتے ہیں ان کو ترقی اور مدد۔

(f) سرکاری اور نجی HEIs میں SEDGs کو مالی امداد اور وظائف کا اہتمام۔

(g) SEDGs میں اعلیٰ تعلیم کے مواقع اور وظائف کی معلومات فراہم کرنے کے لیے رابطوں میں وسعت۔

(h) بہتر حصہ داری اور حصول علم کے ماحصل کے مقصد کے لیے تکنیکی سہولیات کی ترقی۔

14.4.2 تمام HEIs کی طرف سے کیے جانے والے اقدامات

(a) اعلیٰ تعلیم کے مواقع سے فائدہ اٹھانے کے لیے اس پر آنے والے خرچ اور فیس میں کمی۔

(b) سماجی اور معاشی طور پر کمزور طلبا کے لیے مالی امداد اور وظائف۔

(c) اعلیٰ تعلیم کے مواقع اور وظائف سے واقف کرانے کے لیے رسائی اقدامات۔

(d) داخلے کے عمل کو زیادہ داخلی بنانا۔

(e) نصاب کو زیادہ داخلی بنانا۔

(f) اعلیٰ تعلیمی پروگراموں میں روزگار جٹانے کی صلاحیت میں اضافہ۔

(g) بھارتی زبانوں اور دوزبانوں میں تدریس کے لیے زیادہ کورسوں کی دستیابی۔

(h) تمام عمارتوں میں وہیل چیئر کی سہولت اور معذور افراد کے لیے دوستانہ ماحول کو یقینی بنانا۔

(i) غیر مراعات یافتہ تعلیمی پس منظر سے آنے والے طلبا کے لیے برج کورسوں کا اہتمام۔

(j) سرپرستی اور کونسلنگ کی معقول سہولیات بہم پہنچا کر تمام طلبا کو سماجی، جذباتی اور تعلیمی امداد کے لیے انتظامات کا اہتمام۔

(k) جنسی شناخت کے معاملوں پر اساتذہ/کاؤنسلر اور طلبا کو حساس بنانا اور نصاب سمیت HEI کے تمام پہلوؤں میں ان کی شمولیت۔

(l) عدم تعصب اور ہراساں کیے جانے کے خلاف ضوابط کا سختی سے نفاذ۔

(m) ادارہ جاتی ترقی کے منصوبے تیار کرنا جن میں SEDGs کی شرکت میں اضافے کے لیے خصوصی توجہ دی جائے۔ ان میں مذکورہ بالا اقدامات تک کی ہی حد مقرر نہیں ہے۔

15- اساتذہ کی تعلیم

15.1 اسکول اساتذہ کا پول تیار کرنے کے لیے اساتذہ کی تعلیم اہمیت کی حامل ہے۔ اساتذہ ہی آئندہ آنے والی نسلیں تیار کرتے ہیں۔ اساتذہ کی تیاری ایک ایسی سرگرمی ہے جس میں کثیر شعبہ جاتی تناظر اور علم، اقدار کا تعین اور ان پر عمل درآمد اور بہترین رہنماؤں کی سرپرستی میں ان کی تربیت وترقی۔ اساتذہ کو بھارتی اقدار، زبانوں، علوم، اخلاق اور روایات جن میں قبائلی روایات بھی شامل ہیں میں اچھی دسترس کا حامل ہونے کے ساتھ تعلیم اور درس وتدریس میں تازہ اور جدید معلومات کا علم بھی ہونا چاہیے۔

15.2 سپریم کورٹ کا تشکیل کردہ جسٹس جے ایس ورما کمیشن (2012) کے مطابق واحد مقصد والے بیشتر TEIs جن کی تعداد 10,000 سے زیادہ ہے اساتذہ کی تعلیم کے لیے سنجیدہ کوششیں نہیں کر رہے ہیں بلکہ وہ قیمت کے عوض ڈگریاں بیچ رہے ہیں۔ اب تک اس سمت میں کیے گئے نگرانی اقدامات نہ تو نظام کی ان خامیوں کو کم کرنے میں کامیاب ہوئے ہیں اور نہ ہی کوالٹی کے لیے بنیادی معیارات نافذ کر پائے ہیں اور حقیقت تو یہ ہے کہ انھوں نے اس شعبے میں اختراع اور بہتر کارکردگی کو مسدود کر کے منفی اثرات مرتب کیے ہیں۔ اس لیے اس شعبے اور اس کی نگرانی نظام کو احیا کے لیے سخت اقدامات کی فوری ضرورت ہے تاکہ معیارات کو بہتر بنایا جاسکے اساتذہ کے تعلیمی نظام میں دیانتداری، اعتماد، افادیت اور کوالٹی کو بحال کیا جاسکے۔

15.3 اساتذہ کے پیشے کے وقار کو بحال کرنے اور دسترس، دیانتداری کی سطح اور اعتماد میں اضافے کے لیے نگرانی نظام کو ناقص معیار والے، ناکارہ اساتذہ کے تعلیمی اداروں (TEIs) کے خلاف سخت اقدامات کرنے کے لیے اختیارات دیے جائیں گے۔ان میں وہ ادارے بھی شامل ہوں گے جو خامیاں دور کرنے کے لیے ایک برس دیے جانے کے بعد بھی بنیادی تعلیمی پیمانے حاصل کرنے میں ناکام ہوں گے۔ 2030 تک صرف تعلیمی اعتبار سے معقول، کثیر شعبہ جاتی اور اساتذہ کی تعلیم کے مربوط پروگرام ہی نافذ رہیں گے۔

15.4 اساتذہ کی تعلیم کے لیے کثیر شعبہ جاتی علم اور اعلیٰ کوالٹی کا علمی مواد نیز درس وتدریس کی ضرورت ہوتی ہے۔اس لیے اساتذہ کے لیے تمام تعلیمی پروگرام ہمہ گیر اور کثیر شعبہ جاتی اداروں میں چلائے جانے چاہیے۔اس مقصد کے حصول کے لیے کثیر شعبہ جاتی یونیورسٹیاں اور کالج ایسے تعلیمی شعبے قائم کریں گے جو تعلیم کے مختلف پہلوؤں میں مقابلہ جاتی تحقیق کے پروگراموں کے ساتھ ساتھ B.Ed کے پروگرام بھی چلا سکیں۔ یہ پروگرام علم نفسیات، فلاسفی، سماجیات، نیروسائنس، بھارتی زبانوں، آرٹس، موسیقی، تاریخ، ادب، جسمانی تعلیم، سائنس اور ریاضی کے شعبوں کے تال میل سے چلائے جائیں گے۔ اس کے علاوہ واحد مقصدی TEIs کو 2030 تک کثیر شعبہ جاتی ادارے کی حیثیت اختیار کرنی ہوگی کیونکہ ان کو اساتذہ کی تیاری کے لیے 4 سالہ مربوط پروگرام چلانا ہوگا۔

15.5 ان کثیر شعبہ جاتی اعلیٰ تعلیمی اداروں (HEIs) کی طرف سے چلایا جانے والا 4 سالہ مربوط B.Ed پروگرام اسکول اساتذہ کے لیے ڈگری کی کم ازکم اہلیت ہوگی۔ 4 سالہ مربوط B.Ed بیچلر سطح کی ہمہ گیر دوہری سند ہوگی جس میں تعلیم کے علاوہ خصوصی مضمون مثلاً زبان، تاریخ، موسیقی، ریاضی، کمپیوٹر سائنس، علم کیمیات، اقتصادیات، آرٹ، جسمانی تعلیم وغیرہ شامل ہوں گے۔ جدید ترین درس و تدریس کے علاوہ اساتذہ کی تعلیم، سماجیات، تاریخ، سائنس، علم نفسیات، کم عمر بچوں کی نگہداشت اور تعلیم، بنیادی خواندگی اور اعداد کا علم، بھارت کی اقدار/اخلاق/آرٹ اور روایات کی بنیادی واقفیت پر مشتمل ہوگی۔ HEI جو 4 سالہ مربوط B.Ed کے پروگرام چلا رہے ہیں ان کو 2 سالہ B.Ed پروگرام بھی شروع کرنے ہوں گے جو ان طلبا کے لیے ہوں گے جنھوں نے مخصوص مضمون میں بیچلر ڈگری پہلے ہی لے رکھی ہے۔ان امیدواروں کے لیے جنھوں نے مخصوص مضمون میں 4 سالہ انڈر گریجویٹ سند لے رکھی ہے۔ایک سالہ B.Ed پروگرام بھی شروع کیا جائے گا۔ 4 سالہ، 2 سالہ اور ایک سالہ B.Ed پروگراموں کے لیے طلبا کو راغب کرنے کی غرض سے اعلیٰ صلاحیت والے طلبا کو وظائف سے نوازا جائے گا۔

15.6 جن اعلیٰ تعلیمی اداروں میں اساتذہ کے تعلیمی پروگرام چلائے جارہے ہیں ان کو تعلیم اور متعلقہ شعبوں اور خصوصی مضامین میں ماہرین کی دستیابی کو یقینی بنانا ہوگا۔ ہر اعلیٰ تعلیمی ادارہ سرکاری اور نجی اسکولوں کے نیٹ ورک سے جڑا ہوگا جہاں زیر تعلیم اساتذہ سماجی خدمت، تعلیم بالغان اور پیشہ ورانہ تعلیم وغیرہ سمیت دیگر سرگرمیوں میں شرکت کے ساتھ طلبا کو بھی پڑھائیں گے۔

15.7 اساتذہ کی تعلیم میں یکساں معیار برقرار رکھنے کے لیے ملازمت سے پہلے اساتذہ کی تیاری کے پروگرام میں داخلہ قومی تجزیہ ایجنسی (NTA) کے توسط سے مضمون میں صلاحیت کی معقول جانچ کی بنیاد پر کیا جائے گا۔ ملک کے لسانی اور ثقافتی تنوع کے مدنظر اس کا معیار متعیّن کیا جائے گا۔

15.8 تعلیم کے محکموں میں اساتذہ کی اہلیت میں تنوع پیدا کیا جائے گا لیکن اس میں تدریس/فیلڈ/تحقیق کے تجربہ کو زیادہ اہمیت دی جائے گی۔ ایسے اساتذہ جن کی تربیت اسکول سے براہ راست وابستہ سماجی علوم مثال کے طور پر نفسیات، بچوں کی ترقی، لسانیات، سماجیات، فلاسفی، اقتصادیات اور سیاسی علوم میں ہوگی ان کو راغب کیا جائے گا۔ اس کے علاوہ سائنس، ریاضی، سماجیات اور زبانوں کی تعلیم سے وابستہ تربیت والے اساتذہ کو بھی اساتذہ کے تعلیمی اداروں میں داخلے کی لیے راغب کیا جائے گا تاکہ اساتذہ کی کثیر شعبہ جاتی تدریس کو مستحکم کیا جاسکے اور ان کی ذہنی ترقی و پختگی کو تقویت پہنچائی جاسکے۔

15.9 Ph.D میں داخلہ لینے والے امیدواروں کو، قطع نظر شعبوں، ڈاکٹریٹ کے لیے تربیتی پروگراموں میں اپنے منتخبہ مضمون سے منسلک تدریس/تعلیم/درس وتدریس/تحریر کے کریڈٹ پر مبنی کورس لینے ہوں گے۔ اس امکان کے پیش نظر کہ متعدد تحقیقی اسکالر اساتذہ یا عوامی نمائندوں/رابطہ کاروں کی ذمہ داریاں سنبھال سکتے ہیں ان کو درس وتدریس کے کام، نصاب تیار کرنے، معتبر تجزیہ نظام وضع کرنے، مواصلات وغیرہ سے روشناس کرایا جائے گا۔ Ph.D اسکالروں کو اسسٹنٹ شپ کررہے طلبا کو پڑھا کر یا دیگر ذرائع سے تدریسی عملی تجربے کے کم از کم گھنٹے پورے کرنے ہوں گے۔ اس مقصد کے لیے ملک بھر میں Ph.D پروگراموں کو شروع کیا جائے گا۔

15.10 کالج اور یونیورسٹی اساتذہ کی دوران ملازمت پیشہ ورانہ ترقی کے موجودہ ادارہ جاتی انتظامات وانصرامات جاری رکھے جائیں گے۔ معیاری تعلیم کے لیے ان کو مستحکم اور وسیع کیا جائے گا تاکہ معیاری تعلیم کے درس وتدریس کے عمل کو بہتر بنانے کی ضرورت کو پورا کیا جاسکے۔ DIKSHA/SWAYAM جیسے پلیٹ فارموں کی جو اساتذہ کو آن لائن تربیت فراہم

کرتے ہیں حوصلہ افزائی کی جائے گی تاکہ کم وقت میں اساتذہ کی بڑی تعداد کو معیاری تربیتی پروگرام دستیاب کرائے جاسکیں۔

15.11 غیر معمولی کارکردگی کا اظہار کرنے والے سینئر/سبکدوش اساتذہ کا پول تیار کرکے رہنمائی کے لیے قومی مشن قائم کیا جائے گا۔ اس مشن میں ایسے اساتذہ کو بھی شامل کیا جائے گا جو بھارتی زبانوں میں پڑھانے کی صلاحیت رکھتے ہوں۔ یہ لوگ یونیورسٹی/کالج اساتذہ کو قلیل/طویل مدتی بنیاد پر مبنی رہنمائی/پیشہ ورانہ مدد فراہم کریں گے۔

16- پیشہ ورانہ تعلیم کی از سر نو خاکہ نگاری

16.1 12ویں پنچ سالہ منصوبے (2012 تا 2017) کے تخمینے کے مطابق 19 تا 24 برس کے عمر کے بھارتی کارکنان کی بہت کم تعداد (5% سے بھی کم) نے پیشہ ورانہ تعلیم حاصل کی ہے جبکہ امریکہ جیسے ممالک میں یہ 52% ہے، جرمنی میں 75% اور جنوبی کوریا میں 96% کی اونچی شرح تک ہے۔ اس اعداد و شمار سے بھارت میں پیشہ ورانہ تعلیم کو وسعت دینے کی فوری ضرورت کا اظہار ہوتا ہے۔

16.2 پیشہ ورانہ تعلیم کے حصول میں طلبا کی قلیل تعداد کی بنیادی وجوہات میں سے ایک یہ ہے کہ ماضی میں پیشہ ورانہ تعلیم پر زور صرف 11ویں اور 12ویں میں توجہ دی گئی تھی یا 8ویں یا اس کے بعد تعلیم ترک کرنے والے طلبا پر۔ اس کے علاوہ پیشہ ورانہ مضامین کے ساتھ 11ویں اور 12ویں کلاس سے فارغ ہونے والے طلبا کے پاس اکثر اعلیٰ تعلیم میں اپنے منتخبہ مضامین میں تعلیم جاری رکھنے کے لیے راہ واضح نہیں تھی۔ عمومی اعلیٰ تعلیم میں بھی پیشہ ورانہ تعلیم کے طلبا کو داخلے کے لیے واضح پیمانے دستیاب نہیں تھے۔ انھوں نے اپنے دوسرے ساتھیوں کی طرح عام دھارے یا علمی شعبوں کو منتخب کیا تھا خوش نصیب نہیں تھے۔ ان کو مقابلتاً کم مراعات دستیاب ہیں۔ اس سے پیشہ ورانہ تعلیم کے شعبے سے تعلق رکھنے والے طلبا کے لیے عمودی ترقی کے مواقع مفقود تھے۔ اس حال ہی میں 2013 میں قومی مہارت کوالیفیکشن (National Skills Qualifications Framework (NSQF) قائم کرکے حل کرلیا گیا ہے۔

16.3 ایسا تصور کیا جاتا ہے کہ پیشہ ورانہ تعلیم عام دھارے کی تعلیم سے کم تر ہے اور ان طلبا کے لیے ہے جو عام دھارے کی تعلیم کی صلاحیت نہیں رکھتے۔ اس تصور سے طلبا کا انتخاب متاثر ہوتا ہے۔ یہ ایک سنجیدہ مسئلہ ہے اور اس کا سدباب مستقبل میں طلبا کو دی جانے والی پیشہ ورانہ تعلیم کی از سر نو خاکہ نگاری پر مبنی ہے۔

16.4 اس پالیسی کا مقصد پیشہ ورانہ تعلیم سے منسلک سماجی وقار کی موروثی نوعیت کے مسئلہ پر قابو پانا ہے۔ اس کے لیے پیشہ ورانہ

تعلیم کو تمام تعلیمی اداروں میں مرحلہ وار طریقے سے عام دھارے کی تعلیم کے ساتھ مربوط کرنا ہے۔ مڈل اور ثانوی اسکول کی سطح سے پیشہ ورانہ تعلیم شروع کر کے معیاری پیشہ ورانہ تعلیم کو اعلیٰ تعلیم کے ساتھ منتظم طریقے سے جوڑ دیا جائے گا۔ اس بات کو یقینی بنایا جائے گا کہ ہر طالب کم از کم ایک پیشہ کے بارے میں سیکھے اور زیادہ کے بارے میں اس کو واقفیت ہو۔ اس سے محنت کے وقار کو زیادہ توجہ حاصل ہوگی اور متعدد پیشوں / بھارتی فنون اور دستکاری کی اہمیت میں اضافہ ہوگا۔

16.5 2025 تک اسکولی اور اعلیٰ تعلیمی نظام کے کم از کم 50% طلبا کو پیشہ ورانہ تعلیم سے آگاہ ہونا چاہیے۔ اس کے لیے واضح عملی منصوبہ وضع کیا جائے گا جس میں اہداف اور وقت کا تعیّن ہوگا۔ یہ پائدار ترقیاتی اہداف 4.4 کے عین مطابق ہے اور اس سے ہندوستان کی آبادی میں مضمر صلاحیتوں کا بھرپور فائدہ اٹھانے میں مدد ملے گی۔ GER اہداف کے حصول کے وقت پیشہ ورانہ تعلیم میں مصروف طلبا کی تعداد کو بھی زیر غور رکھا جائے گا۔ پیشہ ورانہ صلاحیتوں کی ترقی بھی تعلیمی اور دیگر صلاحیتوں کے ساتھ ہی ہوگی۔ آئندہ دس برسوں میں تمام اسکولوں میں دستیاب تعلیمی سہولیات کے ساتھ پیشہ ورانہ تعلیم کو بھی مرحلہ وار طریقے پر شامل کرلیا جائے گا۔ اس کے مقصد کے لیے ثانوی اسکول بھی IITs، یا پالی ٹیکنیکوں اور علاقائی صنعتوں وغیرہ سے اشتراک کریں گے۔ اسکولی مراکز میں قائم اسکولوں میں مہارت تجربہ گاہیں قائم کی جائیں گی اور دیگر اسکولوں کو بھی اس سہولت سے مستفیض ہونے کا موقع دیا جائے گا۔ اعلیٰ تعلیمی ادارے یا تو از خود یا صنعت یا غیر سرکاری تنظیموں کے اشتراک سے پیشہ ورانہ تعلیم کی سہولت دستیاب کرائیں گے۔ 2013 میں شروع کی گئی B.Voc اسناد برقرار رہیں گی لیکن تمام دیگر بیچلر کورسوں میں تعلیم حاصل کر رہے طلبا کو بھی پیشہ ورانہ کورس دستیاب کرائے جائیں گے۔ ان میں وہ طلبا بھی شامل ہوں گے جو 4 سالہ کثیر شعبہ جاتی پروگراموں میں پڑھ رہے ہوں گے۔ اعلیٰ تعلیمی اداروں کو سافٹ اسکل سمیت مختلف مہارتوں میں قلیل مدتی سرٹیفکٹ کورسز شروع کرنے کی اجازت ہوگی۔ بھارت میں تیار کیا گیا اہم پیشہ ورانہ علم، ''لوک ودّیہ (Lokvidya) کو پیشہ ورانہ کورسوں میں شامل کر کے طلبا کو دستیاب کرایا جائے گا۔ ODL کے توسط سے پیشہ ورانہ کورس شروع کرنے کے امکانات تلاش کیے جائیں گے۔

16.6 آئندہ دس برس میں پیشہ ورانہ تعلیم تمام اسکولوں اور اعلیٰ تعلیمی اداروں میں مرحلہ وار شامل کرلی جائے گی۔ پیشہ ورانہ تعلیم کے جن شعبوں پر توجہ کی ضرورت ہوگی ان کا انتخاب علاقائی طور پر دستیاب موافقوں کے تجزیہ اور اس علاقے میں مہارتوں کے فقدان پر منحصر ہوگا۔ MHRD پیشہ ورانہ تعلیم کی شمولیت کے لیے ایک قومی کمیٹی قائم کرے گی (NCIVE) اور پیشہ ورانہ تعلیم کے ماہرین، وزارتوں کے نمائندوں پر مشتمل ہوگی اور اس کی نگرانی کے لیے صنعتیں اشتراک کریں گی۔

16.7 وہ ادارے جو اس کو جلد اپنا لیتے ہیں ان کو چاہیے کہ ماڈل اور کارگر طریقوں کا اختراع کریں اور NCIVE کے متعین کردہ اصولوں کے ذریعہ دیگر اداروں کو ان میں شریک کریں تا کہ پیشہ ورانہ تعلیم کی رسائی میں اضافہ ہو سکے۔ اعلیٰ تعلیمی ادارے پیشہ ورانہ تعلیم اور اپرنٹس شپ کے مختلف ماڈلوں کا بھی تجربہ کر سکتے ہیں۔ صنعتوں کی شراکت داری میں اعلیٰ تعلیمی اداروں میں نگہداشت مراکز یعنی انکیوبیشن مراکز (Incubation centres) کھولے جائیں گے۔

16.8 ہر شعبے، پیشے اور پیشہ ورانہ کام کے لیے قومی اسکل کوالیفکیشن فریم ورک کو مزید مفصل بنایا جائے گا۔ اس کے علاوہ بھارتی معیارات کو بین الاقوامی محنت تنظیم کے زیر نگرانی بین الاقوامی معیارات کلاسیفکیشن کے مطابق بنایا جائے گا جو پیشوں کے لیے وضع کیے گئے ہیں۔ اس فریم ورک سے حاصل شدہ علم کو تسلیم یا قبول کرنے کی بنیاد فراہم ہوگی۔ اس کے توسط سے عام نظام سے ترک تعلیم کرنے والے طلبا کو ان کے عملی تجربے کی بنیاد پر فریم ورک میں موزوں سطح پر شامل کیا جا سکتا ہے۔ کریڈیٹ پر مبنی فریم ورک سے عام اور پیشہ ورانہ تعلیم کے تمام شعبوں میں منتقلی کی سہولت دستیاب ہوگی۔

17– نئے قومی تحقیق فاؤنڈیشن کے توسط سے تمام شعبوں میں معیاری تعلیمی تحقیق کو رفتار عطا کرنا

17.1 ایک بڑی اور متحرک معیشت کی نمو اور پائداری، معاشرے کی ترقی اور مزید اعلیٰ مرتبہ حاصل کرنے کے لیے قوم کی مسلسل ترغیب کے لیے علم کی تخلیق اور تحقیق اہمیت کی حامل ہیں۔ کچھ خوشحال تہذیبوں (ماضی میں بھارت، میسوپوٹامیہ، مصر اور یونان) اور دور حاضر میں (امریکہ، جرمنی، اسرائیل، جنوبی کوریا اور جاپان) مضبوط علمی معاشرے تسلیم کیے جاتے ہیں۔ انھوں نے دانشورانہ اور مادّی دولت سائنس، آرٹ، زبان اور کلچر کے میدانوں میں جدید علم کی بدولت اکٹھا کی ہے۔ ان کی حصولیابیوں سے ان کی اپنی تہذیبوں کو ہی ترقی نصیب نہیں ہوئی بلکہ پوری دنیا ان سے مستفید ہوتی ہے۔

17.2 پوری دنیا میں ہو رہی تیز رفتار تبدیلیوں کے پیش نظر تحقیق کے لیے موزوں ماحول کی اس وقت سب سے زیادہ ضرورت ہے۔ ان میدانوں میں جہاں تبدیلی رونما ہوئی ہے آب و ہوا کی تبدیلی، آبادی کے اثرات اور انتظام، بایوٹیکنالوجی، وسعت پذیر ڈیجیٹل بازار، مشینوں کے علم میں اضافہ اور مصنوعی دانش شامل ہیں۔ بھارت کو ان میدانوں یا شعبوں میں قیادت حاصل کرنی ہے اور آنے والے برسوں میں علمی معاشرے کا قائدانہ کردار نبھانے کے لیے اپنی وسیع صلاحیتوں کو بروئے کار لانا ہے تو ملک کو ہر شعبے میں اپنی تحقیقی صلاحیتوں میں خاطر خواہ اضافہ کرنا ہوگا۔ آج کے اس دور میں معاشی، دانشورانہ، معاشرتی، ماحولیاتی اور تکنیکی اور صحت کے شعبوں میں تحقیق کی اہمیت سب سے زیادہ ہے۔

17.3 تحقیق کی مصدقہ اہمیت کے باوجود بھارت میں تحقیق اور اختراع میں سرمایہ کاری، آج کے دور میں، مجموعی گھریلو پیداوار یعنی GDP کا محض 0.69% ہے جبکہ امریکہ میں یہ 12.8%، اسرائیل میں 4.3% اور جنوبی کوریا میں 4.2% ہے۔

17.4 آج کے دور میں بھارت کو درپیش سماجی مسائل میں تمام شہریوں کو پینے کا صاف پانی اور صفائی، ستھرائی کی سہولت، معیاری تعلیم اور صحت کا تحفظ، ٹرانسپورٹ، معیاری ہوا، توانائی اور بنیادی ڈھانچہ مہیا کرانا ہے۔ اس کے لیے ایسے طریقۂ کار کے نفاذ کی ضرورت ہے جو نہ صرف اعلیٰ معیار کی سائنس اور ٹیکنالوجی کی معلومات اور علم پر مبنی ہو بلکہ ملک کو درپیش سماجی علوم، انسانیات اور مختلف سماجی، ثقافتی اور ماحولیاتی مسائل کا بھی علم ہو۔ ان مسائل کے سد باب کے لیے تمام شعبوں میں بین شعبہ جاتی تحقیق لازمی ضرورت ہے جن کو باہر سے درآمد کیا جاسکتا بلکہ ملک میں بھی اس کا انتظام کرنا ہوگا۔ از خود تحقیق کی صلاحیت سے ملک کو بیرون ملک سے متعلقہ تحقیق کو درآمد کرکے اپنی ضرورت کے مطابق ڈھالنے میں سہولت ہوگی۔

17.5 اس کے علاوہ سماجی مسائل کے حل میں ان کی اہمیت کے علاوہ کسی بھی ملک کی شناخت، ترقی، روحانی / دانشورانہ سکون و اطمینان اور تخلیقی صلاحیت بھی اس کی تاریخ، فنون، زبان اور ثقافت کے لیے اہمیت کی حامل ہیں۔ اس لحاظ سے فنون، انسانیات میں تحقیق کے ساتھ سائنس اور سماجی علوم کے شعبوں میں اختراع بھی ملک کی ترقی اور روشن مستقبل کے لیے ضروری ہیں۔

17.6 بھارت میں تعلیمی اداروں خصوصاً اعلیٰ تعلیمی اداروں میں تحقیق اور اختراع اہمیت کی حامل ہیں۔ دنیا کی بہترین یونیورسٹیوں کی تاریخ سے واضح ہوتا ہے کہ اعلیٰ تعلیم کی سطح پر بہترین درس و تدریس اور حصول علم کے لیے ایسے ماحول کی ضرورت ہوتی ہے جس میں تحقیق اور علم کی تخلیق کی مضبوط روایت قائم ہو، دنیا میں بہترین تحقیق کا بڑا حصہ کثیر شعبہ جاتی یونیورسٹیوں کا مرہون منت ہے۔

17.7 بھارت میں تحقیق اور تخلیق علم کی طویل تاریخی روایت ہے جو سائنس اور ریاضی سے لے کر آرٹ اور ادب تک صوتی علم اور لسانیات سے لے کر علم ادویات اور زراعت تک تمام شعبوں پر محیط ہے۔ اس کو مزید مستحکم کرنے کی ضرورت ہے تا کہ بھارت 21 ویں صدی میں ایک مضبوط اور صلاحیت سے بھرپور علمی سماج کے طور پر قائدانہ کردار نبھا سکے اور دنیا کی تین سب سے بڑی معیشتوں کی فہرست میں شامل ہو۔

17.8 اس پالیسی کا نصب العین بھارت میں تحقیق کی مقدار اور معیار دونوں اضافے کے لیے ہمہ گیر طریقۂ کار اختیار کرنا ہے۔ اس میں اسکولی تعلیم میں موثر تبدیلی لاکر اس کو کھیل کود اور دریافت پر مبنی طرز تدریس کو اپنایا جائے گا جس میں سائنسی

طریقوں اور تنقیدی رجحان پر زور دیا جائے گا۔ ان سب طلبا کے ذہنی رجحان اور صلاحیتوں کی شناخت کے لیے اسکولوں میں کیریئر کونسلنگ ، یونیورسٹیوں میں تحقیق کو فروغ، تمام اعلیٰ تعلیمی اداروں کی کثیر شعبہ جاتی نوعیت اور ہمہ گیر تعلیم پر زور، انڈر گریجویٹ نصاب میں انٹرن شپ اور تحقیق کی شمولیت، اساتذہ کے لیے کیریئر کا نظم جس میں تحقیق پر مناسب توجہ مرکوز ہو اور نگرانی سے متعلق وہ تمام تبدیلیاں جو تحقیق اور اختراع کی روایات کو مستحکم کریں شامل ہیں یہ تمام پہلو ملک میں تحقیقی رجحان پیدا کرنے کے لیے نہایت اہم ہیں۔

17.9 ان مختلف عناصر کے ہمہ گیر فروغ اور ملک میں معیاری تحقیق کے فروغ اور رفتار عطا کرنے کی غرض سے اس پالیسی میں قومی تحقیق فاؤنڈیشن (NRF) کے قیام کی تجویز پیش کی گئی ہے۔ NRF کے وسیع مقاصد میں یونیورسٹیوں میں تحقیق کی روایات کو پروان چڑھانا شامل ہوگا۔ خصوصی طور پر NRF صلاحیتوں پر مبنی ماہرین کی تجزیہ شدہ منصفانہ تحقیق کے لیے رقوم کی فراہمی کے لیے بنیاد فراہم کرے گا، غیر معمولی تحقیق کے اعتراف کے طور پر معقول حوصلہ افزائی کے ذریعہ ملک میں تحقیق کی روایت کو مستحکم کرے گا۔ یہ ریاستی یونیورسٹیوں اور دیگر سرکاری اداروں میں جہاں تحقیق کی گنجائش فی الوقت محدود ہے اس کے فروغ اور ترقی کے لیے اہم اقدامات کرے گا۔ NRF مقابلہ جاتی طور پر تمام شعبوں میں تحقیق کے لیے رقوم فراہم کرے گا۔ کامیاب تحقیق کا اعتراف کیا جائے گا اور جہاں موزوں ہوگا، اس پر سرکاری ایجنسیوں، صنعتوں اور سرکاری رخیراتی ادارہ کے اشتراک وتعاون سے ان پر عملدرآمد کیا جائے گا۔

17.10 محکمۂ سائنس وٹیکنالوجی (DST)، محکمۂ جوہری توانائی (DAE)، بایوٹیکنالوجی محکمہ (DBT)، زرعی تحقیق کی بھارتی کونسل (ICAR)، طبی تحقیق کی بھارتی کونسل (ICMR)، تاریخی تحقیق کی بھارتی کونسل (ICHR)، یونیورسٹی گرانٹس کمیشن (UGC) اور نجی اور خیراتی تنظیمیں جو کسی نہ کسی سطح پر تحقیق کے لیے رقوم فراہم کررہی ہیں اپنی ترجیحات اور ضرورتوں کے مطابق آزادانہ طور پر رقوم فراہم کرتی رہیں گی۔ البتہ NRF رقوم فراہم کرنے والی دیگر ایجنسیوں سے تال میل قائم کرے گا اور سائنس، انجینئرنگ اور دوسری اکیڈمیوں کے ساتھ کام کرکے یہ یقینی بنائے گا کہ مقصد کی ہمہ گیریت قائم رہے اور دوہرے اقدامات سے بچا جاسکے۔ NRF سرکار کے زیر حکمرانی ایک خودمختار ادارہ ہوگا جس میں گورنروں کا بورڈ تشکیل دیا جائے گا اور یہ گورنر تمام شعبوں کے بہترین تحقیق کار اور اختراعی صلاحیت کے افراد ہوں گے۔

17.11 NRF کی بنیادی سرگرمیوں میں شامل ہوں گی:

(a) تمام شعبوں اور ہر نوعیت کی مقابلہ جاتی، ماہرین کی تجزیہ شدہ گرانٹ تجاویز کو رقوم کی فراہمی۔

(b) تعلیمی اداروں خاص طور پر یونیورسٹیوں اور کالجوں میں جہاں تحقیق کی روایت کمزور ہو، تحقیق تخم ریزی، آبیاری اور سہولت بہم پہنچانا۔ یہ کام ان اداروں کی رہنمائی کے ذریعہ کیا جائے گا۔

(c) تحقیق کاروں اور متعلقہ سرکاری و صنعتی محکموں کے مابین رابطہ کاری تاکہ تحقیقی اسکالروں کو ملک کے ان مسائل سے آگاہی حاصل ہو جن میں تحقیق کی فوری ضرورت ہے اور پالیسی سازوں کو تازہ تحقیقی کارناموں سے واقفیت حاصل ہو۔ اس سے کارناموں کو معقول طور پر پالیسی میں شامل کیا جا سکے گا اور ان پر عمل درآمد کیا جا سکے گا۔

(d) غیر معمولی تحقیق اور ترقی و پیش رفت کا اعتراف۔

18- اعلیٰ تعلیم میں نگرانی نظام کی یکسر تبدیلی

18.1 اعلیٰ تعلیم کی نگرانی دسیوں برسوں سے ضرورت سے زیادہ سخت رہی ہے۔ نگرانی میں حد سے زیادہ سختی حد سے زیادہ غیر موثر ثابت ہوئی ہے۔ نگرانی نظام میکانکی نوعیت اور اختیارات کا فقدان ہر مسئلے کی بنیاد ہے مثلاً چند اداروں کے پاس اختیارات کا ارتکاز، ان اداروں کے مابین مفادات کا تضاد اور جوابدہی کا فقدان۔ اعلیٰ تعلیمی شعبے کے احیا اور اس کو پھلنے پھولنے کا موقع دینے کے لیے نگرانی نظام میں مکمل تبدیلی کی ضرورت ہے۔

18.2 مذکورہ بالا مسائل کے سد باب کے لیے اعلیٰ تعلیم کے نگرانی نظام میں یہ یقینی بنایا جائے گا کہ نگرانی کے مختلف کاموں، مثلاً منظوری، رقوم کی فراہمی، علمی معیارات کا تعیّن کے لیے مختلف خودمختار اور بااختیار ادارے ہوں گے۔ یہ چیک اور بیلنس نظام قائم کرنے، مفادات کے تضاد کو کم سے کم کرنے اور اختیارات کے ارتکاز کو ختم کرنے کے لیے ضروری ہے۔ یہ چاروں ادارہ جاتی ڈھانچے اگر چہ یہ چاروں اہم کام آزادانہ طور پر کرتے ہیں لیکن اس کے ساتھ ہی مقصد ایک ہونے کی وجہ سے ان میں باہمی اشتراک پایا جائے گا۔ یہ چاروں ادارے ایک ہی نگراں ادارے بھارتی کمیشن برائے اعلیٰ تعلیم (HECI) کے تحت عمودی طور پر آزادانہ کام کریں گے۔

18.3 قومی اعلیٰ تعلیمی نگراں کونسل (NHERC)، HECI کا پہلا عمودی ادارہ ہوگا۔ یہ اساتذہ کی تعلیم سمیت اعلیٰ تعلیمی شعبے کے لیے واحد مشترکہ نگراں یا ریگولیٹری ادارہ ہوگا لیکن اس میں طبی تعلیم اور قانون کی تعلیم شامل نہیں ہوں گی۔ اس کے قیام سے دور حاضر میں متعدد نگراں اداروں کی وجہ سے دوہرے اقدامات اور نگرانی کوشش میں بے ربطگی سے نجات ملے گی۔ اس کے لیے موجودہ قوانین پر نظر ثانی کی ضرورت ہوگی اور مختلف نگراں اداروں کی از سر نو ترتیب دی جائے گی تاکہ اس واحد نگراں ادارے کے لیے راہ ہموار کی جا سکے۔ نگرانی نظام کو چست اور درست بنانے کے لیے WHERC قائم کیا جائے گا اور اس

کے تحت کچھ اہم معاملوں کی موثر نگرانی کی جائے گی۔ ان معاملوں میں مالی معاملات پر حکمرانی، تمام مالی امور، آڈٹ، طریقۂ کار، بنیادی ڈھانچہ، اساتذہ/عملے، کورسز اور تعلیمی نتائج کا عوامی انکشاف وغیرہ شامل ہیں۔ یہ معلومات دستیاب کرانی لازمی ہوگی کہ تمام اعلیٰ تعلیمی ادارے اس کو NHERC کی عوامی اور اپنے ادارے کی ویب سائٹ پر اس کی تجدید بھی کرتے رہیں گے۔ عوامی انکشاف کے لیے دستیاب کسی بھی معلومات کے بارے میں کوئی بھی شکایت چاہے وہ متعلقین کی طرف سے ہو یا عوام کی طرف سے NHERC اس کا فیصلہ کرے گی۔ ہر HEI کے غیر منظّم طور پر منتخب کیے گئے طلبا سے جن میں معذور طلبا بھی شامل ہوں گے آن لائن فیڈ بیک لیا جائے گا۔

18.4 اس طرح کے قواعد کو منظوری کے توسط سے قابل عمل بنایا جائے گا۔ بھارت کا اعلیٰ تعلیمی کمیشن (HECI) منظوری عطا کرنے والے ادارے قومی منظوری کونسل (NAC) کی طرح کام کرے گا۔ اداروں کی منظوری بنیادی اصول وضوابط پر عوام کی کیے گئے انکشافات، اچھی حکمرانی اور ماحصل پر مبنی ہوگی۔ منظوری دینے والے آزادانہ ماحول میں شامل منظوری دینے والے ادارے یہ منظوری دے سکتے ہیں۔ یہ ادارے NAC کی نگرانی و سرپرستی میں کام کریں گے۔ منظوری عطا کرنے کی ذمہ داری NAC کی طرف اداروں کی معقول تعداد کو تفویض کی جاسکتی ہے۔ مختصراً۔ متعین سطح کے حصول کی خاطر تمام HEIs کے لیے مرحلہ وار متعین حدین مقرر کرے گا۔ اس نظام میں کوالٹی کے علاوہ، خود حکمرانی اور خود مختاری کے عوامل بھی شامل ہوں گے۔ تمام HEIs بھی اپنے ادارہ جاتی ترقیاتی منصوبوں کے (IDR) کے ذریعہ آئندہ 15 برسوں میں منظوری عطا کرنے کی اعلیٰ ترین سطح حاصل کرنے کی کوشش کریں گے اور اس طرح سے سند عطا کرنے والے ادارے/کلسٹر بن جائیں گے جن پر ان کی خود کی حکمرانی ہوگی۔ طویل مدت میں منظوری، وسیع عالمی روایت کی طرح، بائنری یعنی دو حصوں پر مشتمل عمل بن جائے گا۔

18.5 HECI کا تیسرا عمودی ادارہ اعلیٰ تعلیمی گرانٹس کونسل (HEGC) ہوگا جو شفاف پیمانوں اور اداروں کی طرف سے تیار کردہ IDPs اور ان پر ہوئی پیش رفت کی بنیاد پر اعلیٰ تعلیمی اداروں کو رقومات فراہم کرے گا۔ HEGC کے ذمہ وظائف، نئے شعبے شروع کرنے کے لیے مطلوب رقوم اور کوالٹی پروگراموں کو وسعت دینے کے لیے درکار ترقیاتی فنڈ کی تفویض ہوگی۔ یہ سہولت تمام اعلیٰ تعلیمی اداروں اور ہر شعبے کے لیے دستیاب ہوگی۔

18.6 HECI کا چوتھا عمودی ادارہ عمومی تعلیمی کونسل یا جنرل ایجوکیشن کمیشن (GEC) ہوگا۔ اعلیٰ تعلیمی پروگراموں کے لیے حصول علم کے متوقع ماحصل وضع کرے گا جن کو گریجویٹ ایٹریبوٹس 'Graduate attributes' بھی کہا جاتا ہے۔ GEC قومی اعلیٰ

تعلیمی کوالیفیکشن فریم ورک (NHEQF) تشکیل دے گا اور یہ قومی مہارت کوالیفیکشن فریم ورک (NSQF) کے اشتراک سے پیشہ ورانہ تعلیم کو اعلیٰ تعلیم میں شامل کرنے میں مدد کرے گا۔ اعلیٰ تعلیمی کوالیفیکشن کے لیے ڈگری/ڈپلوما/سرٹیفکٹ کے لیے مطلوبہ ماحصل لیاقت کا تعیّن NHEQF کرے گا۔ اس کے علاوہ GEC، NHEQF کے توسط سے مختلف کاموں کے لیے سہولیاتی اصول مثلاً کریڈٹ کی منتقلی، مساوی سطح وغیرہ وضع کیے جائیں گے۔ GEC کو ان مہارتوں کو شناخت کرنے کا اختیار ہوگا جو تعلیمی پروگرام کے دوران طلبا کو حاصل کرنا ضروری ہوگا۔ اس سے 21ویں صدی کے لیے مطلوب ہمہ گیر صلاحیت والے طالب علموں کی تیاری کی راہ ہموار ہوگی۔

18.7 پیشہ ورانہ کونسلیں جیسے بھارتی کونسل برائے زرعی تحقیق (ICAR)، بھارتی ویٹنری کونسل (VCI)، قومی کونسل برائے تعلیم اساتذہ (NCTE)، فن تعمیر کی کونسل (CoA)، قومی کونسل برائے پیشہ ورانہ تعلیم و تربیت (NCVET) وغیرہ، پیشہ ورانہ معیارات متعین کرنے والے ادارے (PSSBs) تصور کیے جائیں گے۔ وہ اعلیٰ تعلیمی نظام میں اہم کردار ادا کریں گے اور ان کو GEC کی رکنیت کے لیے مدعو کیا جائے گا۔ یہ ادارے PSSB کی حیثیت اختیار کرنے کے بعد نصاب کی تیاری، تعلیمی معیارات کا تعین اور تدریس، تحقیق اور اپنے دائرہ عمل/شعبوں کی توسیع کی ذمہ داریاں GEC کے رکن کے طور پر نبھاتے رہیں گے۔ GEC کے رکن کی حیثیت سے وہ نصابی فریم ورک وضع کرنے میں مدد کریں گے جس کے تحت HEIs اپنے نصاب تیار کرسکیں گے۔ PSSB نگرانی کی کسی بھی ذمہ داری سے مبرّا ہوکر کسی بھی مخصوص شعبے میں حصول علم کے متوقع معیارات طے کریں گے۔ تمام HEIs انھیں معیارات کی بنیاد پر اپنے تعلیمی پروگرام وضع کریں گے اور اگر ضرورت پڑی تو ان معیارات کے حصول کے لیے درکار مدد کے لیے PSSB کو رجوع کریں گے۔

18.8 اس طرح کے انتظامی ڈھانچے پر مبنی نظام سے مختلف کرداروں کے مابین مفادات کے تضاد کو دور کر کے عملی تفریق کو یقینی بنانے میں مدد ملے گی۔ اس سے چند کلیدی امور پر مناسب توجہ دے کر اعلیٰ تعلیمی اداروں کو مستحکم کیا جا سکے گا۔ HEIs کو ذمہ داری کے ساتھ جوابدہی کے لیے بھی پابند کرنا پڑے گا۔ ان توقعات کے سلسلے میں سرکاری یا نجی HEI میں کوئی امتیاز نہیں کیا جائے گا۔

18.9 اس طرح کی یکسر تبدیلی کے لیے موجود اداروں اور ڈھانچوں کو اپنی ترتیب از سرنو کرنی پڑے گی اور انقلابات سے گزرنا ہوگا۔ اعمال اور سرگرمیوں میں تقسیم سے مراد ہے کہ ہر HECI کے دائرے میں ہر عمودی ادارے کو نئے نگرانی نظام میں نیا، واحد اور موزوں، معقول اور اہم کردار دیا جائے گا۔

18.10 تمام نگرانی (NHERC)، منظوری (NAC) رقوم کی فراہمی (HEGC) تعلیمی معیار کے تعین (GEC) اور خود مختار نگراں ادارے (HECI) سمیت تمام عمودی اداروں کی کارکردگی شفاف عوامی انکشاف اور انسانی ذرائع کے استعمال کو کم کرنے کے لیے ٹیکنالوجی کے وسیع استعمال پر مبنی ہوگی۔ ٹیکنالوجی کے استعمال پر مبنی مخصوص شناخت سے پاک شفاف نگرانی اقدامات اصولوں کی بنیاد فراہم کریں گے۔ اقدامات پر عمل آوری کو لازمی قرار دیا جائے گا کہ تمام اعلیٰ تعلیمی ادارے بنیادی اصول اور معیارات کی پاسداری کریں۔ چاروں عمودی اداروں کے مابین پیدا تنازعات HECI خود سلجھائے گی۔ HECI کا ہر عمودی ادارہ ایک خود مختار ادارہ ہوگا جو متعلقہ شعبے میں اعلیٰ مہارت رکھنے والے دیانتدار افراد پر مشتمل ہوگا جو سماجی خدمت کا مصدقہ تجربہ رکھتے ہوں گے۔ HECI خود بھی عوامی خدمت کے جذبے سے پُر اعلیٰ تعلیم کے نامور ماہرین پر مشتمل ایک چھوٹا ادارہ ہوگا جو HECI کی موثر کارکردگی اور دیانتداری کی عمومی نگرانی کرے گا۔ HECI میں ایک داخلی طریقۂ کار وضع کیا جائے گا جو اس کی سرگرمیوں کو انجام دے گا۔

18.11 اصول وضوابط کو سہل بنانے کی غرض سے بھی معیاری HEI قائم کیے جائیں گے۔ اس کے علاوہ یہ بھی خیال رکھا جائے گا کہ ان کا قیام عوامی خدمت کے جذبے کے ساتھ پائیدار استحکام کے لیے مطلوب مالی مدد کے ساتھ کیا جائے۔ غیر معمولی کارکردگی کا اظہار کرنے والے HEIs کو ادارے کی توسیع کے لیے مرکزی اور ریاستی سرکاروں کی طرف سے مدد فراہم کی جائے گی۔ اس وسعت کی بدولت وہ طلبا، اساتذہ اور شعبوں کی تعداد میں خاطر خواہ اضافہ کرنے کے مجاز ہوں گے۔ اعلیٰ معیار کی اعلیٰ تعلیم کی دسترس کو وسیع کرنے کے مقصد سے HEIs کے سرکاری، خیراتی شراکت داری ماڈل شروع کیے جائیں گے۔

تعلیم کا بیوپار

18.12 اعلیٰ تعلیم کو بیوپار بنانے کی کوششوں کو روکنے کے لیے متعدد اقدامات کیے جائیں گے۔ نگرانی نظام کی یہ کلیدی ذمہ داری ہوگی۔ تمام تعلیمی اداروں کے آڈٹ اور انکشافات غیر منافع بخش ادارے کی حیثیت کے حساب سے یکساں معیار کے ساتھ کرائے جائیں گے۔ فاضل وسائل ہوئے تو تعلیمی شعبے میں دوبارہ سرمایہ کاری کے لیے استعمال کیا جائے گا۔ تمام مالی معاملات شفاف ہوں گے اور تمام مالی امور کی عوامی انکشاف کیا جائے گا۔ شکایت کی وصولی اور ان کے ازالہ کے لیے بھی معقول نظام قائم ہوگا۔ NAC کا وضع کردہ منظوری نظام اس نظام پر بھی نگاہ رکھے گا اور NHERC اس کو اپنے نگرانی نظام کے کلیدی حیثیت سے تسلیم کرے گا۔

18.13 اس نگرانی نظام میں تمام تعلیمی اداروں سے چاہے وہ سرکاری ہوں یا نجی، یکساں برتاؤ کیا جائے گا۔ نگرانی نظام تعلیم میں نجی خیراتی کوششوں کی حوصلہ افزائی کرے گا۔ نجی اعلیٰ تعلیمی اداروں کے لیے یکساں قوانین اور رہنما خطوط ہوں گے جس سے سرکاری اور نجی HEIs میں یکساں معیار قائم کرنے میں مدد ملے گی۔ مشترکہ رہنما خطوط، اچھی حکمرانی، مالی استحکام اور تحفظ، تعلیمی ماحصل اور انکشافات میں شفافیت پر مشتمل ہوں گے۔

18.14 خیراتی اور سرکاری رجحان کی حمایت کرنے والے نجی HEIs کی فیس کے تعیّن کے توسط سے حوصلہ افزائی کی جائے گی۔ فیس کے تعیّن کے لیے پروگریسیو طریقۂ کار اپنایا جائے گا۔ فیس کے تعیّن کے لیے شفاف طریقۂ کار وضع کیا جائے گا جس میں زیادہ سے زیادہ حد مقرر ہوگی۔ فیس کا یہ تعیّن جو مختلف اداروں کے لیے ان کی منظوری کے مطابق ہوگا، اس طرح سے وضع کیا جائے گا کہ انفرادی اداروں پر ان کا منفی اثر مرتب نہ ہو۔ اس سے نجی HEIs کو اپنے پروگراموں کے لیے خود فیس مقرر کرنے کا اختیار ہوگا۔ البتہ یہ اختیار طے شدہ اصول وضوابط کے دائرے اور نگراں ادارے کے قواعد کے تحت ہوگا۔ نجی HEIs کو اپنے طلبا کو بڑے پیمانے پر فیس معاف کرنے اور وظائف عطا کرنے کی حوصلہ افزائی کی جائے گی۔ نجی HEIs کی طرف فیس کے تمام اخراجات شفاف اور مکمل طور پر منکشف کیے جائیں گے اور فیس میں کسی بھی طالب علم کے داخلے کے دوران من مانے طور پر اضافہ نہیں۔ فیس کے تعیّن کرتے وقت یہ خیال رکھا جائے گا کہ لاگت وصول ہو جائے اس کے ساتھ ہی HEIs اپنی سماجی ذمہ داریوں کا بھی خیال رکھیں گے۔

19- اعلیٰ تعلیمی اداروں میں موثر حکمرانی اور قیادت

19.1 اعلیٰ تعلیمی اداروں میں موثر حکمرانی اور قیادت کی بدولت ہی بہترین صلاحیتوں کے اظہار اور اختراع کا ماحول پیدا ہوتا ہے۔ دنیا بھر میں عالمی پیمانے کے اداروں میں جن میں بھارت بھی شامل ہے، قدر مشترک مستحکم خود حکمرانی اور ادارہ جاتی قائدین کی صلاحیت کی بنیاد پر تقرری ہے۔

19.2 15 برس کے عرصے میں بھارت میں تمام اعلیٰ تعلیمی اداروں کو خود مختار اور خود حکمراں ادارے بننا ہوگا جن میں اختراع اور بہترین کارکردگی کی روایات موجود ہوں گی۔ اس کے حصول کے لیے درجہ بند منظوری اور درجہ بند اختیارات کی تفویض پر مشتمل معقول نظام وضع کیا جائے گا جو یہ کام مرحلہ وار طریقے پر کرے گا۔ تمام اعلیٰ تعلیمی اداروں میں ایسے اقدامات کیے جائیں گے جو اعلیٰ ترین کوالٹی کی قیادت اور بہترین کارکردگی کے ماحول کو یقینی بنائیں گے۔ موزوں درجہ بند منظوری کے حصول کے بعد جو اس بات کا ثبوت ہوگا کہ ادارہ پیش رفت کے لیے تیار ہے، گورنروں کا ایک بورڈ تشکیل دیا جائے گا۔ یہ

بورڈ اعلیٰ تعلیم یافتہ، باصلاحیت اور پُرعزم افراد پر مشتمل ہوگا جن کے پاس مصدقہ اہلیت اور ادارے کے تئیں خدمت کا احساس ہوگا۔ ادارے کے گورنروں کے بورڈ کو بنا کسی باہری مداخلت کے ادارے کو چلانے کا، تمام تقرریاں کرنے جن ادارے کے سربراہ کی تقرری بھی شامل ہے اور حکمرانی سے متعلق تمام فیصلے لینے کا اختیار ہوگا۔ ایک ایسا وسیع قانون وضع کیا جائے گا جو کسی بھی دیگر قانون کو بے دخل کردے گا اور اس وسیع قانون میں گورنروں کے بورڈ کی تشکیل، تقرری، کام کے طریقۂ کار و نوعیت، اصول و ضوابط اور اس کردار اور ذمہ داریوں کا اہتمام کیا جائے گا۔ بورڈ کے ذریعہ مقرر ماہرین کی کمیٹی بورڈ کے نئے اراکین کی شناخت کرے گی اور نئے اراکین کا انتخاب خود گورنروں کا بورڈ کرے گا۔ اراکین کا انتخاب منصفانہ طریقے سے کیا جائے گا۔ دوران عمل تمام اعلیٰ تعلیمی اداروں کی حوصلہ افزائی اور رہنمائی کی جائے گی اور 2035 تک تمام اعلیٰ تعلیمی اداروں کو اختیارات تفویض کرکے بااختیار بنا دیا جائے گا۔

19.3 گورنروں کا بورڈ تمام متعلقہ ریکارڈ کے خود کیے گئے شفاف انکشاف کے توسط سے تمام متعلقین کے تئیں ذمہ دار اور جوابدہ ہوگا۔ یہ قومی اعلیٰ تعلیمی نگرانی کونسل (NHERC) کے ذریعہ HECI کے وضع کیے گئے نگراں رہنما خطوط کی پاسداری کے لیے ذمہ دار ہوگا۔

19.4 اداروں کے تمام قائدانہ اور سربراہی منصب ایسے افراد کو پیش کیے جائیں گے جو اعلیٰ تعلیم یافتہ ہوں، جن میں انتظام و انصرام اور قیادت کی مصدقہ صلاحیتیں ہوں اور جو پیچیدہ صورتحال سے نبرد آزما ہونے کی قابلیت رکھتے ہوں۔ HEI کے قائدین آئینی اقدار اور ادارے کی مجموعی وژن پر سختی سے کاربند ہوں گے۔ اس کے علاوہ وہ ان میں سماجی خدمت ٹیم ورک میں اعتماد، اجتماعیت میں بھروسہ، متنوع افراد کے ساتھ کام کرنے کی صلاحیت ہونے کے ساتھ مثبت نظریہ کا حامل ہونا چاہیے۔ انتخاب گورنروں کے بورڈ (BoG) کے ذریعہ اس کی تشکیل کردہ معروف ماہرین کی کمیٹی (EEC) کے توسط سے کیا جائے گا۔ انتخاب غیر جانبدارانہ، میرٹ پر مبنی صلاحیت کی بنیاد پر کیا جائے گا۔ ادارے میں موزوں ترقیاتی ماحول یقینی بنانے کے لیے مدت یا ٹینیور (Tenure) کا استقلال ضروری ہے لیکن ساتھ ہی قیادت کو برقرار رکھنے کی منصوبہ بندی میں پوری احتیاط برتی جائے گی کہ کہیں قیادت کی تبدیلی سے ادارے کی کارکردگی متاثر نہ ہو، قیادت کی تبدیلی کے عمل میں اس بات کا خیال رکھا جائے گا کہ منصب خالی نہ رہے اور تبدیلی منظم طریقے سے ہو۔ اس کے لیے کچھ وقت کے لیے منصب پر دوہری تقرری بھی کی جاسکتی ہے یعنی اوورلیپ کا اہتمام کیا جاسکتا ہے۔ غیر معمولی قائدین کی شناخت اوّل سطح پر کرلی جائے گی، اس کے بعد قیادت کے مختلف عہدوں پر ان کو کام کرنے کا موقع دے کر ان میں یہ صلاحیتیں مستحکم کی جائیں گی۔

19.5 معقول فنڈ، قانونی جواز اور مرحلہ وار عطا کی گئی خود مختاری سے معمور تمام HEIs ادارہ سے متعلق امتیازی خصوصیات، علاقائی برادریوں یا سماجی طبقات سے میل میلاپ، اور اعلیٰ معیار کی عالی دیانتداری اور جوابدہی کا مظاہرہ کرنا ہوگا۔ ہر ادارے کو ادارے کے لیے اسٹریٹجک ترقیاتی منصوبہ (IDP) تیار کرنا ہوگا جس کی بنیاد پر ادارہ اقدامات وضع کرے گا اپنی کارکردگی کا تجزیہ کرے گا اور کیے گئے اہداف کے حصول کے لیے کوششیں کرے گا جس کی بنیاد پر مزید سرکاری رقوم فراہم کی جائیں گی۔ ترقیاتی منصوبہ بورڈ کے اراکین، ادارے کے قائدین اساتذہ، طلبا اور عملے کی شرکت سے تیار کیے جائیں گے۔

حصہ III: توجہ طلب دیگر اہم شعبے

20- پیشہ ورانہ تعلیم

20.1 پیشہ ورانہ افراد کی تیاری کے لیے جو تعلیم ہونی چاہیے اس میں اخلاق اور عوامی مقصد کی اہمیت سے متعلق تعلیم، شعبے کی تعلیم اور عملی استعمال کے لیے تعلیم شامل ہونی چاہیے۔ یہ مرکزی طور پر تنقیدی نظریہ اور بین شعبہ جاتی فکر، بحث و مباحثہ، تحقیق اور اختراع کی خصوصیات پر محیط ہونی چاہیے۔ یہ مقصد اس وقت حاصل کیا جا سکتا ہے جب پیشہ ورانہ تعلیم صرف فرد کی خصوصی صلاحیت سازی پر ہی مرکوز ہو۔

20.2 پیشہ ورانہ تعلیم مجموعی اعلیٰ تعلیمی نظام کا لازمی جز بن گئی ہے۔ یک مقصدی زرعی یونیورسٹیاں، قانون کی تعلیم کے لیے مخصوص یونیورسٹیاں، صحت اور سائنس یونیورسٹیاں، تکنیکی یونیورسٹیاں اور دیگر شعبوں میں واحد مقصد کے لیے قائم یونیورسٹیاں کا نصب العین کثیر شعبہ جاتی ادارے بننا ہونا چاہیے جن میں ہمہ گیر اور کثیر شعبہ جاتی تعلیم کا اہتمام ہو۔ تمام ایسے ادارے جو پیشہ ورانہ یا عمومی تعلیم کی سہولیات فراہم کر رہے ہیں ان کو 2030 تک ایسے اداروں کی حیثیت اختیار کرنی ہوگی جن میں حدود سے پاک مشترکہ تعلیم کی سہولیات میسر ہوں گی۔

20.3 منسلکہ مضامین کے ساتھ زرعی تعلیم کا احیا کیا جائے گا۔ اگرچہ زرعی یونیورسٹیوں کی تعداد ملک میں موجود کل یونیورسٹیوں کا 9% ہے، زرعی اور متعلقہ سائنس میں طلبا کی تعداد اعلیٰ تعلیمی اداروں میں طلبا کی کل تعداد کے 1% سے بھی کم ہے۔ ماہر گریجوئیٹس اور ٹیکنیشن، اختراعی تحقیق اور بازار سے منسلک ٹیکنالوجی اور طریقۂ کار کا استعمال کرکے زرعی پیداوار میں اضافے کے لیے زرعی اور منسلک مضامین یا شعبوں کی صلاحیت اور معیار کو فروغ دینا چاہیے۔ زرعی اور جانوروں کے علاج یعنی ویٹنری سائنس میں عمومی تعلیم سے مربوط پروگراموں کے توسط سے پیشہ ورانہ افراد کی تیاری میں خاطر خواہ اضافہ کیا

جائے گا۔زرعی تعلیم میں توجہ کا مرکز تبدیل ہو جائے گا۔اس توجہ کو پیشہ ورانہ افراد پر صرف کیا جائے گا جن میں علاقہ کے علم کی سمجھ اور اس کے استعمال کی صلاحیت، روایتی معلومات کا علم اور نت نئی ٹیکنالوجی کا علم ہو اور وہ انھیں اہم مسائل کی بھی جانکاری ہو مثلاً زمین کی پیداواری صلاحیت میں کمی، آب وہوا کی تبدیلی، بڑھتی آبادی کے لحاظ سے خوردنی اشیا کی معقول پیداوار وغیرہ۔جن اداروں میں زرعی تعلیم دستیاب ہے ان کو علاقائی آبادی کو براہ راست فائدہ پہنچانا چاہیے۔اس کا ایک طریقہ ٹیکنالوجی پر مبنی طریقۂ کار کے اور ٹیکنالوجی کے تئیں علاقائی سطح پر بیداری پیدا کرنے کی غرض سے زرعی ٹیکنالوجی پارک قائم کیے جاسکتے ہیں۔

20.4 قانون کی تعلیم کو عالمی سطح پر مقابلہ جاتی ہونا چاہیے۔اس کے لیے بہترین اور کامیاب طریقۂ کار اور جدید ٹیکنالوجی استعمال کر کے انصاف کے بروقت حصول اور اس کے دائرے کو وسیع کرنے کی ضرورت ہے۔ساتھ ہی یہ جامع معلومات اور انصاف کی آئینی اقدار–سماجی، معاشی اور سیاسی–پر مشتمل ہونی چاہیے۔اس تعلیم کا مقصد جمہوریت، قانون کی پاسبانی اور انسانی حقوق کے اطلاق کے توسط سے ملک کی از سرنو تعمیر ہونا چاہیے۔قانون کے مطالعہ کے لیے وضع کیے گئے نصاب میں سماجی، ثقافتی عوامل کی عکاسی کے ساتھ اور شہادتوں پر مبنی قانونی طرز فکر کی تاریخ، انصاف کے اصول، قانون کی علمی روایات اور دیگر متعلقہ امور معقول اور مناسب طور پر شامل کیے جانے چاہیے۔قانون کی تعلیم کی سہولت والے ریاستی اداروں کو مستقبل کے جج اور وکیل صاحبان کی ضروریات کو مدنظر رکھتے ہوئے تعلیم اور زبانوں، یعنی انگریزی اور ریاست کے اس علاقے کی زبان جہاں وہ ادارہ قائم ہے رہنی چاہیے۔

20.5 حفظان صحت کی تعلیم پر نظر ثانی کی ضرورت ہے تاکہ گریجویٹس جو کردار ادا کریں گے ان کے مطالبات کے مطابق تعلیمی پروگراموں کی مدت، ان کا ڈھانچہ اور ڈیزائن میں ترمیم کی جاسکے۔طلبا کا تجزیہ وقفہ وار اور باقاعدہ کیا جائے گا جو پرائمری حفظان صحت اور ثانوی سطح کے اسپتالوں میں کام کرنے کے لیے واضح پیمانوں پر مبنی ہوگا۔اس حقیقت کو مدنظر رکھتے ہوئے کہ حفظان صحت میں عوام کا انتخاب متنوع نوعیت کا ہوتا ہے ہمارا حفظان صحت تعلیمی نظام ہمہ گیر نوعیت کا ہونا چاہیے جس میں ایلوپیتھی کے تمام طلبا کو آیوروید، یوگا، قدرتی وسائل سے علاج یعنی نیچروپیتھی، یونانی، سدّھا اور ہومیو پیتھی (AYUSH) کی بنیادی جانکاری ہونی چاہیے اور اس کے برعکس تمام دیگر طریقۂ علاج کے طلبا کو ایلوپیتھی سے واقفیت ہونی چاہیے۔اس کے علاوہ وہ تمام طریقۂ علاج میں احتیاطی حفظان صحت اور کمیونٹی ادویہ پر بھی زور دیا جانا چاہیے۔

20.6 تکنیکی تعلیم میں انجینئرنگ، ٹیکنالوجی، مینجمنٹ، فن تعمیر، شہری منصوبہ بندی، فارمیسی یا دواسازی، ہوٹل مینجمنٹ، کیٹرنگ

ٹیکنالوجی وغیرہ میں ڈگری اور ڈپلوما پروگرام شمار کیے جاتے ہیں جو بھارت کی مجموعی ترقی میں نہایت اہم ہیں۔ان شعبوں میں اعلیٰ تعلیم یافتہ افرادی قوت کی ضرورت ہی میں اضافہ نہیں ہوگا بلکہ اس کے لیے صنعت اور اعلیٰ تعلیمی اداروں کے مابین قریبی شرکت کی ضرورت ہوگی تاکہ ان شعبوں میں اختراع اور تحقیق کو فروغ دیا جاسکے۔اس کے علاوہ متوقع طور پر انسانی کوششوں پر ٹیکنالوجی کے اثر سے تکنیکی تعلیم اور دیگر شعبوں کے مابین رابطے بھی متاثر ہوسکتے ہیں۔اس کو پیش نظر رکھتے ہوئے تکنیکی تعلیم بھی کثیر شعبہ جاتی اداروں میں پڑھائے جانے کا اہتمام کیا جانا چاہیے اوراس کے پروگرام اس طور وضع کیے جانے چاہیے کہ دیگر شعبوں کے علم پر بھی خاطر خواہ توجہ مرکوز کی جاسکے۔ بھارت کو ایسے شعبوں میں بھی پیشہ ورانہ افراد تیار کرنے کی ضرورت ہے جہاں مقابلہ بہت سخت ہے مثلاً مصنوعی دانش، (A-I) 3-D مشیننگ، بڑے ڈاٹا کا تجزیہ اور مشین سے متعلق معلومات یا مشین لرننگ۔ان کے علاوہ جی نومک (Genomic) مطالعہ، بایوٹیکنالوجی، نینوٹیکنالوجی، نیروسائنس وغیرہ بھی اہمیت کے حامل ہیں۔ان کو علوم اور ٹیکنالوجی کی معلومات کو صحت، ماحولیات اور پائدار گزر بسر کے استعمال کی جانکاری انڈر گریجوئٹس کی تعلیم میں شامل کرنے سے نوجوانوں کے روزگار کے حصول میں اضافہ ہوگا۔

21- تعلیم بالغان اور تاحیات حصول علم

21.1 بنیادی خواندگی کے حصول، تعلیم کے حصول اور زندگی گزارنے کے مواقع پر ہر شہری کے بنیادی حقوق کے تناظر میں نظر ثانی کی ضرورت ہے۔خواندگی اور بنیادی تعلیم لوگوں کے لیے ذاتی، شہری، معاشی، تاحیات حصول علم کے بے شمار مواقع دستیاب کراتی ہیں جو ان کی ذاتی اور پیشہ ورانہ ترقی کے ضامن ہیں۔سماج اور قومی سطح پر خواندگی اور بنیادی تعلیم اس زبردست قوت کی حامل ہیں جو ترقی کے لیے کی جانے والی تمام دیگر کوششوں کی کامیابی کے امکانات میں اضافے کا موجب ہیں۔ملکوں سے متعلق عالمی سطح پر دستیاب ڈاٹا سے ظاہر ہوتا ہے کہ خواندگی کی شرح اور فی کس GDP میں قریبی تال میل ہے۔

21.2 معاشرے کے ناخواندہ رکن بیشمار محرومیوں کا شکار ہوتے ہیں۔وہ معمولی مالی معاملات کی بنیادی سمجھ بوجھ بھی نہیں رکھتے، وہ خریدی گئی اشیا کی تعداد/مقدار، اس کی کوالٹی کا موازنہ، ادا کی گئی رقم سے نہیں کر پاتے۔ملازمتوں کے قرض، خدمات کے حصول کے لیے درکار فارم نہیں بھر سکتے وغیرہ۔وغیرہ، عوامی سرکلر اور اخبارات میں شائع مضامین یا خبریں نہیں پڑھ سکتے، بیوپار کے لیے روایتی یا الکٹرک خط وکتابت نہیں کرسکتے، طرز زندگی بہتر بنانے کے لیے دستیاب وسائل مثلاً انٹرنیٹ اور دیگر ٹیکنالوجی کا استعمال نہیں کرسکتے، سڑکوں اور ادویات پر درج حفاظتی اور احتیاطی اقدامات نہیں سمجھ سکتے، پڑھائی میں بچوں کی مدد نہیں کرسکتے، بھارت کے شہری ہونے کے ناطے اپنے بنیادی حقوق اور فرائض سے آگاہی نہیں حاصل کرسکتے، ادبی

کارناموں کی ستائش نہیں کر سکتے اور ان اعلیٰ پیداواری شعبوں میں جہاں خواندگی کی ضرورت ہو ملازمین حاصل نہیں کر سکتے۔ یہاں مذکور مواقع اور سہولیات ان حصولیابیوں کی طرف محض ایک اشارہ ہے جو تعلیم بالغان کے شعبے میں اختراعی اقدامات سے ممکن ہوں۔

21.3 بھارت میں اور پوری دنیا میں وسیع فیلڈ مطالعات اور تجزیات سے یہ واضح ہوجاتا ہے کہ تعلیم بالغان کی کلیدی کامیابی کا دارومدار رضا کارانہ کوششوں اور معاشرے کی حصہ داری پر منحصر ہے۔ ان عوامل کے ساتھ سیاسی ادارہ، تنظیمی ڈھانچہ، موزوں منصوبہ بندی، معقول مالی امداد اور معلمین ورضا کاروں کی صلاحیت بھی ضروری ہے۔ خواندگی کے کامیاب پروگراموں سے نہ صرف بالغ افراد کی خواندگی میں اضافہ ہوتا ہے بلکہ معاشرے میں شامل تمام بچوں کی تعلیم کے مطالبات میں بھی اضافہ ہوتا ہے اور اجتماعی تعاون سے سماج میں مثبت تبدیلی رونما ہوتی ہے۔ 1988 میں جب قومی خواندگی مشن شروع کیا گیا تو عمومی طور پر رضا کاروں اور عوامی مدد پر منحصر تھا۔ اس سے 2011-1991 کے درمیانی عرصے میں قومی خواندگی شرح میں خاطر خواہ اضافہ درج کیا گیا تھا۔ ان خواندہ افراد میں خواتین بھی شامل تھیں جنھوں نے عصری سماجی مسائل میں دلچسپی لینا شروع کردی تھیں۔

21.4 100% خواندگی کے سب سے اہم ہدف کے جلد حصول کے لیے تعلیم بالغان کے شعبے میں مضبوط اور اختراعی سرکاری اقدامات کی ضرورت ہے۔ اس مقصد کے حصول کے لیے معاشرے کی شرکت اور ٹیکنالوجی کے مفید استعمال پر بطور خاص توجہ دینے کی ضرورت ہے۔

21.5 پہلے NCERT کا نیا تشکیل شدہ ادارہ تعلیم بالغان کے لیے غیر معمولی نصابی فریم ورک وضع کرے گا۔ یہ ادارہ جو تعلیم بالغان کے لیے وقف ہوگا خواندگی اعداد کے علم، بنیادی تعلیم، پیشہ ورانہ مہارتوں اور دیگر شعبوں کے لیے غیر معمولی نصاب تیار کرے گا۔ یہ کام NCERT کی موجودہ خصوصیات کو مستحکم کر کے کیا جائے گا۔ تعلیم بالغان کے نصاب میں کم از کم پانچ پروگرام شامل ہوں گے جن میں واضح طور پر:

(a) بنیادی خواندگی اور اعداد کا علم۔

(b) زندگی گزارنے کے لیے ضروری مہارتیں۔ (بشمول مالی خواندگی، ڈیجیٹل خواندگی، بیوپار کے لیے درکار مہارت، حفظان صحت اور بیداری، بچوں کی نگہداشت اور تعلیم اور خاندانی بہبود)

(c) پیشہ ورانہ مہارتوں کی ترقی (علاقائی روزگار کے حصول کے مقصد کے پیش نظر۔

(d) بنیادی تعلیم (جس میں ابتدائی یا پری پیریٹری، مڈل اور ثانوی سطح پر برابری کی سہولت دستیاب ہو) اور
(e) مسلسل تعلیم (جس میں آرٹس یا فنون، سائنس، ٹیکنالوجی، کلچر، کھیل کود اور تفریح کے علاوہ دلچسپی کے دیگر امور یا علاقہ کے طلبا کے لیے قابل استعمال مثلاً زندگی بسر کرنے کے لیے مطلوب مہارتوں میں جدید مواد کی دستیابی وغیرہ شامل ہیں۔) فریم ورک میں اس بات کو بھی مدنظر رکھا جائے گا کہ بالغ افراد کو سیکھنے سکھانے کے لیے ایسے طریقہ کار اور مواد کی ضرورت ہو سکتی ہے جو بچوں کے لیے دستیاب ہیں۔

21.6 دوسرا— موزوں بنیادی ڈھانچہ دستیاب کرایا جائے گا تا کہ تمام بالغ طالبان علم تک تعلیم بالغان اور زندگی بسر کرنے کے لیے ضروری علم کی رسائی ہو سکے۔ اس سمت میں ایک اہم قدم یہ ہوگا کہ اسکولوں/اسکول کمپلیکسوں کو اسکول ختم ہونے کے بعد یا ہفتہ کے آخری دنوں میں تعلیم بالغان کورسوں کے لیے استعمال کیا جائے گا۔ اس کے علاوہ لائبریری کی جگہوں کو بھی ICT کے ساز وسامان سے آراستہ کر کے تعلیم بالغان، سماج کو شریک کرنے سے منسلک دیگر سرگرمیوں یا تقریبات کے لیے استعمال کیا جائے گا۔ بنیادی ڈھانچوں کو اسکولوں، اعلیٰ، بالغان اور پیشہ ورانہ تعلیم کی شراکت داری میں استعمال سے مادی اور افرادی وسائل کا مفید اور کارگر طور پر ہو سکے گا اور ان پانچ نوعیت کے تعلیمی شعبوں کے مابین اور ان کے باہر بھی تال میل پیدا کرنے سے مدد کرے گا۔ ان وجوہات کی بنا پر تعلیم بالغان مراکز (AECs) کو دیگر اداروں مثلاً HEIs اور پیشہ ورانہ تربیتی مراکز وغیرہ کے ساتھ شامل کیا جا سکتا ہے۔

21.7 تیسرا— انسٹرکٹرز/معلمین کو تعلیم بالغان کے نصابی فریم ورک میں مذکور تمام پانچوں نوعیت کی تعلیم بالغ طالبان کو نصابی فریم ورک مہیا کرانا ہوگا ان انسٹرکٹروں کو قومی، ریاستی اور ضلعی سطح کے ریسورس امدادی مراکز میں تربیت دی جائے گی تا کہ وہ تعلیم بالغان مراکز میں طلبا کو سیکھنے سکھانے میں مدد کر سکیں اور رضا کار انسٹرکٹروں سے رابطے قائم کر سکیں۔ سماج کے تعلیم یافتہ اراکین کی جن میں HEIs کے اراکین بھی شامل ہیں علاقے کے لوگوں کو شریک کرنے کے اداروں کے مشن کے تحت قلیل مدتی تربیت حاصل کریں گے اور بالغوں کی تعلیم کے لیے انسٹرکٹر کی خدمات رضا کارانہ طور پر انجام دیں گے۔ ان کی اس کام کے لیے حوصلہ افزائی کی جائے گی۔ یہ لوگ ایک کے لیے ایک یعنی اون آن ون (One on one) طریقہ پر بھی رضا کار کی خدمت انجام دے سکتے ہیں۔ ان کی ملک کے لیے اس گرانقدر خدمت کا اعتراف کیا جائے گا۔ خواندگی اور تعلیم بالغان کے فروغ کے لیے ریاستیں غیر سرکاری تنظیموں اور دیگر سماجی اداروں کے ساتھ بھی کام کریں گی۔

21.8 چوتھا— معاشرے کے لوگوں کو تعلیم بالغان میں شریک کرنے کے لیے تمام کوششیں کی جائیں گی۔ سماجی کارکن/کونسلر جو

اسکول نہ جانے والے طلبا اور اسکول ترک کر دینے والے طلبا کی تلاش کے لیے اپنے سماج اور علاقوں کا دورہ کریں گے ان سے کہا جائے گا کہ وہ اپنے سفر کے دوران ایسے والدین، نابالغ نوجوان اور دیگر افراد کا جو تعلیم بالغان سے بطور شاگرد یا استاد/معلم فیضیاب ہونا چاہتے ہیں ان کا ڈاٹا جمع کریں۔ سماجی کارکن/کونسلران لوگوں کا رابطہ علاقے کے تعلیم بالغان مراکز (AECs) سے کرادیں گے۔ تعلیم بالغان کے مواقع کو اشتہارات، اعلانات اور غیر سرکاری تنظیموں و دیگر علاقائی تنظیموں کے ذریعہ وسیع پیمانے پر مشتہر کیا جائے گا۔

21.9 پانچواں— اپنے سماجی طبقات اور اداروں میں کتابیں پڑھنے کی روایت قائم کرنے کے لیے کتابوں کی دستیابی اور ان تک رسائی کو بہتر بنانا ضروری ہے۔ تمام کمیونٹی اور تعلیمی اداروں— اسکولوں، کالجوں، یونیورسٹیوں اور عوامی لائبریریوں کو مستحکم کیا جائے گا اور ان کی تجدید کی جائے گی تاکہ معذور افراد سمیت تمام طلبا کی ضروریات کو پورا کرنے کے لیے کتابوں کی وافر فراہمی کو یقینی بنایا جاسکے۔ یہ سفارشات اس پالیسی کا حصہ ہیں۔ مرکزی اور ریاستی سرکاریں ایسے اقدامات کریں گی جن سے یہ یقینی بنایا جاسکے کہ ملک میں سماجی، معاشی طور پر غیر مراعات یافتہ علاقوں کے اور دیہی اور دور دراز علاقوں میں رہنے والے افراد بھی شامل ہیں۔ سرکاری اور نجی شعبوں کی ایجنسیاں/ادارے کتابوں کا معیار اور ان کو خوشنما بنانے اور ان کو تمام بھارتی زبانوں میں شائع کرنے کے لیے حکمت عملی وضع کریں گے۔ لائبریری کی کتابوں کو آن لائن دستیاب کرانے کی کوششیں تیز کی جائیں گی اور ڈیجیٹل لائبریریوں میں توسیع کی جائے گی۔ سماجی طبقات اور تعلیمی اداروں میں فعال لائبریریوں کے قیام کو یقینی بنانے کے لیے لائبریری میں معقول عملے اور ان کے کیریئر کی ترقی کے لیے مناسب طریقۂ کار کی ضرورت ہوگی۔ دیگر اقدامات میں تمام موجود لائبریریوں کو مستحکم کرنا، دیہی پسماندہ علاقوں میں لائبریریاں اور ریڈنگ روم قائم کرنا، بھارتی زبانوں میں پڑھنے کا وسیع مواد دستیاب کرانا، بچوں کی اور موبائل لائبریریاں کھولنا، ملک بھر میں سماج کتب، کلب تمام مضامین میں قائم کرنا اور تعلیمی اداروں اور لائبریریوں کے مابین وسیع پیمانے پر اشتراک کی حوصلہ افزائی کرنا شامل ہیں۔

21.10 آخری مذکورہ بالا اقدامات کو مستحکم کرنے یا خود شروع کرنے میں ٹیکنالوجی کا وسیع استعمال کیا جائے گا۔ بالغ افراد کو سکھانے کے لیے معیاری ٹیکنالوجی پر مبنی متبادل مثلاً ایپس (apps)، آن لائن کورس/موڈیول، سیٹلائٹ پر مبنی ٹی وی چینلز، آن لائن کتابیں، ICT سے مزین لائبریریاں اور تعلیم بالغان مراکز وغیرہ تیار کیے جاسکتے ہیں۔ متعدد معاملوں میں معیاری تعلیم بالغان آن لائن یا روایتی تعلیم کا کچھ حصہ آن لائن دستیاب کرایا جاسکتا ہے۔

22- بھارتی زبانوں، فنون (ARTs) اور ثقافت کا فروغ

22.1 بھارت ثقافت یا کلچر کا ایک ایسا بیش بہا خزانہ ہے جہاں فنون، ادبی کارناموں، ریت رواج اور روایات، ہزاروں برس اس کی آبیاری کی ہے اور اس کو دستکاریوں، اہم تاریخی مقامات سے مزین کیا ہے۔ دنیا بھر سے کروڑوں لوگ روزانہ اس ثقافتی خزانے سے محظوظ ہونے کے لیے بھارت آتے ہیں، یہ لوگ سیّاح کے طور پر بھارتی میزبانی کا لطف لینے، بھارت کی دستکاری کے نمونے اور ہاتھ سے بنے گئے کپڑے خریدنے، بھارت کے کلاسیکی ادب سے لطف اندوز ہونے، یوگا اور مراقبہ یا میڈیٹیشن کرنے، بھارت کی فلاسفی سے ترغیب حاصل کرنے، بھارت کے منفرد تیوہاروں کا مزہ لینے، بھارت کی متنوع موسیقی اور فن کی ستائش اور تائید کرنے اور بھارتی فلمیں دیکھنے یہاں آتے ہیں۔ اس ثقافت اور قدرت کی عطا کردہ دولت نے بھارت کو ''نا قابل یقین بھارت'' بنا دیا ہے۔ بھارت کے محکمۂ سیاحت نے بھارت کی انفرادی حیثیت کے اظہار کے لیے یہی نعرہ اختیار کیا ہے۔ بھارت کے ثقافتی ورثے کا تحفظ اور اس کا فروغ ملک کی اعلیٰ ترجیحات میں شامل ہونا چاہیے کیونکہ یہ قوم اور معیشت کی پہچان کے لیے حقیقتاً اہم ہے۔

22.2 بھارتی فنون اور ثقافت کا فروغ صرف ملک کے لیے ہی اہم نہیں ہے بلکہ افراد کے لیے بھی ہے۔ ثقافت سے واقفیت اور اس کا اظہار ان اہم خصوصیات میں شامل ہیں جو بچوں میں پیدا کرنا اہمیت کا حامل ہے۔ اس سے بچوں میں شناخت، تعلق کا احساس اور دیگر ثقافتوں اور شناخت کو سمجھنے میں آسانی ہوتی ہے۔ اپنے فنون، ثقافتی تاریخ، زبانیں اور روایات کے بارے میں شدید احساس پیدا ہونے پر ہی بچے مثبت ثقافتی شناخت اور خود اعتمادی حاصل کر سکتے ہیں۔ اسی لیے ثقافت کے بارے میں بیداری اور اظہار افراد اور سماجی خوشحالی دونوں کے لیے اہمیت کی حامل ہے۔

22.3 فنون ثقافت یا کلچر کی تعمیر کا اہم ذریعہ ہیں۔ فنون، ثقافتی شناخت کو مستحکم کرنے، بیداری اور سماج کی ترقی کے علاوہ افراد میں افہام و تفہیم اور تخلیقی صلاحیتوں کے فروغ کے لیے جانے جاتے ہیں۔ وہ افراد کی خوشی کا بھی باعث ہوتے ہیں۔ خوشی، سماجی خوشحالی و ترقی، افہام و تفہیم کی ترقی اور افراد کی ثقافتی شناخت ہی وہ وجوہات ہیں۔ ہر نوعیت کے فنون کی تعلیم ہر سطح پر بچوں کے لیے ضروری بناتی ہیں، کم عمر بچوں کی نگہداشت اور تعلیم سے لے کر اعلیٰ تعلیم تک۔

22.4 زبان یقیناً فن و ثقافت سے منسلک ہوتی ہے۔ مختلف زبانوں کا دنیا کو دیکھنے کا نقطۂ نظر سخت ہوتا ہے اور اسی لحاظ سے کسی بھی زبان کا ڈھانچہ اس علاقے کے بولنے والوں کی عکاسی کرتا ہے۔ زبان کسی مخصوص ثقافت یا کلچر کے لوگوں کے دوسروں کے ساتھ زبانی رابطوں پر اثر انداز ہوتی ہے۔ ان افراد میں اہل خانہ، حکمراں، ساتھی اور اجنبی سب شامل ہیں، زبان بات

چیت کے لہجے پر بھی اثر ڈالتی ہے۔ لہجہ، تجربات کا احساس اور اپناپن جو مشترکہ زبان بولنے والوں کا وراثتی وصف ہے، اس کلچر کی جھلک پیش کرتا ہے۔ اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ کلچر ہماری زبانوں میں جز کی طرح شامل ہوتا ہے۔ فن چاہے وہ ادب کی شکل میں ہو، ڈراموں، موسیقی یا فلم وغیرہ کی شکل میں زبان کے بغیر مکمل طور پر سمجھا یا نہیں جا سکتا۔ کسی بھی ثقافت یا کلچر کے تحفظ اور فروغ کے لیے ضروری ہے کہ اس کلچر کی زبان کو تحفظ فراہم کیا جائے اور اس کو فروغ دیا جائے۔

22.5 بدقسمتی سے بھارتی زبانوں پر اتنی توجہ نہیں دی گئی جتنی انھیں ضرورت تھی اور گزشتہ 50 برسوں میں 220 سے زیادہ زبانیں ضائع ہوگئیں۔ UNESCO کے مطابق بھارت کی 197 زبانوں کو خطرہ لاحق ہے۔ متعدد زبانیں جو تحریری شکل میں نہیں ہیں ان کے معدوم ہو جانے کا خطرہ ہے۔ جب کسی قبیلے کے معمر افراد یا فرد جو وہ زبان بولتے ہیں انتقال کر جاتے ہیں تو یہ زبانیں غائب ہو جاتی ہیں اور ان کے ساتھ ہی دفن ہو جاتی ہیں، بسا اوقات ان کلچر کی مظہر زبانوں کے تحفظ اور ریکارڈ کے لیے معقول انتظامات نہیں کیے جاتے۔

22.6 اس کے علاوہ بھارت کی وہ زبانیں بھی جو سرکاری طور پر مخدوش زمرے میں نہیں ہیں جیسے کہ بھارت کے آئین 8ویں شیڈول میں درج 22 زبانیں، ان کو بھی متعدد مشکلات درپیش ہیں۔ بھارتی زبانوں کی درس و تدریس کو ہر اسکولوں اور اعلیٰ تعلیمی اداروں میں ہر سطح پر شامل کرنے کی ضرورت ہے۔ زبانوں کو زندہ اور فعال رکھنے کے لیے ان زبانوں میں اعلیٰ معیاری درس و تدریس اور شائع شدہ مواد دستیاب ہونا چاہیے۔ ان میں نصابی کتابوں ورک بک، ویڈیو، ڈرامے، نظمیں، ناول، رسالے وغیرہ شامل ہیں۔ زبانوں میں سرکاری طور پر مسلسل تجدید کی ضرورت ہے تاکہ ان کے الفاظ کے ذخیرے اور ڈکشنریوں میں عصری مسائل اور نظریات راہ پا سکیں۔ زبانوں کو سیکھنے سکھانے کے لیے مواد، دنیا بھر کی زبانوں کے اہم موضوعات کا ترجمہ اور الفاظ کے ذخیرے کی مسلسل تجدید انگریزی، فرانسیسی، جرمن، ہبرو، کوریائی اور جاپانی زبانوں کے لیے دنیا بھر میں کی جارہی ہے۔ البتہ بھارت اس طرح کے درس و تدریس اور شائع شدہ مواد دستیاب کرانے میں کافی سست ثابت ہوا ہے۔ اسے اپنی زبانوں کو زندہ اور متحرک رکھنے کے لیے دیانتداری کے ساتھ اس طرح کے مواد اور ڈکشنریوں کی مسلسل تجدید کی ضرورت ہے۔

22.7 اس کے علاوہ بھارت میں متعدد اقدامات کیے جانے کے باوجود ماہر اساتذہ کا فقدان ہے جو زبان پڑھا سکیں۔ زبانوں کی تدریس میں بہتری کی ضرورت ہے۔ ان کو زیادہ عملی بنایا جانا چاہیے اور توجہ اس بات پر مرکوز کرنی چاہیے کہ اس زبان میں بات چیت کرنے کی صلاحیت پیدا ہو نہ کہ صرف ادب، الفاظ کے ذخیرے اور اس کی قواعد پر دھیان دیا جائے۔ زبانوں کا

استعمال وسیع بنیاد پر بول چال کے لیے اور سیکھنے سکھانے کے لیے کیا جانا چاہیے۔

22.8 زبانوں، فنون اور ثقافت کو اسکولوں کے بچوں میں بڑھاوا دینے کے لیے متعدد اقدامات کا ذکر باب 4 میں کیا گیا ہے۔ ان اقدامات میں موسیقی، آرٹس، دستکاری پر اسکول کی ہر سطح پر زیادہ توجہ دینا، کثیر لسانی روایت کو فروغ دینے کے لیے سہ لسانی فارمولے کا جلد یعنی ابتدائی سطح پر نفاذ، جہاں ممکن ہو تدریس کا انتظام گھر پر/علاقے میں بولی جانے والی زبان میں کیا جائے۔ زبان کی تدریس میں عملی طریقے استعمال کیے جائیں، مختلف مضامین میں ماہرین کے طور پر علاقے میں موجود ماہر فنکار، قلمکار، دستکار اور دیگر افراد کو مقرر کیا جانا چاہیے، تمام شعبوں مثلاً انسانیات، سائنس، آرٹس، دستکاری اور کھیل کود کے نصاب میں قبائلی علم سمیت علاقے کی علمی روایات کو شامل کیا جانا چاہیے اور نصاب میں لچک اور نرمی ہونی چاہیے خصوصاً ثانوی اسکول اور اعلیٰ تعلیم میں تاکہ طلبا کورسوں میں اور مثالی توازن منتخب کر کے اپنی تخلیقی، فنکارانہ، کلچرل اور تعلیمی راہیں استوار کر سکیں۔

22.9 ان کے علاوہ اعلیٰ تعلیمی سطح اور اس سے زیادہ کی سطح پر متعدد مزید اقدامات کیے جائیں گے۔ پہلے مذکورہ بالا کورسوں کی تدریس کے لیے اساتذہ اور معلمین کی بہترین ٹیم تیار کرنی ہوگی۔ بھارتی زبانوں، مقابلہ جاتی ادب، تخلیقی تصنیف، آرٹس، موسیقی، فلاسفی وغیرہ میں مستحکم شعبے کھولنے کے لیے ملک گیر سطح پر اقدامات کیے جائیں گے اور ان مضامین میں 4 سالہ بی ایڈ کی دوہری اسناد کا اہتمام کیا جائے گا۔ یہ محکمے اور پروگرام اعلیٰ معیاری لسانی اساتذہ کا بڑا کیڈر تیار کرنے میں مدد کریں گے جو اس پالیسی کو عملی جامہ پہنانے کے لیے ملک گیر سطح پر مطلوب ہوں گے۔ NRF ان شعبوں میں معیاری تحقیق کے لیے رقوم فراہم کرے گا۔ علاقائی موسیقی، فنون، زبانیں اور دستکاری سکھانے کے لیے علاقے کے ماہرین کو اعزازی (Guest) اساتذہ کے طور پر مقرر کرنا چاہیے تاکہ طلبا اس علاقے کے کلچر اور دیگر معلومات سے آگاہی حاصل کر سکیں جہاں وہ پڑھ رہے ہیں۔ ہر اعلیٰ تعلیمی ادارہ جبکہ ہر اسکول اور اسکول کمپلیکس گھر میں موجود فنکار کی خدمات حاصل کرنے کی کوشش کرے گا تاکہ طلبا کو اس خطے/ملک کے فنون، تخلیقی اور گرانقدر خزانوں سے متعارف کرایا جا سکے۔

22.10 مزید اعلیٰ تعلیمی ادارے اور اعلیٰ تعلیم کے زیادہ پروگراموں میں مادری زبان/علاقائی زبان کو ذریعۂ تعلیم کے لیے استعمال کیا جائے گا یا دوہری زبانوں میں یہ سہولت فراہم کی جائے گی تاکہ رسائی اور GER کو بہتر بنایا جا سکے اور بھارتی زبانوں کے استحکام، استعمال اور فعالیت میں اضافہ کیا جا سکے۔ نجی HEIs کی بھارتی زبانوں یا دوہری زبانوں کو ذریعہ تعلیم بنانے کے لیے حوصلہ افزائی کی جائے گی۔ دوہری زبانوں میں 4 سالہ بی ایڈ کورسوں کی دستیابی بھی اس سلسلے میں معاون ثابت

ہوں گے۔ مثال کے طور پر ملک بھر میں سائنس اور ریاضی کی تدریس کے لیے دو زبانوں کی صلاحیت رکھنے والے اساتذہ تیار کیے جاسکتے ہیں۔

22.11 اعلیٰ تعلیمی نظام میں ترجمہ اور ترجمانی، آرٹ اور میوزیم کے انتظام، آثار قدیمہ کا علم، دستکاری کے نمونے کا تحفظ، گرافک ڈیزائن اور ویب ڈیزائن کے لیے اعلیٰ معیاری پروگراموں اور اسناد کا اہتمام کیا جائے گا۔ آرٹ اور کلچر کے تحفظ اور فروغ کے لیے مختلف بھارتی زبانوں میں اعلیٰ معیاری مواد تیار کیا جائے گا، دستکاری کے نمونوں کو محفوظ کیا جائے گا، میوزیموں اور قدیم وراثتی سیاحتی مقامات کے تحفظ اور انتظام کے لیے اعلیٰ تعلیم یافتہ افراد تیار کیے جائیں گے۔ ان اقدامات سے سیاحت کی صنعت کو بھی قوت اور استحکام نصیب ہوگا۔

22.12 پالیسی میں اس امر کو تسلیم کیا گیا ہے کہ طلبا کو بھارت کی متنوع وراثت سے انفرادی طور پر روشناس کرانے کی ضرورت ہے۔ اس مقصد کے لیے طلبا ملک کے مختلف حصوں کی سیر کر سکتے ہیں جس سے نہ صرف سیاحت کو فروغ حاصل ہوگا بلکہ وراثتی تنوع، کلچر، روایات اور ان علاقوں کے علمی خزانوں کو دیکھنے اور سمجھنے کا موقع ملے گا۔ اس سلسلے میں ''ایک بھارت سریشٹھی بھارت'' پروگرام کے تحت ملک بھر میں 100 سیاحتی مقامات کی نشاندہی کی جائے گی جہاں تعلیمی ادارے اپنے طلبا کو بھیج سکتے ہیں۔ ان سیاحتی دوروں سے ان علاقوں کی تاریخ، سائنسی کردار، روایات، دیسی ادب سے واقفیت حاصل ہوگی۔

22.13 اعلیٰ تعلیم کے شعبے میں اس طرح کے پروگرام اور اسناد کا اہتمام جو آرٹس، زبانوں اور انسانیات تمام شعبوں میں دستیاب ہوں معیاری روزگار کے مواقع بھی فراہم کر سکتے ہیں، جن میں ان کی صلاحیتوں کا موزوں استعمال کیا جاسکتا ہے۔ سینکڑوں اکیڈمیاں، میوزیم، آرٹ گیلریز اور قدیم وراثتی مقامات ایسے ہیں جہاں موثر کارکردگی کے اظہار کے لیے ان تعلیم یافتہ افراد کی ضرورت ہے۔ جیسے جیسے آسامیوں پر تعلیم یافتہ افراد کی تقرریاں ہوں گی مزید دستکاری نمونے حاصل کیے جائیں گے اور اس کو محفوظ کیا جائے گا، اضافی میوزیم جن میں ورچئل (Virtual) اور ای- میوزیم بھی شامل ہیں۔ گیلریز اور قدیم وراثتی مقامات کے بہتر انتظامات سے ہماری وراثت اور بھارت کی سیاحت کی صنعت مستحکم ہوگی۔

22.14 عوام کو مختلف بھارتی اور غیر ملکی زبانوں میں اعلیٰ معیار کے تدریسی اور دیگر اہم مواد تحریری اور صوتی شکل میں دستیاب کرانے کی غرض سے بھارت میں ترجمہ اور ترجمانی کے کام کو فوری طور پر توسیع دی جائے گی۔ اس کے لیے ترجمہ اور ترجمانی کا بھارتی ادارہ (IITI) قائم کیا جائے گا۔ یہ ادارہ ملک کے لیے اہم اور گرانقدر خدمت انجام دے گا اور ساتھ ہی کثیر لسانی

اور کثیر شعبہ جاتی یا مضامین کے ماہرین کے لیے ترجمہ اور ترجمانی کے مواقع دستیاب کرائے گا۔ ان سے روزگار بھی فراہم ہوگا اور بھارتی زبانوں کو فروغ حاصل ہوگا۔ ترجمہ نگاری اور ترجمانی کے ادارے (IITI) میں ٹیکنالوجی کا وسیع استعمال کیا جائے گا۔ وقت کے ساتھ IITI کو ترقی اور فروغ نصیب ہوگا اور اس کو HEIs سمیت مختلف مقامات پر قائم تعلیم یافتہ افراد کی تعداد میں بھی اضافہ ہوگا۔

22.15 اپنے وسیع اور اہم کردار اور تمام موضوعات پر اس کے ادب کی دستیابی اس کی ثقافتی اہمیت اور سائنسی مزاج کی بدولت سنسکرت کو صرف سنسکرت پاٹھ شالاؤں اور سنسکرت یونیورسٹیوں تک ہی محدود نہیں رکھا جائے گا بلکہ عام دھارے میں شامل کر کے اسکولوں میں سہ لسانی فارمولے کے تحت ایک زبان کے متبادل کے طور پر اور اعلیٰ تعلیم کی سطح پر شروع کیا جائے گا۔ اس کی تدریس الگ تھلگ نہیں بلکہ دلچسپ اور اختراعی انداز میں دوسرے ہم عصر مضامین مثلاً ریاضی، علم نجوم، فلاسفی، لسانیات، ڈراما اور یوگا وغیرہ کے ساتھ کی جائے گی۔ اس پالیسی کی دیگر سفارشات کے مطابق سنسکرت یونیورسٹیاں بھی اعلیٰ تعلیم کے کثیر شعبہ جاتی اداروں کی حیثیت اختیار کر لیں گی۔ سنسکرت کے شعبے قائم کیے جائیں گے تاکہ سنسکرت اور اس کے علمی نظام میں تحقیق کا کام کیا جا سکے۔ یہ شعبے اعلیٰ تعلیم کے تمام کثیر شعبہ جاتی اداروں میں قائم کیے جائیں گے۔ طالب علم اگر چاہے تو سنسکرت کو ہمہ گیر کثیر شعبہ جاتی اعلیٰ تعلیم کا حصہ بنا دیا جائے گا۔ سنسکرت اساتذہ کو ملک گیر پیمانے پر مشن موڈ میں 4 سالہ مربوط کثیر شعبہ جاتی بی ایڈ کی دوہری سند تعلیم اور سنسکرت میں عطا کر کے پیشہ ور بنایا جائے گا۔

22.16 بھارت تمام کلاسیکی زبانوں اور ادب کی پڑھائی کے ساتھ اپنے اداروں اور یونیورسٹیوں کو وسعت دے گا اور لاکھوں دستاویزات کو جن کو ابھی مطلوب توجہ نہیں ملی ہے اکٹھا، محفوظ کیا جائے گا اور ان کا ترجمہ کیا جائے گا۔ ملک کے سنسکرت اور بھارتی زبانوں کے تمام اداروں اور شعبوں کو طلبا کے نئے گروہوں کو بڑی تعداد میں موجود دستاویزات کا اور دیگر شعبوں کے ساتھ ان کے باہمی ربط کا مطالعہ کرنے کی تربیت فراہم کر کے مستحکم کیا جائے گا۔ کلاسیکی زبانوں کے اداروں کو یونیورسٹیوں سے منسلک کر دیا جائے گا اگرچہ ان کی خودمختاری برقرار رہے گی تاکہ اساتذہ کو کام کرنے اور طلبا کو کثیر شعبہ جاتی پروگراموں کے مطابق تربیت فراہم کی جا سکے۔ اسی مقصد کے تحت زبان کے لیے وقف یونیورسٹیوں کو کثیر شعبہ جاتی بنا دیا جائے گا۔ وہ اگر چاہیں گی تو بی ایڈ کی دوہری سند بھی شروع کر سکتی ہیں جو اس زبان کے علاوہ تعلیم کے مضمون میں ہوگی اس اقدام سے اس زبان میں غیر معمولی اساتذہ تیار کیے جا سکیں گے۔ علاوہ ازایں زبانوں کے لیے نیا ادارہ قائم کیا جائے گا۔ پالی، پراکرت اور فارسی کے لیے قومی ادارہ (ادارے) بھی یونیورسٹی کیمپس میں ہی قائم کیے جائیں گے۔ اسی طرح کے اقدامات ان

اداروں کے ضمن میں بھی کیے جائیں گے جو بھارتی فنون، آرٹ، تاریخ اور بھارت سے متعلق تعلیم دیتے ہیں۔ تمام شعبوں میں غیر معمولی تحقیق کو NRF کی مدد حاصل رہے گی۔

22.17 کلاسیکی، قبائلی اور مخدوش زبانوں کے تحفظ اور فروغ کے نئے جوش اور ولولے کے ساتھ کوششیں کی جائیں گی۔ ان کوششوں میں ٹیکنالوجی، عوامی تعاون اور بڑے پیمانے پر عوامی شرکت اہم کردار ادا کریں گے۔

22.18 بھارتی آئین کے 8 ویں شیڈول میں درج ہر زبان کے لیے اکیڈمی قائم کی جائے گی جو اعلیٰ درجے کے اسکالروں اور علاقائی مقررین پر مشتمل ہوگی۔ یہ اکیڈمیاں جدید نظریات کے لیے درست الفاظ یعنی ویکبلری (Vacobulary) تیار کریں گی اور باقاعدہ طریقے سے جدید لغات جاری کریں گی۔ (دنیا بھر میں متعدد زبانوں کے لیے کیے جانے والے کامیاب کام کی طرح) اکیڈمیاں باہمی مشورے بھی کریں گی اور بسا اوقات عوام سے تجاویز طلب کریں گی تاکہ عام استعمال کے الفاظ کو لغات میں شامل کیا جاسکے۔ ان لغات کو تدریس، صحافت، تصنیف، تقریر وغیرہ میں استعمال کے لیے وسیع پیمانے پر تقسیم کیا جائے گا۔ یہ لغات کتابی شکل اور ویب سائٹ پر بھی دستیاب ہوں گی۔ 8 ویں شیڈول میں شامل ان زبانوں کی اکیڈمیاں مرکزی سرکار/ریاستی سرکاروں کے ساتھ صلاح و مشورے اور شراکت داری سے قائم کریں گی۔ دیگر زیادہ بولی جانے زبانوں کی اکیڈمیاں بھی اسی طرح سے مرکز/ریاستیں قائم کریں گی۔

22.19 بھارت کی زبانوں اور ان سے منسلک آرٹس و کلچر کو ویب پر مبنی پلیٹ فارم/پورٹل/Wiki کے توسط سے دستاویزی شکل دی جائے گی تاکہ مخدوش اور دیگر تمام بھارتی زبانوں اور ان سے منسلک علاقائی آرٹس اور کلچر کو محفوظ کیا جاسکے۔ یہ پلیٹ فارم ویڈیو، لغات اور وہ زبان بولنے والے افراد (خصوصاً معمر افراد) کی ریکارڈنگس، کہانیاں سنانا، شعر و شاعری کی پیشکش، ڈرامے، لوک گیت اور لوک رقص پر مشتمل ہوگا۔ ان پلیٹ فارموں/پورٹلوں/Wikis میں متعلقہ مواد جمع کرنے کے لیے ملک بھر سے لوگوں کو مدعو کیا جائے گا۔ اس طرح کے پلیٹ فارموں کے لیے مواد اکٹھا کرنے کے لیے یونیورسٹیاں اور ان کی تحقیقی ٹیمیں باہمی طور پر اور ملک بھر کے سماجی طبقات سے رابطے قائم کریں گی۔ تحفظ کے ان اقدامات اور ان سے منسلک تحقیقی پروجیکٹوں کو رقوم NRF فراہم کرے گا۔

22.20 علاقائی ماہرین یا اعلیٰ تعلیمی نظام کے تحت ہر عمر کے تمام لوگوں کے لیے بھارتی زبانیں، آرٹس و کلچر کے مطالعہ کے لیے وظائف شروع کیے جائیں گے۔ بھارتی زبانوں کا فروغ اس صورت ہی میں ممکن ہے جب زیر استعمال ہوں یا درس و تدریس کے لیے استعمال کی جاتی ہوں۔ تمام بھارتی زبانوں میں ترغیبات کے تحت انعامات دیے جائیں گے۔ یہ انعامات

بہترین شاعری، ناول، نان فکشن کتب، نصابی کتابیں، صحافت اور دیگر کاموں کے لیے دیے جائیں گے۔ بھارتی زبانوں کی بہتر معلومات کو روزگار کے لیے اہلیت کے پیمانوں میں شمار کیا جائے گا۔

23- ٹیکنالوجی کا استعمال اور شمولیت

23.1 بھارت اطلاعات اور مواصلات ٹیکنالوجی اور دیگر جدید ترین شعبوں مثلاً خلاء میں عالمی قائد کی حیثیت رکھتا ہے۔ ڈیجیٹل انڈیا مہم پورے ملک کو ڈیجیٹل طور پر بااختیار سماج اور علمی معیشت بنانے میں مدد کر رہی ہے۔ اس یکسر تبدیلی میں تعلیم اہم رول ادا کرے گی جبکہ ٹیکنالوجی تعلیمی طریقۂ کار اور ماحصل کو بہتر بنانے میں اہم کردار نبھائے گی۔ اس لیے ٹیکنالوجی اور تعلیم میں ہر سطح پر تعلق دو رخی ہے۔

23.2 تکنیکی ترقی کی برق رفتاری کے ساتھ ٹیکنالوجی کی صلاحیت سے آراستہ اساتذہ، بیوپاری اور طلبا کی تحقیقی پرواز سے یہ بات یقینی طور پر کہی جاسکتی ہے کہ ٹیکنالوجی تعلیم پر مختلف طور پر وسیع اثرات مرتب کرے گی۔ جن میں سے محض چند کے بارے میں فی الوقت پیشن گوئی کی جاسکتی ہے۔ نئی ٹیکنالوجی کی کرامات جن زمروں میں دیکھنے کو ملتی ہیں ان میں مصنوعی دانش، مشین لرننگ، بلاک چین، اسمارٹ بورڈ، کمپیوٹر کے طریقہ، طلبا کی ترقی کے لیے کمپیوٹر پر مبنی جانچ اور دیگر قسم کے سافٹ ویئر اور ہارڈ ویئر سے نہ صرف کلا میں طلبا کے سیکھنے کا مواد بدلے گا بلکہ سیکھنے کا طریقہ کار میں بھی تبدیلی آئے گی۔ ان کو نہ صرف یہ معلوم ہوگا کہ کیا سیکھا ہے بلکہ یہ بھی معلوم ہوگا کہ کس طور سے سیکھنا ہے۔ اس وجہ سے ان شعبوں میں نہ صرف تکنیکی لحاظ سے بلکہ تعلیمی لحاظ سے بھی وسیع تحقیق کی ضرورت ہوگی۔

23.3 تعلیم کے مختلف پہلوؤں میں بہتری کے لیے ٹیکنالوجی کے استعمال اور اس کی شمولیت کی حمایت کی جائے گی اور اس کو اپنایا جائے گا۔ اس شرط کے ساتھ کہ استعمال کیے جانے سے پہلے ان اقدامات کا متعلقہ سیاق میں اچھی طرح تجزیہ کر لیا گیا ہو۔ حصول علم، تجزیہ، منصوبہ بندی، انتظام و انصرام وغیرہ میں بہتری کے لیے ٹیکنالوجی کے استعمال پر خیالات و نظریات کے آزادانہ تبادلے کے لیے ایک خودمختار ادارہ قومی تعلیمی ٹیکنالوجی فورم (NETF) قائم کیا جائے گا۔ یہ فورم اسکولی اور اعلیٰ تعلیم دونوں کے لیے استعمال ہوگا۔ NETF کا مقصد تعلیمی اداروں کے قائدین، ریاست، مرکزی حکومت اور دیگر متعلقین پر صلاح و مشورہ اور شرکت کا موقع دینا ہے تاکہ وہ ٹیکنالوجی کے انتخاب اور اس کے استعمال کے بارے میں فیصلہ لے سکیں۔ NETF کی ذمہ داریاں مندرجہ عوامل پر مشتمل ہوں گی:

(a) ٹیکنالوجی پر مبنی اقدامات کے بارے میں مرکزی اور ریاستی ایجنسیوں کو مشاہدے پر مبنی آزادانہ مشورے دینا۔

(b) تعلیمی ٹیکنالوجی میں دانشمندانہ اور ادارہ جاتی صلاحیتوں کی تعمیر۔

(c) اس شعبے میں ان عوامل کی نشاندہی جن پر زور دینے کی ضرورت ہے۔

(d) تحقیق اور اختراع کے لیے نئی سمتیں تلاش کرنا۔

23.4 تعلیم سے متعلق ٹیکنالوجی کے تیزی سے بدلتے ہوئے دور میں معتبریت قائم رکھنے کے لیے NETF مختلف ذرائع سے حاصل کیا ہوا مصدقہ ڈاٹا فراہم کرے گا۔ یہ ڈاٹا تعلیم سے متعلق ٹیکنالوجی میں اختراع کرنے اور ان کو زیر عمل لانے والے افراد/اداروں سے حاصل کیا جائے گا اور اس کا تجزیہ مختلف نوعیت کے تحقیق کاروں سے کرایا جائے گا۔ علم اور عمل کے فعال ادارے کی ترقی میں مدد کے لیے NETF متعدد قومی کانفرنس، ورکشاپ وغیرہ کا اہتمام کرے گا تاکہ قومی اور بین الاقوامی سطح پر دستیاب تعلیم سے متعلق تحقیق کاروں اور بیوپاریوں وغیرہ سے مشورے طلب کر سکے۔

23.5 ٹیکنالوجی پر مبنی اقدامات کے استعمال پر زور درس وتدریس اور تجزیاتی عمل، اساتذہ کی تیاری و پیشہ ورانہ ترقی، تعلیم کی دسترس میں وسعت پیدا کرنے اور تعلیمی منصوبہ بندی، انتظام وانصرام کو منتظم کرنے کے طریقوں پر زور دیا جائے گا۔ اس کے علاوہ داخلوں، حاضری اور تجزیات پر مشتمل عوامل بھی اس میں شامل کیے جائیں گے۔

23.6 مذکورہ بالا تمام مقاصد کے لیے تعلیم سے متعلق مختلف نوعیت کے سافٹ ویئر تیار کیے جائیں گے اور ہر سطح کے اساتذہ اور طلبا کو دستیاب کرائے جائیں گے۔ اس طرح کے تمام سافٹ ویئرز تمام اہم بھارتی زبانوں میں دستیاب ہوں گے اور وسیع پیمانے پر لوگوں کو دستیاب ہوں گے جن میں دور دراز سے تعلق رکھنے والے اور معذور طلبا بھی شامل ہوں گے۔ تمام ریاستوں کے علاوہ NCERT، CIET، CBSE، NIOS اور دیگر ادارے درس وتدریس کے لیے ای- مواد تیار کرتے رہیں گے اور ان کو DIKSHA پلیٹ فارم پر اپ لوڈ کیا جائے گا۔ ای- مواد کے توسط سے یہ پلیٹ فارم اساتذہ کی پیشہ ورانہ ترقی کے لیے استعمال کیا جائے گا۔ دیگر تعلیمی اقدامات اور DIKSHA کو فروغ دینے اور اس میں وسعت پیدا کرنے کی غرض سے CIET کو مستحکم کیا جائے گا۔ اسکول میں اساتذہ کو ای- مواد کو درس وتدریس کے طریقوں میں شامل کرنے کے لیے موزوں ساز وسامان مہیا کرایا جائے گا۔ ٹیکنالوجی پر مبنی تعلیمی پلیٹ فارموں مثلاً SWAYAM/DIKSHA کو تمام اسکولوں اور اعلیٰ تعلیم سے مربوط کیا جائے گا اور اس میں استعمال کرنے والوں کی طرف سے معیار کی پیمائش/تبصرے وغیرہ کا اہتمام کیا جائے گا تاکہ مواد تیار کرنے والوں کو معیاری اور استعمال کرنے والوں کے لیے سہل مواد تیار کرنے میں مدد ملے۔

23.7 بڑھتی ہوئی خلل پیدا کرنے والے ٹیکنالوجیز پر بھی خاص توجہ دینے کی ضرورت ہے۔ یہ ٹیکنالوجیز تعلیمی نظام کو متاثر کرتی

ہیں۔ 1986/1992 میں جب قومی تعلیمی پالیسی مرتب کی گئی تھی اس وقت یہ اندازہ لگانا مشکل تھا کہ انٹرنٹ کس طرح تعلیمی پالیسی میں خلل پیدا کرسکتا ہے۔ ہمارے موجودہ تعلیمی نظام میں ان تیز رفتار خلل انداز تبدیلیوں سے نبرد آزما ہونے کی صلاحیت کا فقدان ہے جس سے اس مقابلہ جاتی دنیا میں ہم انفرادی اور قومی سطح پر محرومیت کا شکار ہیں۔ مثال کے طور پر حقیقی اور طریقۂ کار سے متعلق علم میں کمپیوٹر نے انسانوں پر سبقت حاصل کرلی ہے ہماری تعلیم ہر سطح پر اس نوعیت کے علم کے حصول کے لیے طلبا کو زیر بار کرتی ہے جوان کی اعلیٰ مرتبہ کی صلاحیتوں کے حصول میں مانع ثابت ہوتا ہے۔

23.8 یہ پالیسی ایسے وقت وضع کی گئی ہے جب مصنوعی دانش (A I)، 3D/7D ورچوئل ریلٹی جیسی خلل انداز ٹیکنالوجیاں معرض وجود میں آچکی ہیں۔ مصنوعی دانش پر مبنی اقدامات کی قیمت میں کمی آنے کے ساتھ A I کا استعمال بڑھ جائے گا اور یہ ماہر پیشہ ورانہ افراد مثلاً ڈاکٹروں کے لیے بھی کارگر ثابت ہوگی۔ کام کاج کے جگھوں پر AI کی صلاحیت کے بارے میں کوئی ابہام نہیں ہونا چاہیے اور تعلیمی نظام میں اس سے جلد نبرد آزما ہونے کی صلاحیت ہونی چاہیے۔ NETF کی یہ مستقل ذمہ داری ہوگی کہ وہ ان فروغ پاتی ٹیکنالوجیز کی زمرہ بندی کرے جوان کی خلل پیدا کرنے یا دیگر طریقۂ کار کو تبدیل کرنے میں درکار وقت پر منحصر ہوگی۔ NETF اس بارے میں اپنے تجزیات MHRD کو پیش کرے گا۔ ان معلومات کی بنا پر MHRD ان ٹیکنالوجیز کی شناخت کرے گی جن سے نبرد آزما ہونے کی نظام تعلیم کو ضرورت ہے۔

23.9 نئی خلل انداز ٹیکنالوجی کی MHRD کی طرف سے کی جانے والی شناخت کے جواب میں قومی تحقیق فاؤنڈیشن (NRF) ٹیکنالوجی سے متعلق تحقیقی کوششوں میں وسعت پیدا کرے گی۔ AI کے بارے میں NRF سہ رخی طریقہ کار اپنا سکتا ہے۔

(a) AI تحقیق کو بڑھاوا دینا۔

(b) قابل عمل تحقیق کا استعمال وترقی اور

(c) حفظان صحت، زراعت اور آب وہوا کی تبدیلی سے متعلق عالمی مسائل کے AI کے توسط سے سد باب پر بین الاقوامی تحقیق کی کوششوں کو بڑھاوا دینا۔

23.10 اعلیٰ تعلیمی ادارے نہ صرف خلل پذیر ٹیکنالوجی کے بارے میں تحقیق کے میدان میں فعال کردار ادا کریں گے بلکہ ابتدائی نوعیت کے ہدایتی مواد اور کورس تیار کرنے میں بھی اہم کردار ادا کریں گے۔ ان مواد میں آن لائن کورس بھی شامل ہوں گے جو جدید ترین معلومات پر مبنی ہوں گے۔ یہ ادارے اس مواد کے مخصوص شعبوں مثلاً پیشہ ورانہ تعلیم پر پڑنے والے اثرات کا بھی تجزیہ کریں گے۔ جب یہ ٹیکنالوجی نقطۂ عروج پر پہنچ جائے گی تو ہزاروں طلبا سمیت HEIs اس کی تدریس اور مہارت

عطا کرنے والی کوششوں سے مستفیض ہوسکیں گے۔اس سے فیضیاب ہونے والے امور میں روزگار کے لیے تیار کیے جانے کی تربیت کی فراہمی شامل ہے۔خلل پذیر ٹیکنالوجی کے استعمال سے مخصوص روزگار کے مواقع معدوم ہوجائیں گے اس لیے روزگار میں استقلال اور نئے مواقع پیدا کرنے کی ضرورت بڑھ جائے گی۔روزگار کے ان مواقع کے لیے جہاں مہارت کی ضرورت ہوگی وہیں ایسے طریقۂ کار بھی درکار ہوں گے جہاں مہارت کی ضرورت نہیں ہوگی۔اس طرح کی تربیت فراہم کرنے کی غرض سے اداروں کو اختیار ہوگا کہ وہ اس کے لیے ادارہ جاتی یا غیر ادارہ جاتی شراکت دار کا انتخاب کریں۔اس تربیت کو مہارت اور اعلیٰ تعلیم فریم ورک میں شامل کیا جائے گا۔

23.11 یونیورسٹیاں اہم زمروں میں Ph.D اور ماسٹرز پروگراموں کا اہتمام کریں گی۔ان زمروں میں مشین لرننگ کے علاوہ کثیر جہتی میدان ''AI+X'' اور پیشہ ورانہ شعبے جیسے حفظان صحت، زراعت اور قانون شامل ہیں۔وہ ان شعبوں کے لیے کورس وضع اور ان کی تقسیم بھی SWAYAM جیسے پلیٹ فارموں سے کرسکتے ہیں۔ان پر تیزی سے عملدرآمد کے لیے HEI ان آن لائن کورسوں کو انڈر گریجویٹ اور پیشہ ور تعلیم کے روایتی طریقہ کار کے ساتھ ضم بھی کرسکتے ہیں۔HEI مصنوعی دانش (AI) سے منسلک ایسے کاموں کے لیے جن میں کم مہارت درکار ہوتی ہے مخصوص تربیت فراہم کرسکتے ہیں جن سے ڈاٹا انوٹیشن (annotation) امیج کلاسیفکیشن اور صوتی شکل میں تبدیلی یا اسپیچ ٹرانسکرپشن جیسے کاموں میں مدد ملے گی۔اسکول کے طلبا کو زبان کی تدریس کے لیے کی جانے والی کوششوں کو بھارت کی متنوع زبانوں سے متعلق زبان کی تیاری کے فطری طریقوں یعنی (Natural Language Processing) سے مربوط کردیا جائے گا۔

23.12 خلل پذیر ٹیکنالوجی کے معرض وجود میں آنے کی وجہ سے اسکول اور تعلیم جاری رکھنے والی کوششیں عام آدمی کو ان خلل کے اہم اثرات کے تئیں بیدار کریں گی اور ان سے منسلک مسائل کا سد باب کریں گی۔ان ٹیکنالوجیز کے متعلق امور پر عوام کی رائے جاننے کے لیے یہ بیداری ضروری ہے۔اسکولوں میں حالات حاضرہ اور اخلاقی مسائل کے مطالعہ میں خلل پذیر ٹیکنالوجی کے تذکرے کو شامل کیا جائے گا۔ان ٹیکنالوجیز کا تعین MHRD/NETF کریں گے۔جاری تعلیم کے لیے بھی مناسب ہدایتی اور تدریسی مواد تیار کیا جائے گا۔

23.13 A-I پر مبنی ٹیکنالوجیز کے لیے ڈاٹا ایندھن کی حیثیت رکھتا ہے اور اس وجہ سے ذاتی معلومات کے تحفظ (Privacy)، قوانین اور ڈاٹا کے طریقۂ استعمال اور اس کے تحفظ وغیرہ سے متعلق امور کے بارے میں بیداری پیدا کرنا اہمیت کا حامل ہے۔A-I پر مبنی ٹیکنالوجیز کی ترقی اور اس کے تعین سے منسلک اخلاقی مسائل پر بھی توجہ دینے کی ضرورت ہے۔بیداری پیدا کرنے کی

ان کوششوں میں تعلیم اہم رول ادا کرے گی۔ خلل پذیر دیگر ٹیکنالوجیز جو ممکنہ طور پر ہمارے رہنے سہنے کے طور طریقوں اور طلبا کو تعلیم فراہم کرنے کے طریقوں کو بدل سکتی ہیں ان میں صاف اور قابل تجدید توانائی، پانی کا تحفظ، پائدار کاشتکاری، ماحولیات کا تحفظ اور دیگر سبز اقدامات شامل ہیں۔ ان امور کو بھی تعلیم میں ترجیح دی جائے گی۔

24- آن لائن اور ڈیجیٹل تعلیم: ٹیکنالوجی کے منصفانہ استعمال کی یقین دہانی

24.1 نئی صورتحال اور نئے حقائق، نئے اقدامات کا مطالبہ کرتے ہیں۔ وبا اور عالمی وبا کے اس دور میں جب اور جہاں روایتی اور روبرو تعلیم کا امکان نہ ہو ہمیں معیاری تعلیم کے لیے متبادل طریقوں کے لیے تیار رہنے کی ضرورت ہے۔ اس سلسلے میں قومی پالیسی برائے تعلیم 2020 خامیوں اور درپیش خطرات کو قبول کرتے ہوئے ٹیکنالوجی کی اہمیت کا اعتراف کرتی ہے۔ اس میں ابتری کا سد باب کرتے ہوئے آن لائن / ڈیجیٹل تعلیم کے ثمرات کا فائدہ اٹھانے کے پیش نظر احتیاط سے ڈیزائن کیے گئے پائلٹ مطالعات کی ضرورت پر زور دیا گیا ہے۔ اس کے ساتھ ہی موجودہ ڈیجیٹل پلیٹ فارموں اور ICT پر مبنی تعلیمی اقدامات میں اضافہ اور توسیع کی جانی چاہیے تاکہ سب کے لیے معیاری تعلیم کے حصول میں درپیش موجودہ اور مستقبل میں آنے والے مسائل سے نپٹا جا سکے۔

24.2 البتہ آن لائن / ڈیجیٹل تعلیم کے فوائد سے اس وقت تک فائدہ نہیں اٹھایا جا سکتا جب تک کہ ڈیجیٹل تفریق کو ختم نہ کیا جا سکے مثلاً ڈیجیٹل انڈیا مہم اور کمپیوٹر کے سستے ساز و سامان، اس کے لیے ہمہ گیر کوششوں کی ضرورت ہوگی آن لائن اور ڈیجیٹل تعلیم کے لیے ٹیکنالوجی کا استعمال اس لیے بھی اہم ہے کہ یہ ایک منصفانہ طریقہ کار ہے۔

24.3 آن لائن تدریس کو موثر بنانے کے لیے اساتذہ کو معقول تربیت کی ضرورت ہوتی ہے۔ یہ تصور نہیں کیا جا سکتا کہ روایتی کلاس کے لیے ایک اچھا استاد آن لائن کلاس کے لیے بھی اچھا ثابت ہوگا۔ درس و تدریس میں ترامیم کے علاوہ آن لائن تجزیہ بھی مختلف نوعیت کا ہوگا۔ ایک متعین پیمانے پر آن لائن امتحان منعقد کرانے میں متعدد مشکلات درپیش ہیں۔ اس میں آن لائن ماحول میں پوچھے جانے والے سوالات کی نوعیت محدود ہوتی ہے، اس کے علاوہ نیٹ ورک، بجلی کی سپلائی میں خلل اور غیر اخلاقی طریقوں پر لگام جیسے متعدد دیگر مسائل ہیں۔ کچھ مضامین اور کورس ایسے ہوتے ہیں جیسا کہ عمل پر مبنی فنون اور سائنس تجربات کے لیے بھی آن لائن / ڈیجیٹل تعلیم میں وسائل محدود ہو جاتے ہیں جن پر اختراعی اقدامات کے توسط سے کچھ حد تک ہی قابو پایا جا سکتا ہے۔ اس کے علاوہ جب تک آن لائن تعلیم کو عملی اور سرگرمیوں پر مبنی حصول علم سے منسلک نہیں کر دیا جاتا یہ اسکرین پر مبنی تعلیم تک ہی محدود رہے گی جس کی توجہ سماجی اور حصول علم کے موثر نفسیاتی اور اعصابی عوامل پر کم

ہی مرکوز ہوگی۔

24.4 ڈیجیٹل ٹیکنالوجی کے عروج اور اسکول سے لے کر اعلیٰ تعلیم تک درس و تدریس کی ہر سطح پر ٹیکنالوجی کے بڑھتے استعمال کے اس دور میں اس پالیسی میں درج ذیل اقدامات تجویز کیے ہیں:

(a) **آن لائن تعلیم کے لیے پائلٹ مطالعے:** موزوں ایجنسیوں مثلاً NETF، CIET، NIOS، IGNOU، IIT، NITs وغیرہ کے توسط سے پائلٹ مطالعات کا ایک متوازی سلسلہ شروع کیا جائے گا تاکہ تعلیم کو آن لائن تعلیم کے ساتھ جوڑنے کے فائدوں کا تجزیہ کیا جاسکے۔ ان مطالعات میں منفی اثرات کو کم کرنے اور دیگر متعلقہ امور جیسے طلبا کو ان تدابیر یا سہولیات کی لت پڑ جانا، ای۔مواد کے سب سے پسندیدہ فارمیٹ کا پتہ لگانا وغیرہ۔ ان پائلٹ مطالعات کے نتائج عوامی سطح پر منکشف کیے جائیں گے اور لگاتار بہتری کے لیے استعمال کیے جائیں گے۔

(b) **ڈیجیٹل بنیادی ڈھانچہ:** تعلیم کے شعبے میں ایسا سرکاری بنیادی ڈھانچہ تیار کیے جانے کی ضرورت ہے جو کھلا ہو، متعدد ادارے یا شعبے استعمال کر سکیں، ان میں اضافہ کیا جاسکے اور مختلف پلیٹ فارم اس کو استعمال کر سکیں۔ ساتھ ہی بھارت پیمانے، تنوع، پیچیدگی اور دسترس سے منسلک مسائل کے حل کی نشاندہی کر سکے۔ اس سے اس بات کی بھی یقین دہانی ہونی چاہیے کہ ٹیکنالوجی پر مبنی حل ٹیکنالوجی میں تیز پیش رفت سے ناقابل استعمال نہ ہو جائیں۔

(c) **آن لائن تدریس کے پلیٹ فارم اور ساز و سامان:** موجودہ موزوں ای۔لرننگ پلیٹ فارم جیسے SWAYAM، DIKSHA میں توسیع کی جائے گی تاکہ اساتذہ کو ان کے ذریعہ طلبا کو پیش رفت پر نگرانی کے لیے ایسے معاون، بہتر، استعمال کرنے میں سہل ساز و سامان فراہم کیے جاسکیں۔ اس طرح کے انتظامات اور تراکیب جیسے دورخی ویڈیو اور دورخی آڈیو سہولت جو آن لائن کلاس کے اہتمام کے لیے ضروری ہیں، عالمی وبا کے موجودہ دور میں اس ضرورت کی توثیق ہوگئی ہے۔

(d) **مواد کی تخلیق، ڈیجیٹل ذخیرہ اور ترسیل:** ڈیجیٹل مواد کا ذخیرہ تیار کیا جائے گا جس میں کورس ورک، لرننگ گیمز اور سمولیشن (Simulations)، آگومنٹڈ (Aagmented) ریئلٹی اور ورچوئل (Virtual) رئیلیٹی شامل ہوگا۔ اس کے علاوہ اس میں استعمال کنندہ کی طرف سے معیار، تاثیر اور کوالٹی کے بارے میں تبصرے بھی پیش کیے جاسکیں گے۔ کھیل کھیل میں بچوں کو سکھانے کے لیے فن پر مبنی ٹولز مثلاً ایپ، بھارتی فنون اور ثقافت کو کھیل کی شکل میں پیش کیا جائے گا۔ یہ سب مختلف زبانوں میں دستیاب ہوگا اور ان کے ساتھ ان کی ترکیب استعمال و ہدایات بھی ہوں گی۔ طلبا کو ای۔مواد دستیاب کرانے

کے لیے قابل بھروسہ انتظام کیا جائے گا۔

(e) **ڈیجیٹل تقسیم کا سدباب:** اس حقیقت کے پیش نظر کہ آبادی کا کافی بڑا حصہ ابھی بھی ایسا ہے جن کی ڈیجیٹل دسترس بہت محدود ہے، موجودہ ذرائع ابلاغ جیسے ٹیلی ویژن، ریڈیو اور کمیونٹی ریڈیو کو ٹیلی کاسٹ اور براڈکاسٹ کے لیے وسیع استعمال کیا جائے گا۔ اس طرح کے تعلیمی پروگرام مختلف زبانوں میں طلبا کی متنوع آبادی کی ضرورت کے حساب سے ہفتے کے ساتوں دن 24 گھنٹے دستیاب رہیں گے۔ تمام بھارتی زبانوں پر خصوصی توجہ مرکوز رہے گی جہاں تک ممکن ہوگا اساتذہ اور طلبا کو ڈیجیٹل مواد ان کے ذریعہ تعلیم میں فراہم کیا جائے گا۔

(f) **ورچوئل تجربہ گاہیں:** ورچوئل (Virtual) تجربہ گاہیں تیار کرنے کے لیے ای-لرننگ کے موجودہ پلیٹ فارم جیسے DIKSHA، اور SWAYAM, PRABHA کا استعمال کیا جائے گا تاکہ تمام طلبا کو معیاری عملی اور خود کرنے کے تجربہ پر مبنی سیکھنے کے تجربات تک یکساں دسترس حاصل ہو سکے۔ SEDG طلبا اور اساتذہ کو مناسب ڈیجیٹل تراکیب اور طریقہ کار مثلاً ٹیبلٹس (Tablets) پہلے سے لوڈ کیا ہوا مواد دستیاب کرانے کے انتظامات پر غور کیا جائے گا۔

(g) **اساتذہ کے لیے تربیت اور ترغیبات:** اساتذہ کو طلبا پر مرکوز درس و تدریس کی تربیت دی جائے گی۔ ان کو آن لائن تدریسی پروگراموں کے توسط سے خود اعلیٰ معیاری آن لائن مواد تیار کرنا سکھایا جائے گا۔ طلبا کو مواد اور ایک دوسرے کے ساتھ مصروف رکھنے میں مدد کے لیے اساتذہ کے رول پر زور دیا جائے گا۔

(h) **آن لائن تجزیہ اور امتحانات:** قومی تجزیہ مرکز یا PARAKH، اسکول بورڈ، NTA اور دیگر شناخت شدہ موزوں ادارے تجزیاتی فریم ورک وضع کریں گے اور ان کو نافذ کریں گے۔ یہ فریم ورک صلاحیتوں، پورٹ فولیو، روبرکس (Rubrics) طے شدہ معیار کے تجزیات اور تجزیاتی طریقۂ کار پر مشتمل ہوں گے۔ تجزیہ کے نئے طریقے دستیاب کرانے کے لیے پائلٹ مطالعات منعقد کیے جائیں گے جن میں 21 ویں صدی مہارتوں پر مبنی ٹیکنالوجی استعمال کی جائے گی۔

(i) **حصول علم کے مربوط ماڈل:** اگرچہ ڈیجیٹل حصول علم اور تعلیم کو فروغ دیا جارہا ہے لیکن روبرو اور فرد کی موجودگی میں پڑھائی کی اہمیت مسلّم ہے۔ اسی لحاظ سے مختلف مضامین کی پڑھائی کے لیے حصول علم کے متعدد مربوط اور موثر ماڈلس کی شناخت کی جائے گی۔

(j) **معیارات کا تعیّن:** آن لائن/ڈیجیٹل تعلیم پر تحقیق سے معلوم ہوتا ہے کہ آن لائن/ڈیجیٹل حصول علم کے لیے NETF اور دیگر موزوں اداروں کو آن لائن درس و تدریس/حصول علم کے لیے مواد، ٹیکنالوجی اور درس و تدریس کے ضمن میں

معیارات طے کرنے چاہیے۔ان معیارات سے ریاستوں، بورڈوں، اسکولوں اور اسکول کمپلیکسوں، HEIs وغیرہ کے لیے ای- لرننگ کے لیے رہنما خطوط وضع کرنے میں مدد ملے گی۔

24.5 **عالمی معیار کے ڈیجیٹل بنیادی ڈھانچے، تعلیمی ڈیجیٹل مواد اور صلاحیت کے لیے وقف یونٹ تخلیق**

تعلیم میں ٹیکنالوجی کی حیثیت کسی منزل کی ایک ہے بلکہ ایک سفر کی ہے اور پالیسی مقاصد پر عملدرآمد کی غرض سے ماحولیاتی نظام میں کام کرنے والوں کے لیے صلاحیت درکار ہے۔اسکول اور اعلیٰ تعلیم کی ای- تعلیم سے متعلق ضروریات کا خیال رکھنے کے لیے وزارت میں ایک یونٹ کھولا جائے گا جو ڈیجیٹل بنیادی ڈھانچہ، ڈیجیٹل مواد اور صلاحیت سازی کے لیے وقف ہوگا۔ٹیکنالوجی تیزی سے ترقی کی طرف گامزن ہے۔اس میں اعلیٰ معیاری ای- لرننگ اور فعال ماحولیاتی نظام فراہم کرنے کے لیے ماہرین کی ضرورت ہے جو ایسے حل دریافت کریں جو نہ صرف بھارت کو درپیش پیمانے، تنوع، منصفانہ ترسیل کے لیے کارگر ہو بلکہ ٹیکنالوجی میں آنے والی تیز رفتار تبدیلیوں سے عہدہ برآ ہوسکیں۔ٹیکنالوجی کی عمر ہر گزرنے والے سال کے ساتھ آدھی ہوجاتی ہے یعنی ترقی کی وجہ سے وہ جلد معدوم ہوجاتی ہیں۔اس مرکز میں انتظامیہ، تعلیم، تعلیمی ٹیکنالوجی، ڈیجیٹل درس وتدریس، تجزیہ اور ای- حکمرانی وغیرہ شعبوں سے تعلق رکھنے والے ماہرین شامل ہوں گے۔

حصہ IV— عملی پیرائے

25 **مرکزی مشاورتی بورڈ برائے تعلیم کی مضبوطی**

25.1 اس پالیسی کے کامیاب نفاذ کے حصول کے لیے طویل مدتی نظریہ، پائدار بنیاد پر ماہرین کی دستیابی اور تمام متعلقہ عناصر یا اداروں بشمول قومی/ریاستی، اداراتی اور انفرادی کی طرف سے ہمہ گیر کوششوں کی ضرورت ہوگی۔اس سلسلے میں یہ پالیسی تعلیم کے مرکزی مشاورتی بورڈ (CABE) کو بااختیار بنانے اور اس کو مستحکم کرنے کی سفارش کرتی ہے۔اس بورڈ کو وسیع اختیارات حاصل ہوں گے اور یہ صرف تعلیمی اور ثقافتی ترقی سے متعلق مسائل کی جانچ اور مشاورت کا ہی فورم نہیں ہوگا۔ تجدید شدہ CABE، MHRD کی شرکت اور ریاست کے مماثل اعلیٰ مرتبہ والے اداروں کے قریبی تعاون سے ملک میں تعلیم کی ترقی، ترتیب، تجزیے اور تجدید کی ذمہ داری اسی ادارے کی ہوگی۔یہ اس کے نصب العین کے حصول کے لیے مسلسل طور پر ادارہ جاتی فریم ورک کی تخلیق کرے گا اور اس کا تجزیہ کرے گا۔

25.2 تعلیم اور علم کے حصول پر واپس توجہ مرکوز کرنے کے لیے وزارت ترقی انسانی وسائل (MHRD) کا نام بدل کر وزارت تعلیم

(MoE) کر دیا جانا چاہیے۔

26- رقوم کی فراہمی: سب کے لیے سستی اور معیاری تعلیم

26.1 کسی بھی معاشرے میں مستقبل کے لیے سرمایہ کاری کی نوعیت اس سے بہتر نہیں ہوسکتی کہ اس کے نوجوانوں کو اعلیٰ معیاری تعلیم فراہم کر دی جائے۔ اسی حقیقت کے پیش نظر اس پالیسی میں تعلیم کے شعبے میں سرمایہ کاری میں خاطر خواہ اضافے کی سفارش کی گئی ہے۔ افسوس کی بات ہے کہ بھارت میں تعلیم پر سرکاری خرچ مجوزہ GDP کے 6% کے قریب تک بھی نہیں پہنچ پایا ہے۔ یہ نشاندہی 1968 کی پالیسی میں تجویز کیا گیا تھا۔ 1986 میں اس کا اعادہ کیا گیا اور 1992 میں اس کی دوبارہ توثیق کی گئی۔ بھارت میں تعلیم پر موجودہ خرچ (مرکزی اور ریاستی سرکاریں ملا کر) GDP کا تقریباً 4.43% ہے (تجزیہ بجٹ 2017-18) اور تعلیم پر سرکار کے کل خرچ کا تقریباً 10% ہے (اقتصادی سروے 2017-18)۔ یہ رقم بیشتر ترقی یافتہ اور ترقی پذیر ممالک کے مقابلے بہت کم ہے۔

26.2 بہترین تعلیم کے مقصد کو حاصل کرنے اور اس سے ہونے والے فائدوں سے ملک اور معیشت کو فیضیاب کرانے کے لیے اس پالیسی کو تعلیم کے شعبے میں سرکاری سرمایہ کاری، جس میں مرکزی اور ریاستی حکومتیں دونوں شامل ہیں میں خاطر خواہ اضافے کی سفارش پیش کی گئی ہے۔ مرکز اور ریاستیں دونوں مل کر تعلیم میں سرمایہ کاری میں اضافہ کر کے اس کو جلد از جلد GDP کے 6% کے برابر لانے کی کوشش کریں گی۔ اعلیٰ معیاری اور منصفانہ سرکاری تعلیمی نظام کے لیے یہ قدم نہایت اہم ہے اور بھارت کی مستقبل کی اقتصادی، سماجی، ثقافتی، دانشورانہ اور ٹیکنالوجیکل ترویج اور ترقی کے لیے حقیقتاً اسی کی ضرورت ہے۔

26.3 تعلیم کے مختلف عناصر اور پہلوؤں کو خصوصی مالی امداد فراہم کی جائے گی۔ ان میں آفاقی دسترس حصول علم کے وسائل، تغذیاتی مدد، طلبا کی حفاظت اور بہبود کے امور، اساتذہ اور عملے کے ارکان کی معقول تعداد، اساتذہ کی ترقی اور غیر مراعات یافتہ اور سماجی و معاشی طور پر کمزور گروپوں کو اعلیٰ تعلیم کی منصفانہ دستیابی کے لیے کیے جانے والے اقدامات کی حمایت شامل ہیں۔

26.4 بنیادی ڈھانچہ اور وسائل کی فراہمی کے لیے ایک بار ہونے والے اخراجات کے علاوہ یہ پالیسی مندرجہ ذیل طویل مدتی توجہ طلب شعبوں کی نشاندہی کرتی ہے جو تعلیمی نظام استوار کرنے میں معاون ہوں گے:

(a) کم عمر بچوں کی نگہداشت اور تعلیم کی سہولت آفاقی طور پر فراہم کی جائے۔

(b) بنیادی خواندگی اور اعداد کے علم کے حصول کی یقین دہانی کی جائے۔

(c) اسکول کمپلیکسوں / کلسٹر ز کے معقول اور موزوں وسائل کی فراہمی

(d) کھانا اور تغذیہ کی فراہمی۔ (ناشتہ اور مڈ ڈے میل)

(e) اساتذہ کی تعلیم اور ان کی پیشہ ورانہ ترقی کو جاری رکھنا۔

(f) بہترین صلاحیت سازی کا ماحول پیدا کرنے کی غرض سے کالجوں اور یونیورسٹیوں کی تجدید۔

(g) تحقیق کی روایت کا قیام اور

(h) ٹیکنالوجی اور آن لائن تعلیم کا وسیع استعمال۔

26.5 بھارت میں تعلیم کے لیے مختص قلیل رقوم بھی بسا اوقات ضلع / ادارے کی سطح پر خرچ نہیں کی جاتیں جس سے مطلوبہ اہداف حاصل کرنے میں دشواری ہوتی ہے۔ اس لیے دستیاب بجٹ کے استعمال میں بہتری پیدا کرنے کے لیے پالیسی میں ترامیم کی ضرورت ہے۔ مالی حکمرانی اور انتظام سے رقوم کی منظّم، بروقت اور معقول دستیابی اور ان کے دیانتداری کے ساتھ استعمال پر توجہ مرکوز ہوگی، انتظامی طریقۂ کار میں رد و بدل کر کے اس کو سہل بنایا جائے گا تاکہ رقوم جاری کرنے کے طریقۂ کار کی وجہ سے خرچ نہ کی جا سکنے والی رقوم زیادہ نہ بچیں۔ سرکاری وسائل کے بہتر اور کارآمد استعمال اور رقوم ایک ہی جگہ رکے رہنے کے امکان کے سد باب کے لیے نفاذ کی ذمہ دار ایجنسیوں کو رقوم جاری کرنے میں GFR، PFMS اور Just in Time متبادل کا استعمال کیا جائے گا۔ ریاستوں / HEIs کو کارکردگی کی بنیاد پر رقوم فراہم کرنے کے لیے طریقۂ کار دریافت کیے جائیں گے۔ اسی طرح SEDGs کے لیے مختص رقوم کی مناسب تقسیم اور ان کے استعمال کو یقینی بنانے کے لیے کارگر طریقے استعمال کیے جائیں گے۔ نیا مجوزہ نگرانی نظام جس میں ذمہ داریوں کی واضح تقسیم اور شفاف خود انکشافات، اداروں کو اختیارات کی تفویض اور قیادتی منصبوں پر غیر معمولی اور تعلیم یافتہ ماہرین کی تقرری کا اہتمام ہے، رقوم کی فراہمی کو زیادہ منتظم، تیز اور شفاف بنا دے گا۔

26.6 پالیسی میں تعلیم کے شعبے میں نجی خیراتی مدد کے احیا، فروغ اور امداد کی ضرورت پر ہی زور دیا گیا ہے۔ سرکاری بجٹ امداد کے علاوہ جو ان کو ملتی ہی ہے، سرکاری ادارے تعلیمی سرگرمیوں میں اضافے کے لیے نجی خیراتی رقوم حاصل کرنے کی غرض سے اقدامات کر سکتے ہیں۔

26.7 تعلیم کو بیوپار بنانے کی روایت سے نبرد آزما ہونے کے طریقوں پر بھی پالیسی میں روشنی ڈالی گئی ہے۔ اس کے لیے کثیر جہتی

اور متعلقہ محاذ تجویز کیے گئے ہیں جن میں چست و درست نگرانی طریقۂ کار جن میں مالی معاملات طریقۂ کار، کورس اور پیش کیے گئے پروگراموں کی تفصیل اور تعلیمی ماحصل شامل ہیں کے خود انکشاف کا اہتمام ہے، سرکار کی طرف سے تعلیم میں معقول سرمایہ کاری اور تمام سرکاری اور نجی اداروں کی بہتر حکمرانی شامل ہیں۔ اسی طرح لاگت کی بازیابی کے ایسے طریقے تلاش کیے جائیں گے جن سے ضرورت منداور مستحق طبقات متاثر نہ ہوں۔

27- عمل درآمد

27.1 کسی بھی پالیسی کی تاثیر اس کے عمل درآمد پر منحصر کرتی ہے۔ اس نوعیت کے عمل درآمد کے لیے کثیر اقدامات اور اعمال کی ضرورت ہوگی جو مختلف ادارے ہمہ گیر اور منظّم طریقے سے انجام دیں گے۔ اسی لیے اس پالیسی پر عمل درآمد کی ذمہ داری مختلف اداروں پر ہوگی۔ ان اداروں میں CABE ،MHRD، مرکزی اور ریاستی سرکاریں تعلیم سے منسلک وزارتیں، تعلیم کے ریاستی محکمے، بورڈس NTA، اسکول اور اعلیٰ تعلیمی اداروں کے نگرانی ادارے، SCERT ،NCERT، اسکول اور اعلیٰ تعلیمی ادارے (HEIs) شامل ہیں۔ عمل درآمد میں ٹائم لائن یعنی وقت کے حساب سے اقدامات کا تعیّن اور تجزیاتی منصوبہ کا بھی اہتمام کیا جائے گا تا کہ پالیسی پر مربوط منصوبہ بندی اور تعلیم سے منسلک تمام اداروں کے مابین ہم آہنگی اور افہام و تفہیم کے ساتھ عمل درآمد کیا جائے۔

27.2 مندرجہ ذیل اصول وضوابط عمل درآمد میں معاون ثابت ہوں گے۔

1 پالیسی پر عمل درآمد کے لیے اس کے جذبے اور نصب العین کو سمجھنا نہایت ضروری ہے۔

2 پالیسی کی مجوزہ اقدامات پر مرحلہ وار طریقے سے عمل درآمد کیا جانا چاہیے۔ پالیسی متعدد مراحل پر مبنی ہے کیونکہ ہر مرحلے کا انحصار گزشتہ مرحلے کی کامیابی پر منحصر ہے۔

3 عمل درآمد میں ترجیحات کا تعیّن کرنا اہمیت کا حامل ہوگا، سب سے اہم اور فوری اقدامات کو پہلے نافذ کرنا ہوگا جس سے اس کی بنیاد مضبوط ہوگی۔

4 پالیسی کی ہمہ گیریت کو مدنظر رکھتے ہوئے اس کا عمل درآمد بھی ہمہ گیر ہونا چاہیے۔ ٹکڑوں میں عمل درآمد مفید ثابت نہیں ہوگا بلکہ مکمل عمل درآمد سے مطلوبہ نتائج برآمد کیے جا سکتے ہیں۔

5 تعلیم مشترکہ معاملہ ہے اس کے لیے مرکز اور ریاستوں کے مابین محتاط منصوبہ بندی، مشترکہ نگرانی اور مشترکہ عمل درآمد کی

ضرورت ہوگی۔

6 پالیسی کے اطمینان بخش نفاذ کے لیے مطلوبہ وسائل۔ انسانی، بنیادی ڈھانچہ اور مالی وسائل کی بروقت دستیابی اہمیت کی حامل ہے، مرکز اور ریاست کو اس کا خیال رکھنا ہوگا۔

7 اقدامات کی موثر ہم آہنگی کے یقینی بنانے کے لیے عمل درآمد کے متعدد متوازی مراحل کے مابین تال میل کا احتیاط کے ساتھ تجزیہ ضروری ہوگا۔ اس میں کچھ مخصوص عوامل (مثلاً کم عمر بچوں کی نگہداشت اور تعلیم کے لیے بنیادی ڈھانچے کا قیام) پر جلد سرمایہ کاری کی ضرورت ہوگی جو مضبوط بنیاد اور بعد کے پروگراموں اور اقدامات کی منظّم پیش رفت کے لیے ناگزیر ہوگا۔

27.3 مرکز اور ریاست کی سطح پر متعلقہ وزارتوں سے صلاح ومشورے سے ہر شعبے میں عمل درآمد کے لیے ماہرین کی کمیٹی تشکیل دی جائے گی تاکہ پالیسی کے مقاصد کو واضح اور مرحلہ وار طریقے سے حاصل کرنے کے لیے مذکورہ بالا اصول وضوابط کے تحت عمل درآمد کے مفصل منصوبے وضع کیے جاسکیں۔ پالیسی کے عمل درآمد کی پیش رفت کا مشترکہ طور پر سالانہ جائزہ لیا جائے گا۔ یہ جائزہ MHRD اور ریاستوں کی طرف سے نامزد اراکین کی تشکیل کردہ کمیٹی ہر اقدام کے طے شدہ ہدف کے مطابق لے گی۔ ان تجزیات سے CABE کو واقف کرایا جائے گا۔ 40-2030 کے دہے میں یہ پالیسی مکمل طور پر نافذ العمل ہوجائے گی جس کے بعد اس کا ایک مرتبہ پھر تفصیلی جائزہ لیا جائے گا۔

اختصارات

Academic Bank of Credit	اکیڈمک بنک آف کریڈٹ	ABC
Artificial Intelligence	مصنوعی دانش	AI
Autonomous degree-granting College	سند عطا کرنے کے مجاز کالج	AC
Adult Education Centre	مرکز برائے تعلیم بالغان	AEC
Application Programming Interface	اپلیکیشن پروگرامنگ انٹرفیس	API
Ayurveda, Yoga and Naturopathy, Unani, Siddha and Homeopathy	آیوروید، یوگا، نیچروپیتھی، یونانی، سدّھا اور ہومیوپیتھی	AYUSH
Bachelor of Education	بی-ایڈ	B.Ed.
Block Education Officer	بلاک ایجوکیشن افسر	BEO
BITE Block Institute of Teacher Education	اساتذہ کی تعلیم کا بلاک ادارہ	BITE
Board of Assessment	تجزیاتی بورڈ	BoA
Board of Governors	گورنروں کا بورڈ	BoG
Block Resource Centre	وسائل کا بلاک مرکز	BRC
Bachelor of Vocational Education	بیچلر آف ووکیشنل ایجوکیشن	B.VoC
Central Advisory Board of Education	مرکزی مشاورتی بورڈ برائے تعلیم	CABE
Choice Based Credit System	انتخاب پر مبنی کریڈٹ نظام	CBCS
Central Board of Secondary Education	ثانوی تعلیمی مرکزی بورڈ	CBSE
Central Institute of Educational Technology	تعلیمی ٹیکنالوجی کا مرکزی ادارہ	CIET

Career Management and Progression	کیریئر مینجمنٹ اور ترقی	CMP
Council of Architecture	فن تعمیر کی کونسل	CoA
Continuous Professional Development	مسلسل پیشہ ورانہ ترقی	CPD
Cluster Resource Centre	کلسٹر وسائل مرکز	CRC
Children With Special Needs	خصوصی ضروریات کے حامل بچے (معذور بچے)	CWSN
Department of Atomic Energy	جوہری توانائی کا محکمہ	DAE
Department of Biotechnology	محکمہ بایوٹیکنالوجی	DBT
District Education Officer	ضلع ایجوکیشن افسر	DEO
District Institute of Education and Training	تعلیم وتربیت کا ضلعی ادارہ	DIET
Digital Infrastructure for Knowledge Sharing	معلومات کی شراکت کے لیے ڈیجیٹل بنیادی ڈھانچہ	DIKSHA
Directorate of School Education	اسکولی تعلیم کا ڈائرکٹوریٹ	DSE
Department of Science and Technology	محکمہ سائنس وٹیکنالوجی	DST
Early Childhood Care and Education	کم عمر بچوں کی نگہداشت وتعلیم	ECCE
Eminent Expert Committee	معروف ماہرین کی کمیٹی	EEC
Global Citizenship Education	عالمی شہریت تعلیم	GCED
Gross Domestic Product	جی ڈی پی	GDP
General Education Council	عمومی تعلیمی کونسل	GEC
Gross Enrolment Ratio	داخلہ شرح	GER
General Financial Rule	عمومی مالی ضوابط	GFR
Higher Education Commission of India	اعلیٰ تعلیم کا بھارتی کمیشن	HECI
Higher Education Grants Council	اعلیٰ تعلیم گرانٹس کونسل	HEGC
Higher Education Institutions	اعلیٰ تعلیم ادارے	HEI
Indian Council of Agricultural Research	بھارتی کونسل برائے زرعی تحقیق	ICAR
Indian Council of Historical Research	بھارتی کونسل برائے تاریخی تحقیق	ICHR
Indian Council of Medical Research	بھارتی کونسل برائے طبّی تحقیق	ICMR
Information and Communication Technology	اطلاعاتی ومواصلاتی ٹیکنالوجی	ICT
Institutional Development Plan	ادارتی ترقیاتی منصوبہ	IDP
Indira Gandhi National Open University	اگنو	IGNOU
Indian Institute of Management	بھارتی انسٹی ٹیوٹ برائے مینجمنٹ	IIM

IIT	بھارتی انسٹی ٹیوٹ آف ٹیکنالوجی	Indian Institute of Technology
ITI	آئی ٹی آئی	Industrial Training Institute
M.Ed.	ماسٹر آف ایجوکیشن	Master of Education
MBBS	ایم بی بی ایس	Bachelor of Medicine and Bachelor of Surgery
MERU	کثیر شعبہ جاتی تعلیم و تحقیق یونیورسٹیز	Multidisciplinary Education and Research Universities
MHFW	وزارت صحت و خاندانی بہبود	Ministry of Health and Family Welfare
MHRD	وزارت ترقی انسانی وسائل	Ministry of Human Resource Development
MoE	وزارت تعلیم	Ministry of Education
MOOC	میسو اوپن آن لائن کورس	Massive Open Online Course
MOU	معاہدہ	Memorandum of Understanding
M.Phil	ماسٹر آف فلاسفی	Master of Philosophy
MWCD	وزارت برائے خواتین اور بچوں کی ترقی	Ministry of Women and Child Development
NAC	قومی ایکرڈیشن کونسل، منظوری قومی کونسل	National Accreditation Council
NAS	حصولیابیوں کا قومی سروے	National Achievement Survey
NCC	این سی سی	National Cadet Corps
NCERT	قومی کونسل برائے تعلیمی تحقیق وتربیت	National Council of Educational Research and Training
NCF	قومی نصابی فریم ورک	National Curriculum Framework
NCFSE	قومی نصابی فریم ورک برائے تعلیم (اسکولی تعلیم)	National Curriculum Framework for School Education
NCFTE	قومی نصاب فریم ورک برائے تعلیم اساتذہ	National Curriculum Framework for Teacher Education
NCIVE	پیشہ ورانہ تعلیم کی شمولیت کے لیے قومی کمیٹی	National Committee for the Integration of Vocational Education
NCPFECCE	کم عمر بچوں کی نگہداشت اور تعلیم کے لیے قومی نصاب و تدریسی فریم ورک	National Curricular and Pedagogical Framework for Early Childhood Care and Education
NCTE	قومی کونسل برائے تعلیم اساتذہ	National Council for Teacher Education

National Council for Vocational Education and Training	قومی کونسل برائے پیشہ ورانہ تعلیم وتربیت	NCVET
National Educational Technology Forum	قومی تعلیمی ٹیکنالوجی فورم	NETF
Non-Governmental Organization	غیرسرکاری تنظیم	NGO
National Higher Education Qualifications Framework	قومی اعلیٰ تعلیمی کوالیفکیشن فریم ورک	NHEQF
National Higher Education Regulatory Council	قومی اعلیٰ تعلیمی نگرانی کونسل	NHERC
National Institute of Open Schooling	اوپن اسکولنگ کا قومی ادارہ	NIOS
National Institute of Technology	ٹیکنالوجی کا قومی ادارہ (این آئی ٹی)	NIT
National Institution for Transforming India	بھارت کو یکسر تبدیل کرنے کا قومی ادارہ	NITI
National Policy on Education	قومی پالیسی برائے تعلیم	NPE
National Professional Standards for Teachers	قومی پیشہ ورانہ معیارات برائے اساتذہ	NPST
National Research Foundation	قومی تحقیق فاؤنڈیشن	NRF
National Skills Qualifications Framework	قومی مہارت کوالیفکیشن فریم ورک	NSQF
National Sample Survey Office	قومی سیمپل سروے دفتر	NSSO
National Testing Agency	قومی ٹسٹنگ ایجنسی	NTA
Other Backward Classes	دیگر پسماندہ طبقات	OBC
Open and Distance Learning	کھلی فاصلاتی تعلیم	ODL
Performance Assessment, Review and Analysis of Knowledge for Holistic development	پرکھ	PARAKH
Pharmacy Council of India	بھارتی فارمیسی کونسل	PCI
Public Financial Management System	سرکاری مالی انتظامی نظام	PFMS
Doctor of Philosophy	ڈاکٹر آف فلاسفی (پی ایچ ڈی)	Ph.D
Professional Standard Setting Body	پیشہ ورانہ معیارات طے کرنے والا ادارہ	PSSB
Pupil Teacher Ratio	شاگرد استاد تناسب	PTR
Research and Innovation	تحقیق واختراع	R&I
Rehabilitation Council of India	بھارتی بازیابی کونسل	RCI
Rights of Persons with Disabilities	معذور افراد کے حقوق	RPWD

State Achievement Survey	ریاستی حصولیابی سروے	SAS
Scheduled Caste(s)	درج فہرست ذات	SC
School Complex/Cluster Development Plans	اسکول کمپلیکس/کلسٹر ترقیاتی منصوبے	SCDP
State Council of Educational Research and Training	ریاستی کونسل برائے تعلیمی تحقیق وتربیت	SCERT
State Curricular Framework	ریاستی نصابی فریم ورک	SCF
School Complex Management Committee	اسکول کمپلیکس مینجمنٹ کمیٹی	SCMC
Sustainable Development Goal	پائدار ترقیاتی ہدف	SDG
School Development Plan	اسکول کا ترقیاتی منصوبہ	SDP
Socio-Economically Disadvantaged Group	سماجی معاشی طور پر غیر مراعات یافتہ گروپ	SEDG
Special Education Zone	خصوصی تعلیمی زون	SEZ
State Institutes of Open Schooling	اوپن لرننگ کا ریاستی ادارہ	SIOS
School Management Committee	اسکول مینجمنٹ کمیٹی	SMC
School Quality Assessment and Accreditation Framework	اسکولی معیار کا تجزیہ ومنظوری فریم ورک	SQAAF
Sarva Shiksha Abhiyan	سروشکشا ابھیان	SSA
Simple Standard Sanskrit	آسان معیاری سنسکرت	SSS
State School Standards Authority	ریاستی اسکول معیارات اتھارٹی	SSSA
Scheduled Tribe(s)	درج فہرست قبائل	ST
Science, Technology, Engineering, and Mathematics	سائنس، ٹیکنالوجی، انجینئرنگ وریاضی	STEM
Sanskrit Through Sanskrit	سنسکرت بذریعہ سنسکرت	STS
Study Webs of Active Learning for Young Aspiring Minds	سیوم	SWAYAM
Teacher Education Institution	ادارہ تعلیم اساتذہ	TEI
Teacher Eligibility Test	اساتذہ کی اہلیتی ٹسٹ	TET
Unified District Information System for Education	یونیفائڈ، ضلع کا مربوط اطلاعتی نظام برائے تعلیم	UDISE
University Grants Commission	یونیورسٹی گرانٹس کمیشن	UGC

UNESCO	یونیسکو	United Nations Educational, Scientific and Cultural Organization
UT	مرکز کے زیرانتظام علاقہ	Union Territory
VCI	بھارت کی ویٹنری کونسل	Veterinary Council of India

****